سنہ ۱۳۱۴

ہجری مقدس

واقعاتِ روم

یعنی

سلطنت عظمیٰ عثمانیہ نے جو جو ترقیات علیحضرت امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین

سلطان المعظم مولانا السلطان الغازی عبد الحمید خان ثانی کے عہدِ سعادت مہد

مین کی ہین انکا اجمالی بیان

مِن تصنیف

وقف حال ـ باشندہ امریکہ ـ

مترجمہ

مولوی محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد جھاڑ

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے

در مطبع روز بازار (جنرل لائبریری ایجنسی) امرتسر طبع شد

سنہ ۱۸۹۶ عیسوی

عرض حال

امریکہ کے ایک منصف مزاج جنٹلمین نے اپنے ملک مین سلطنت ٹرکی کی نسبت بہت کچھ غلط فہمیون کو پھیلا ہوا پاکر اپنی آنکھون سے سلطنت عظمٰی کے صحیح حالات دیکھنے کے لیئے ٹرکی مین سیاحت کی اور جو کچھ مشاہدہ کیا اوسے نہایت ہی مختصر طرز اور دلچسپ عبارت مین قلمبند کرکے حال ہی مین ایک رسالہ بنام دی فیو فیکٹس ابوٹ ٹرکی کے انگریزی زبان مین شایع کیا ہے جسمین مشہور شورش آرمینیا کے متعلق بھی نہایت مدلل طور پر بحث کی ہے - چونکہ مجھے سلطنت عظمی عثمانیہ کے معاملات سے ایک خاص انس ہے اور خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کے کم از کم لکھے پڑھے تمام مسلمانون کی اب یہی کیفیت ہے اس لیئے مین نے اس کتاب کی خبر پاتے ہی امریکہ سے منگوا کر اوس کا ترجمہ کر دینا مناسب سمجھا مصنف نے اس کتاب کو حتی الامکان بہت ہی ایجاز و اختصار سے تحریر کیا ہے - اس لیئے مین نے جا بجا اکثر مقامات پر اپنی طرف سے حواشی ایزاد کرکے مجمل مقامات کو شرح کر دیا ہے اور ۱۸۹۵ء اور نصف ۱۸۹۶ء کے حالات بھی موقعہ موقعہ پر درج کر دیئے ہین جس سے یہہ رسالہ انگریزی خوان اہل ملک کو بھی اصل کتاب سے کہین زیادہ واقفیت دے سکیگا - ناظرین اس کتاب کو رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا اور کتاب عہد حکومت اعلیحضرت امیر المومنین کے جدید اڈیشن کے ساتھ ملا کر جسمین تقریباً ۵۰ صفحے اور ایزاد کیئے گئے ہین مطالعہ فرمادینگے تو اون کو یورپ کی ٹیڑھی پالیسی سلطان المعظم کی مشکلات اور اون کا اپنی ہمت خداداد اور تائید ایزدی سے ہر ایک مشکل پر کامیاب ہوتے چلے جانے کا مفصل حال معلوم ہو جائیگا اور ساتھ ہی سلطنت عثمانیہ اور اوس کے بڑے بڑے صوبجات مصر بلغاریا وغیرہ کے جغرافیہ اور تاریخ تاحال سے پوری پوری واقفیت ہو جائیگی اس رسالہ مین چند ایک تصویرین اور نقشے بھی ایزاد کیئے گئے ہین مجھے امید ہے کہ اپنے ملکی بھائیون کو اسلامی سلطنت کے کوائف و حالات سے واقفکار اور باخبر بنانے کے لیئے جو حقیر کوششین میری جانب سے ہو رہی ہین اون مین کامیاب ہونے کے لیئے ناظرین دعائے خیر سے میری امداد کرینگے - والسلام -

خاکسار
بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ منیجر انعام آباد جھاٹہ ضلع گوجرانوالہ
(حال ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر)

امیر المؤمنین - امام المسلمین - خلیفهٔ روی زمین - حامی الفقراء والمهاجرین
محب العلماء والصالحین - سایق الحجاج من البرین والبحرین - خادم الحرمین
الشریفین - الا وهو السلطان - السلطان الملک المظفر والمنصور من قبل
الرحمن - مولانا السلطان الغازی عبد الحمید خان لا زالت شموس
اقباله بازغة الی انتهاء الدوران آفندمز حضرتلرینک تصویر همایونلری
تبرکاً وتیمناً درج صحیفهٔ افتخار قیلندی

۷۸۶

وقعات روم

یعنے

سلطنت عظمیٰ عثمانیہ نے جو جو ترقیات اعلیحضرت سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی الغازی خلیفۃ المومنین کے عہد سعادت مہد مین کی ہین اونکا اجمالی بیان مین تصنیف

واقف حال منصف مزاج باشندہ امریکہ

اس کتاب کی تالیف سے یہ مدعا ہے کہ موجودہ فرمانروائے سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی کی ظل عاطفت مین ٹرکی نے جو عجیب و غریب ترقی کی ہے اوسکے متعلق چند وقعات بیان کر دیئے جاوین حضرۂ ممدوح کے تخت قیصری و مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے دن سے شروع ہوکر جو روز افزون تمول و عروج و اقبال بڑے استقلال کے ساتھہ سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہو رہا ہے وہ اس قابل ہے کہ انگریزی بولنے والی قومون پر ظاہر کیا جاوے[1] - آخری باب مین مصنف نے اپنی رائے کا قوم ارمن و ان کے پچھلے ایجی ٹیشن و تحریک انقلابی کی نسبت بھی اظہار کریگا +

باب اوّل - ریلوے

۱۱ مارچ سنہ ۱۸۷۲ء[2] کے معاہدہ کی وجہ سے ٹرکی کو ایک سلسلہ ریلوے جس مین مندرجہ ذیل لائینین تھین بہم پہونچا تھا

---

[1] مصنف کو اس رسالہ کی تالیف و تصنیف مین کتاب موسومہ "وہ شخص واحد جس نے ایک سلطنت کو تباہی سے بچایا ہے" سے بہت بیش قیمت مدد ملی ہے - ترکی معاملات پر وہ ایک نہایت ہی قابلقدر رسالہ ہے + (مصنف)

[2] سب سے اول سنہ ۱۸۵۶ء مین سرکاری خرچ سے روم مین ریلوے سلسلہ کی بنیاد قایم ہوئی اور اس سال کے اخیر پر ۴۰ میل ریلوے لائین تیار ہوئی - سنہ ۱۸۶۹ء کے اخیر مین ۱۱۳ میل ریلوے لائین عام آمد و رفت کیلئے جاری ہوئی - سنہ ۱۸۷۲ء مین یوروپ کی چند کمپنیون سے معاہدہ ہوکر انکو تعمیر ریلوے کا اجارہ دیا گیا - اور جون سنہ ۱۸۷۳ء کے اخیر مین سلسلہ ریلوے ترقی پاکر ۹۲۰ میل تک پہونچ گیا - یکم جنوری سنہ ۱۸۷۸ء کو کل سلطنت مین ۱۱۳۰ میل ریلوے جاری تھی - جن مین سے ۹۶۵ میل یوروپین ٹرکی مین اور ۱۶۵ میل ایشیائی روم مین تھی - عہدنامہ برلن کے مطابق کچھ صوبون کے آزاد ہو جانے کی وجہ سے خالص یوروپین ٹرکی مین ریلوے لائین کا طول سنہ ۱۸۸۰ء مین صرف ۶۰۶ میل انگریزی اور کل سلطنت مین ۹۵۰ میل - یہ دیں تفصیل رہ گیا + (دیکھو صفحہ ۱۲)

(۱) قسطنطنیہ سے شروع ہو کر اڈریانوپل اور فلپ پولی سے گزرتی ہوئی بیلووا تک ۔ طول ۵۶۲ کیلومیٹر۔

ایشیائے روم	میل	یوروپین ٹرکی	میل
سمرنا تا ایدن	۱۴۵	از قسطنطنیہ تا اڈریانوپل	۲۱۰
سقوطرا تا اسمد	۲۷	از اڈریانوپل تا سرسی	۱۵۴
میزان	۱۷۲	از سالونیکا تا اسکب	۱۵۰
		از اسکب تا متروورا	۷۵
میزان کل جو آخر ۱۸۸۸ء مین رہی		از کلیلی تا دینیا غاج	۷۰
(۹۵۸)		از ٹرجو تا جالبولی	۶۵
		از بنجالوک تا نووی	۶۴
		میزان	۷۸۶

سمرنا ایدن ریلوے ایک انگریزی کمپنی نے بضمانت سلطنت بنائی تھی۔ ۱۸۵۶ء مین ۴۶ میل ریلوے سرکاری خرچ سے بنائے جانے کا حکم دیا گیا۔ مگر روپیہ بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے کوئی کام نہ ہو سکا اور اس بارے مین بھی مقدر نے گویٔ سبقت لیجانا امیرالمومنین عبدالحمید خان غازی کے واسطے ہی محفوظ کر رکھا تھا۔ چنانچہ باوجود قلت روپیہ۔ نرغہ اعدا اور بیشمار مشکلات اور لاتعداد مصایب کے ۱۸۸۳ء مین ریلونکی تعداد ۷۰۰ میل اور ۱۸۸۶ء مین ۱۵۱۲ میل (جس مین سے ۴۷۳ میل ایشیا مین تھی) ۱۸۹۲ء مین یوروپین ٹرکی مین ۹۰۴ میل۔ ایشیا مین جاری ۵۰۰ اور زیر تعمیر ۵۸۳ میل ۱۸۹۴ء مین یوروپ مین ۱۰۰۰ میل اور ایشیا مین ۶۳۱ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تہی۔ اور ۱۸۹۵ء مین یوروپین ٹرکی مین ۱۱۳۰ میل جاری اور ایشیائے روم مین تقریباً ۶۲۵ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تھی گویا ان ۱۷ برسون مین ۱۰۰۰ میلون کا اضافہ جاری شدہ لائینون مین ہوا اور جو ہزار میل سے متجاوز زیر تعمیر ہے وہ ماسوائے رہی۔ ریلونکی توسیع اور اجرا سے جو فوائد ملک اور سلطنت کو کیا بلحاظ تجارت و زراعت اور کیا بلحاظ پولیٹیکل ہو کے پہونچے ہین وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ پس اس ایک شاخ مین جو کچھ ترقی اعلیحضرت ظل سبحانی کے ظل عاطفت مین سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہوئی ہے اُس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات سے جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیان سلطنت عظمی عثمانیہ کر رہی ہے دشمنان روسیاہ نہین دیکھہ دیکھہ کر جلے جاتے ہین اور انکی شان مین طرح طرح کی من گھڑت کہانیان عوام الناس مین مشتہر کرتے ہین مگر وہ بے سمجھ یہ نہین سمجھتے کہ کون ہے کو ان عینی مشاہدات کے بعد انکی باتون کو وہم و گمان مین بھی درست نہین مان سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی عقلمند ان کے دہوکہ مین آجاوے۔ دیگر صیغون مین بھی جو کچھ اعلیحضرت کی سعی و کوشش سے ترقیان ہوئی ہین انکا ذکر بھی مین مصنف کے ساتھ ساتھ حسب موقعہ کرتا

(۲) ایڈریانوپل سے وادی آغاج تک براہ کوپرلی برغاس و دیمو تیکا۔ طول ۱۴۸ کیلومیٹر
(۳) سالونیکا سے متروزا تک براہ کیوشپ رولا و اسکب طول ۳۶۴ کیلومیٹر
(۴) یانبولی سے ترنو وا سمنلی تک طول ۱۰۶ کیلومیٹر۔

ان لائنون کے ساتہہ ایشیائی روم کی بہی مین شامل کرنی چاہئین۔

(۱) حیدر پاشا تا اسمد طول ۹۴ کیلومیٹر
(۲) از سمرنا تا ایدن طول ۵۰ کیلومیٹر (اوسط ہفتہ وار آمدنی ۱۸۹۵ء مین ۹۹۲۱۲ پونڈ اور ۱۸۹۴ء مین ۶۰۸۴ تھی) (مترجم)۔
(۳) از سمرنا تا کسابہ طول ۹۰ کیلومیٹر (اس لائین کی بعد اوسکی شاخوان کے ہفتہ وار اوسط آمدنی آجکل ساڑہے پانچہزار پونڈ ترکی ہے۔ مترجم)۔

عثمانیہ آہنی راہون کو ایسی مدبرانہ اور معقول وسعت دینا جو حضور ممدوح کی سلطنت کی ارضی اور داخلی پیداوار اور وسائل کو روز افزون ترقی دینے اور انکی جنگی طاقت اور حفاظتی مضبوطی کو بڑہانے مین کار آمد ہونے کی قابل ہوسکتین صرف انہی کا کام تھا۔

جائیگا۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔ (مترجم)

؎ (متعلق صفحہ دوم) شہر فلپ پولی کوہ بلقان کے جنوب اور ایڈریانوپل کے شمال مین واقع ہے۔ ۱۸۷۸ء سے پہلے تمام صوبہ بلغاریا سلطان المعظم کے براہ راست تابع فرمان تہا۔ مگر جنگ گذشتہ کے بعد جب صوبہ بلغاریا نیم آزاد ہوا تو کوہ بلقان کے شمال مین جسقدر ملک کو سلف گورنمنٹ عطا کیگئی اوسکا نام مشرقی رومیلیا رکہکر اس شہر کو اوسکا صدر مقام بنایا گیا اور قصبہ حیرمان سے بیلووا تک ریلوے لائین بہی سلطنت عثمانیہ کے سلسلہ ریلوے سے علٰحدہ ہوگئی۔ ۱۸۸۵ء تک علیکو پاشا سلطان المعظم کیطرف سے اس صوبہ کا گورنر رہا لیکن اوس سال بلغاریون نے بغاوت کرکے اسکو بلگیریا کے ساتہہ ملادیا۔ اور سلطان المعظم نے بہی اس الحاق کو منظور فرمالیا۔ اب شہزادہ فرڈنینڈ دونون صوبون پر حکمران ہے

؎ (متعلق صفحہ دوم) یہ قصبہ داہن کوہ بلقان مین تاتار۔ بازارجک و صوفیا کے درمیان واقع ہے۔

؎ ״ ״ ״ کیلومیٹر = ۱۰۹۳٫۶۳۳ گز یا ۰٫۶۲۱ میل کے

؎ یہ قصبہ ساحل بحر مجمع الجزائر پر دردنیال سے عین جانب شمال تقریبًا ایک سو میل کے فاصلہ پر ایک بہاری بندرگاہ ہے

؎ ٹہیک تلفظ کوپرلی ہے۔

؎ مشرقی رومیلیا مین کوہ بلقان کے جنوب مین فلپ پولی سے بجانب شمال مشرق قریبًا ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

سلطان المعظم کے تخت نشین ہونیکے وقت سے جسقدر ریلین تیار ہوئی ہین یا جسقدر اس وقت زیر تعمیر ہین یا جن کے اجارے عطا کر دیئے گئے ہین اور وہ لمحہ بہ لمحہ تیار ہوتی جائینگی۔ اگر انکا فقط شمار کر دیا جائے تو وہ یہ ثابت کرنے کو کافی ہوگا کہ سلطنت عثمانیہ سلطان المعظم عبد الحمید کے احسانات سے کسقدر گرانبار ہے۔ اگر آج کوئی شخص پیرس سے قسطنطنیہ چار دن مین پہونچ سکتا ہے تو یہ عظیم الشان نتیجہ بلا حجت سلطان عبد الحمید ہی کی مسلسل اور مستقل کوششونکا ثمرہ ہے۔ یہ وہی تھے جو کونسل اربعہ مین رومیلیا اور وسطی یوروپ کی ریلوے لائینون کے ملانے پر برابر مصر رہے اور دوسرے ملکون کو اس بہت بڑے کام کی تکمیل کے لیے انکا مشکور ہونا چاہیئے

پچھلے پانچ برس مین جو مختلف اجارے عثمانیہ گورنمنٹ نے عطا کئے ہین اونکی فہرست یہ ہے:۔

(۱)۔ اسمد۔ انگورا (اناطولیہ ریل روڈ)۔ (بتاریخ ۲۴ ستمبر و ۴۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۸ء) طول ۴۳۱ کیلومیٹر۔ اناطولیہ ریلوے کی کل لمبائی حیدرپاشا سے انگورا تک ۳۷۰ میل ہے اور یہ کل لائین ایک سرے سے دوسرے تک برابر جاری ہے۔

(۲) جافہ یروشلیم (۶۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۸ء) طول ۸۰ کیلومیٹر (یہ لائین بھی جاری ہے۔ مؤلف)

(۳)۔ سالونیکا۔ مناسطہ (۲۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء) طول ۲۱۶ کیلومیٹر۔ اس مین ۶۰ کیلومیٹر تیار ہوکر دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو جاری ہوئی اور باقیماندہ حسب وعدہ ۴۔ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو تیار ہوگئی۔

(۴) مودانیہ۔ بروصہ (۲۲ فروری سنہ ۱۸۹۱ء) طول ۲۶ کیلومیٹر۔

(۵)۔ یاندرمہ۔ کونیہ (بمعہ متعدد شاخون کے)۔ (بتاریخ ۲۰ فروری سنہ ۱۸۹۱ء) طول ۵۰۰ کیلومیٹر۔ بعد عطایہ اجارہ مبدل کر دیا گیا اور اون کے عوض الدشہر۔ قراحصار ریلوے کا اجارہ دیا گیا۔

(۶)۔ بیروت۔ دمشق۔ حوران طول ۲۳۱ کیلومیٹر۔ یہ لائین تیار ہوگئی ہے (مؤلف)

(۷) سامسون۔ سیواس۔ دیاربکر (۲ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء) طول ۵۰۷ کیلومیٹر۔ اس لائین پر ابھی کام شروع نہین ہوا۔

(۸)۔ عکہ۔ جافہ۔ دمشق۔ (۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء) طول ۲۱۹ کیلومیٹر۔ ابھی شروع نہین ہوئی (اس لائین پر بھی سنہ ۱۸۹۴ء سے کام شروع ہوگیا ہے اور سنہ ۱۸۹۶ء مین غالباً ختم ہوجائیگا (مولف)

(۹)۔ وادی آغاچ۔ سالونیکا بمعہ متعدد شاخون کے (۱۸۔ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۹۲ء) طول ۳۰۰ کیلومیٹر۔ اسپر کام ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا اور امید ہے کہ یہ لائین سنہ ۱۸۹۵ء مین تیار ہو جاویگی۔

(۱۰) عسکی شہر۔ کونیہ (۱۔ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۹۳ء) طول ۴۰۸ کیلومیٹر۔ ۳۱۔ اگست سنہ ۱۸۹۳ء کو کام شروع ہوا اسکی لمبائی مین کمی بیشی کی گنجائش ہے۔

(۱۱)۔ انگورا قیصریہ۔ (۱۳ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۲۵۶ کیلومیٹر۔

(۱۲)۔ بند شہر قارا حصار (۴ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۱۵۵ کیلومیٹر۔

(۱۳)۔ دمشق۔ برجیک (۲۱ مئی ۱۸۹۳ء) طول ۱۳۰ کیلومیٹر۔

آن تینون پچھلی لائینونکی لمبائی مین نقشون کے ختم ہونے پر کمی بیشی کا احتمال ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہو رہا ہے کہ سمد انگورا لائین اور سالونیکا مناسط لائین بالکل مکمل اور جاری ہوگئی ہین۔ ایک پرانا اجارہ یعنے بندرمہ کونیہ ریلوے کا منسوخ کیا گیا ہے اور پانچ ٹھیکے عطا کئے گئے ہین ہم اون مین سے ہر ایک کی نسبت مجملاً کچھہ ذکر کر دیتے ہین۔

(۱) عسکی شہر کونیہ ریلوے کی جسکا طول تخمیناً ۲۰۰ میل ہے ذمہ[۵۹] واری بحساب ۲۰۴ پونڈ تر کی فی کیلومیٹر گورنمنٹ نے کی ہے۔ اس لائین کا پٹہ اناطولیہ ریلروڈ کمپنی کو دیا گیا ہے جسکی یہ لائین ایک شاخ ہے اس کا کام جو ۱۳ اگست ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا نقشجات کی منظوری کے بعد زیادہ سے زیادہ چار برس مین ختم ہوگا۔ (عسکی شہر کونیہ ریلوے کا چوتہا اسکشن (حصہ) افیون کرا حصار سے آق شہر تک جسکا طول ایک سو کیلومیٹر ہے ۲ نومبر ۱۸۹۵ء کو پبلک کی آمد و رفت کیلئے جاری ہوگیا ہے۔ اب اس لائین کے ۲۶۰ کیلومیٹر جاری ہوگئے ہین۔ اور کل اناطولین ریلوے جو اس وقت جاری ہے ۷۵۲ کیلومیٹر ہے۔ لیونٹ ہرلڈ ۲ دسمبر ۱۸۹۵ء۔ مترجم)۔

(۲)۔ انگورا قیصریہ ریل روڈ کی لمبائی قریباً ۲۵۰ میل ہے۔ اس کا پٹہ بھی اناطولیہ ریلوے کمپنی کو دیا گیا ہی اس کمپنی کی یہ لائین بغداد کیطرف ایک طرح کی توسیع ہے۔ اور اسکی ذمہ واری بحساب ۷۷۵ پونڈ ترکی فی کیلومیٹر کیگئی ہے۔

عثمانیہ گورنمنٹ ضمانت کو کم کر دینے کا حق محفوظ رکھتی ہے مگر اس صورت مین کمپنی بھی اگر چاہے تو اجارہ کو چھوڑ سکتی ہے ضمانت کے بھاری ہونے کیوجہ یہ ہے کہ اس لائین کی تعمیر مین بہت سی انجنیری مشکلات ہین

---

۵۹ قاعدہ ہی کہ جب کسی سلطنت مین کوئی ریلوے لائین کسی کمپنی کی معرفت بنوائی جاوے اور اوس کو میعاد مقررہ کیلئے اسکا اجارہ دیا جاوے تو سلطنت مذکور اس کمپنی کی حوصلہ افزائی اور اپنے ملک کو ریلوے اور اسیطرح کے دیگر سلسلون سے مستفید کرنیکے لئے اس کمپنی سے یہ ذمہ واری کر لیتی ہے کہ اگر لائین کی سالانہ آمدنی فی میل ایک مقررہ رقم مثلاً پانچ یا چھہ سو یا ہیچو قسم سے کم ہو تو وہ اوس کو اپنے پاس سے پورا کر دیگی۔ چنانچہ اس لائین کی سالانہ آمدنی بحساب فی میل ۲۰۴ پونڈ سے کم ہو تو خزانہ عثمانیہ سے اس کمی کو پورا کر دیا جاوے گا۔ اسیطرح سے کمپنیون کے ساتھہ میعاد مقررہ کے بعد خرید لائین کے واسطے شرائط کیجاتی ہین انکا الگ ذکر ہوگا۔

کمپنی نے لائین ہذا کو آٹھہ برس مین تیار کر دینے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔

(۳) اللہ شہر۔ قراحصار لائین سمرنا کسابہ لائین کی توسیع ہے اور اناطولیہ ریل وڈ کو قراحصار مین جا ملیگی۔

(۴) اس لائین کا اجارہ مانشیور لیماگ اینڈ کمپنی نے لیا ہوا ہے جس نے ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو اس لائین پر پہلا ڈھیلا اکھاڑا۔ یعنے کام شروع کیا۔ اوس دن بڑا عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ اور حضرت سلطان المعظم کی صفت وثنا مین تقریرین کیگئین۔ کل خرچ کا اندازہ پچیس لاکھہ پونڈ کا کیا گیا ہے۔ اور بانیان ریلوے یقین کرتے ہین کہ گو بہت سی دشوار مشکلات کو دور کرنا پڑیگا۔ مگر وہ اس کو اڑھائی برس غائیت درجہ تین برس مین تیار کر دینگے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ اناطولین ریلوے ایشیاء کوچک مین ابہی سے اسقدر پھیلگئی ہے کہ وہ اندرون ملک کی تمام پیداوار کو بحیرہ مارمورا کے بندرگاہون پر پہنچانے لگ گئی ہے۔ اس لیئے اگر زیادہ توقف ہوگیا تو وہ انکی لائین کو ماند کر دیگی۔ اللہ شہر سے شروع ہو کر پہلا اسٹیشن پانچ کیلومیٹر کے فاصلہ پر قیلق ہوگا اور دوسرا سٹیشن اسیقدر اور فاصلے پر بیشی کوئی۔ یہ دونون چھوٹے چھوٹے قصبے ہین اور اللہ شہر سے دونون کو ایک ہی سڑک جاتی ہے۔ ان سے آگے لائین شمال کیطرف ہو جاوے گی۔ اور پسکایا اور اولمان بابا پہاڑون سے گذر کر الیاللر جا ٹھہرے گی۔ یہ موضع اللہ شہر اور ضلع آسی کے صدر مقام تقمق کے درمیان ہے۔ اور ایک مشہور قصبہ ہے اسکی مردم شماری دو ہزار ہے جس مین سے ۱۵۰ اگریک ہین۔ اور باقی مسلمان۔ الیاللر سے بیس کیلومیٹر آگے چلکر لائین موضع جینی مین پہونچ گی۔ اور وہان سے بیس کیلومیٹر اور آگے چلکر صدر سٹیشن اوشچاق پر ختم ہوگی۔ اس لائین مین ۱۲ ٹنل پہاڑ کاٹ کر تیار کیئے جاوین گے۔ جن مین سی سب سی چھوٹا ½ میل لمبا ہوگا۔ اور سب سی لمبا ایک میل سی بہت زیادہ طویل ہوگا۔ پل بھی بکثرت تیار کرنے پڑین گے۔ ایک کا پاٹ ۹۰۰ فیٹ ہوگا۔ اور یہ ایشیاء کوچک کے تمام پلون سے بڑا ہوگا۔

اوشچاق ایک مشہور زراعتی وصنعتی قصبہ ہے۔ اناج۔ افیون اور شاہ بلوط کے چھلکون کی جو دباغت کا نہایت عمدہ مصالح ہین یہان بہت بڑی منڈی ہے اور قالین تو اس جگہہ کے کل دنیا مین مشہور ہین۔ سمرنا کو اس شہر کے ساتہہ آمد ورفت کا رستہ بہم پہونچ جانے سی بہت فایدہ ہوگا۔ اوشچاق کی مردم شماری ۲۰۰۰۰ ہے جس مین سے ۱۴۰۰۰ قصبہ مین رہتے ہین اور باقی ۱۳۲ دیہات ملحقہ مین۔ یونانی صرف ۱۴۰۰۔ اور ارمنی ۱۶۰۰ ہین باقی مسلمان ہین۔ اوشچاق سی آگے یہ سٹیشن ہون گے۔ بنباس۔ والوم۔ بونار۔ (سطح سمندر سے ۹۸۳ فیٹ بلند) بال محوث اور قراحصار جو منتہائی لائین ہے۔ سمرنا اور اللہ شہر کے درمیان لائین کی لمبائی ۱۶۹ کیلومیٹر ہے اور اللہ شہر و قراحصار کے درمیان دوسو پچاس کیلومیٹر یعنے کل لائین کا طول ۴۱۹ کیلومیٹر ہے۔ قراحصار اناطولیہ کے مشہور قصبون مین سی ہے اسکی آبادی ۱۸ ہزار ہے جن مین سے تیرہ ہزار مسلمان ہین۔ ۴۰۰۰ ارمن۔ اور ۲۱۵ یونانی۔

اسکی لمبائی تقریباً ۵۰ میل ہوگی۔ اور فی کیلومیٹر ۸۰ پونڈ ٹرکی (پونڈ ترکی = ۱۱ روپیہ) کی سالانہ ذمہ داری کیگئی ہے۔

(۴) سالونیکا۔ وادی آغاچ ریلوے جسکی لمبائی ۳۰۰ میل کے قریب ہے۔ ۱۵۵۰۰ فرنیک (فرنیک = ۱۲ روپیہ) کی سالانہ ضمانت فی کیلومیٹر رکھتی ہے۔ یہ لائین سالونیکا اور قسطنطنیہ کے درمیان اوری انٹیل ریلون (لفظی معنے مشرقی۔ یہان ان ریلون سے مراد لیجاتی ہے جو یوروپین ٹرکی کے مشرقی حصہ مین جاری ہین یعنے قسطنطنیہ ایڈریانوپل۔ اور ایڈریانوپل وادی آغاچ لائینیں۔ اس کمپنی کا نام بھی اوری انٹیل ریلوے کمپنی ہے) کے ساتھ ملکر براہ راست آمد و رفت جاری کردیگی۔ اسپر کام جون ۱۸۹۳ء مین شروع ہوا اور چار برس مین ختم ہوجائیگا۔

(۵) دمشق برجیک۔ لائین طول مین تقریباً ۳۰۰ میل ہے اسکی سالانہ ذمہ واری کی تعداد فی کیلومیٹر ۱۲۵۰۰ فرنیک مقرر کیگئی ہے نقشے ابہی مکمل نہین ہوئے اور نہ کوئی کمپنی ابہی تک اس اجارہ کو قبول کرنے کیلیئے بنی ہے۔

یہ نئے عطیئے جو سب ملکر ۹۳۱ میل کیلئے ہین۔ گورنمنٹ کی اوس خلوص نیت اور سچی خواہش کو بخوبی ثابت کرتے ہین جو وہ ملک کو تجارت اور ترقی کیلئے کہولنے کے بارہ مین رکھتی ہے۔ بہرکیف گورنمنٹ ند کو یقین کرتی ہے اور اسکا یہ تیقن بلاوجہ بھی نہین ہے کہ اوسنے حسب حال کافی ضمانتین دیدی ہین۔ اور یہ باور کرنے کیلئے ہر ایک طرح سے وجہ موجود ہے کہ جو جو ضمانتین دیجاچکی ہین وہ ریلون کی آمدنیون سے بخوبی پوری ہوجاوینگی۔ (یعنے ان لائینون کی سالانہ آمدنی اس تعداد سے جسکی گورنمنٹ نے ضمانت کی ہے کم نہین ہوگی۔ اور گورنمنٹ کو اپنی گرہ سے کمپنیون کو کچھہ دینا نہین پڑیگا۔ مؤلف)

ملک کی داخلی ترقی پر جو کچھہ اثر ریلون کے اجراء سے پڑا ہے وہ ان چند اعداد سے مبرہن ہوجاویگا ۱۸۸۹ء یعنے اوس برس مین جب کہ اناطولیہ ریل روڈ پر کام شروع ہوا سنجق انگورا کے عشر (جو جنس مین لیا گیا ہے) ۴۳ ہزار ترکی پونڈ آمدنی ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین جب کہ تقریباً ۴۱۰ میل لائین مکمل ہوچکی تہی وہ آمدنی ۹۴ ہزار پونڈ ہوگئی یعنے پچاس فیصدی سے زیادہ بڑہ گئی۔ اسیطرح سے سنجق اسمدسی ۱۸۸۹ء مین ۲۲ ہزار پونڈ آمدنی عشر سے ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین ۵۵ فیصدی بڑہکر ۳۹۰۰۰ پونڈ ہوگئی۔ کوٹاہیا اور ارطغرل کی سنجقین بھی باوجود ریلوے لائین سے نسبتاً زیادہ فاصلہ پر ہونے کے اسکی عمدہ اثر سے محروم نہین رہین ۱۸۸۹ء مین محاصل عشر ۷۰۰۰۰ پونڈ تھے۔ اور ۱۸۹۲ء مین ایک لاکھہ چودہ ہزار ہوگئے۔

گورنمنٹ کو اسکی وسایل مین بیشی ہوجانے کی وجہ سے ضمانتون کے ادا کرنے مین بڑی امداد پہونچیگی۔ بلکہ مسٹر ونسنٹ کیلرڈ نے اعداد و شمار سے ثابت کردیا ہے کہ جس برس اناطولیہ ریلوے جاری ہوئی تہی اوسی برس گورنمنٹ کو محاصل عشر سے اسقدر زیادہ آمدنی حاصل ہوگئی تھی کہ صرف زر بیشی ریلوے کمپنی کی ضمانتون کے ½ ادا کرنے کو کافی ہوگیا تہا۔ حالات ملک کی بہتری اور صلاح سے زراعت مین نئی روح پھونکی گئی ہے جس کے نشو و نما مین گورنمنٹ نے بوسینیا ہرزی گوینا تہسلی اور ریاستہائے بلقان کے مہاجرین کو ٹرکی مین آباد کرنے مین اور بھی بڑی امداد دی ہے اور ملک مین کاشتکاری کے شوق کو بڑی کامیابی کے ساتہہ پہیلا دیا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی مختلف جاری شدہ لائنون کی فہرست یہ ہے:۔

نام لاین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد کیلومیٹر	نام لاین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد کیلومیٹر
(۱) سمرنا۔ اوانا بمعہ شاخونکے۔ (سمرنا ایدا ریلوے)	۳۲۴	(۸) سالونیکا مناسطہ	۶۰
(۲) سمرنا۔ الہ شہر بمعہ شاخونکے (سمرنا کسابا ریلوے)	۱۶۵	(۹) قسطنطینہ۔ ایڈریانوپل مصطفی پاشا	۲۲۲
(۳) موڈنیا۔ بروصہ	۲۶	(۱۰) سالونیکا۔ اسکب۔ متروونزا	۲۲۷
(۴) مرسینا ادانا	۴۰	(۱۱) وادی آغاج۔ ایڈریانوپل	۹۲ ¼
(۵) جافہ۔ یروشلیم	۵۳ ۳/۵	(۱۲) اسکب۔ زروپچی	۵۲ ۴/۵
(۶) بیروت دمشق حوران	۱۳۲	(۱۳) ٹرینڈا۔ جامبولی	۶۵
(۷) حیدر پاشا۔ انگورا (اناطولین ریلوے)	۳۷۰	(۱۴) بانجالوک۔ نووی	۶۴
میزان ایشیائی روم مین		(۱۵) ایڈریانوپل۔ سرہبی	۱۵۲
	۱۱۱۰ ۳/۵	میزان یوروپین ٹرکی	۹۳۵ ۳/۱۰

میزان کل سلطنت عثمانیہ

(۲۰۴۵ ۹/۱۰)

نوٹ۔ چونکہ اصل مصنف نے اس رسالہ کو ۱۸۹۴ء مین لکہا تہا۔ اس لئے اس کے بعد سلطنت علیہ مین جو توسیع ریلون کی ہوئی ہے۔ اوس کا مجملاً ذکر مستند رسالون اور سالانہ کتابون سے اخذ کرکے مین نے نوٹ نمبر ۲ مین کردیا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوجائے گا کہ ۱۸۹۵ء کے اخیر پر سلطنت عثمانیہ مین کس قدر ریلین جاری تہین +

باب دوم۔ گودیان[۱]

ان تمام رستون کا جو ایشیا سے یوروپ کو جاتے ہین مقام تقاطع یعنے ان رستون کی کلید ہونیکی وجہ سے جو بحیرۂ روم کی راہ سے ہندوستان اور مصر سے ممالک مغربی (یوروپ) کو جاتے ہین قدرت نے روز ازل سے قسطنطنیہ کو تمام دنیا کے اول درجہ کے تجارتی مرکزون مین سے ایک بنا دیا ہی اور اس لیئے ۱۹۰۸ء مین جب گودیان بنانے کا اجارہ دیا گیا۔ تو کل آبادی نے اس نوید کو بصد مسرت سی سُنا۔

گودیون کی تعمیر سے جو دنیا کے موجودہ گودیون مین سے نہایت ہی خوبصورت ہین بندرگاہ سمرنا کو جو فایدے پہونچے ہین اوس سی ہمکو اون منافع اور فوائد کا اندازہ لگانے کا موقع ملتا ہے جو دار الخلافہ کی تجارت کو بالخصوص اور کل سلطنت کو بالعموم گولڈن ہارن[۲] کے کنارے کنارے ان گودیون کے بنجانے سے جو اس وقت زیر تعمیر ہین پہونچین گے۔ گودیون کے ساتھہ ساتھہ ڈاکس (لنگر گاہ۔ جہازونکی مرمت درستی یا ٹہرنے کی جگہہ) بھی تعمیر ہو رہے ہین۔ جو اول الذکر کا لازمی نتیجہ ہین بڑے بڑے تجارتی سٹور ہوسون (گودام گہرون) کے متعلق متعدد تجاویز سلطنت عظمی عثمانیہ کی امپیریل گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجی جا چکی ہین۔

---

[۱] گودی یا گہاٹ اس پختہ بند کو کہتے ہین جو دریا یا سمندر کے کنارے پر اسباب وغیرہ چڑہانے یا اتارنے کے لیئے بنایا جاتا ہے۔

[۲] لفظی معنے طلائی سینگ۔ یہ باسفرس کے اس حصہ کا نام ہے جو قسطنطنیہ کے لنگرگاہ کا کام دیتا ہے اور خشکی مین میلون تک شہر کے بیچون بیچ چلا گیا ہے۔ دنیا مین اس سے بڑہ کر جہازونکے لیئے کوئی لنگرگاہ محفوظ اور عمدہ نہین ہی۔ وزنی سے وزنی جہاز عین خشکی کے کنارے تک پہونچ سکتا ہے اور ایک ہی وقت مین ایک ہزار سے متجاوز جہاز اسمین سما سکتے ہین اسکی شکل سینگ کیطرح ہے اور بہ اعتبار تجارت یہ ہر وقت گویا سونے سے معمور رہتا ہے اسلئے متقدمین نے اسکا نام گولڈن ہارن یا طلائی سینگ رکھدیا جو کیفیت آٹھون پہر اس خلیج مین رہتی ہے اور جو کچھہ سیر اسکی قدرتی نظارے اور سینری سے حاصل ہوتا ہے اسکا اندازہ سوائے مشاہدہ کے اور کسیطرح سے کرنا قریباً ناممکن ہے۔ بڑے بڑے نامور اہل قلم سیاحون اور مورخون نے اسکی تعریف مین بے انتہا زور قلم دکہا کر آخر کار تسلیم کیا ہے کہ اوسکی ہزار خوبیون مین سے ایک کو بھی بیان نہین کر سکے الحق قسطنطنیہ اسکے مضافات اور اسکی بےنظیر بندرگاہ گولڈن ہارن ایسی ہی نادر اور بیش بہا چیزین ہین کہ اگر روئے زمین کی کل سلطنتین فرداً فرداً انکی [illegible] کیلئے سحاب کہا رہی ہون تو ہمین انکو معذور سمجہنا چاہئے اسکا مفصل حال ہمنے کتاب "قسطنطنیہ" مین کر دیا ہی اسلئی یہان زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین (مولف)

(جدہ مین پختہ ہاربر (لنگرگاہ) اور مرمت جہازات کا کارخانہ بنانے کے لیئے توفیق بے انجنیئر نے نقشجات مکمل کر لیئے ہین جسپر وزارت میر بحری اور محکمہ محصول دریائی غور کر رہے ہین۔ انکی منظوری کے بعد اُسپر کام فوراً شروع ہوجائے گا۔ لیونٹ ہرلڈ ۲ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ مترجم) +

ایوان تجارت

ایک اور نہایت ہی مفید اور کارآمد چیز جس کے لیئے سلطنت عثمانیہ کی تجارت اعلیحضرت ظل سبحانی کی بیحد ممنون ہے۔ عثمانیہ مجلس یا ایوان تجارت کا بنایا جانا ہے جو ۱۸۹۴ء مین استنبول مین قایم کیگئی اس کے نمونہ پر اگست ۱۹۰۱ء تک سلطنت کی ضلاع وسنجقون اور ولائیتون کے صدر مقامات مین ایک سو تیئیس ایوان تجارت بن چکے ہین۔

عثمانیہ چیمبر آف کومرس* (مجلس ایوان تجارت) کے ساتھ ایک نہایت ہی مفید ضمیمہ کے طور پر جو عثمانیہ تجارتی میوزیم (عجائب گاہ) کا بمنشاء ایراد سلطانی مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۰ء قایم کیا جانا منظور ہوا وہ ٹرکی کی تجارت اور صنعت اور حرفت کو فروغ دینے مین ضرور بہت بڑا حصہ لیگا۔

اس عجائب گاہ مین سلطنت کی تمام تجارتی پیداوارین اور صنعت وحرفت اور دستکاری کی چیزین ہمیشہ دوامی نمایش کیلیئے جمع کیجائینگی۔ اور اسیطرح سے ترکی و اجنبی دونون طرح کے سوداگرون کو ان پیداوار اور ساختہ اشیاء کی قیمت اور ماہیت کی متعلق نہایت قیمتی واقفیت حاصل ہو سکا کرے گی (یہ عجائب خانہ بڑی شان وشوکت سے ۱۹۰۵ء کے شروع مین کھولا جاچکا ہے۔ مترجم) +

کارخانے

دار الخلافہ اور اوس کے مضافات مین بہت بڑے بڑے صنعتی کارخانے ہین کہ وہ یوروپ کی نہایت عظیم الشان کارخانون سے کسی بات مین کم نہین ہین۔ ان مین سے کئی ایک جو پہلے کے بنے ہوئے ہین ان کو بھی حضرت خلافت پناہی کی ان تھک اور مسلسل غور و پرداخت اور توجہ شاہی سے ایسا عروج حاصل ہوا ہے کہ گویا ان مین نئے سرے سے جان پڑگئی ہے۔ فیض خانہ کا کارخانہ فوجی پارچات۔ توپ خانہ کے کارخانجات صیغہ آرٹیلری (فوج توپ خانہ) اور گولڈن ہارن کے صیغہ امیر البحری کے ڈاک یارڈز (گودام

---

* چیمبر آف کومرس یا ایوان تجارت اوس مجلس کو کہتے ہین جو کسی شہر کے تجار اور سوداگرون نے اپنی مین سے سربرآوردہ لوگون کو منتخب کر کے اغراض و مفاد تجارت کی حفاظت کر نیکے لیئے بنائی ہو +

خانجات بحری) اسی پہلی شق مین داخل ہین اور ان کے علاوہ اور جسقدر ہین انکا قیام اور بنیاد اعلیحضرت کی اس مخلصانہ کوشش کا نتیجہ ہے جو وہ اپنی رعایا کی بہتری اور فلاح جوئی مین کرتے ہین۔ اون کی تفصیل یہ ہے:-

(۱)۔ کارخانہ تمباکو وچرٹ بمقام جوبالی (استنبول) ۱۸۴۳ء مین قایم ہوا اس مین پندرہ سو زن و مرد کام کرتے ہین۔ اور اسکی سالانہ بکری تیس لاکہہ ترکی پونڈ (چار کروڑ اسی لاکہہ روپیہ) کی ہوتی ہے۔

(۲)۔ کارخانہ سمینٹ (ایک قسم کا عمارتی مصالح جو چونہ کی جگہہ برتا جاتا ہے) بمقام کرچ بورنو (۱۹۱۱ء مین جاری ہوا)۔

(۳) عثمانیہ تہریڈ اینڈ کاٹن کمپنی (سوتی پارچات اور دہاگہ بنانے کی کمپنی) کا کارخانہ بمقام یدی کولی ۱۹۱۰ء

(۴)۔ جدید "استامبول گاس کمپنی" کا کارخانہ گیس بمقام یدی کولی ۱۹۱۱ء۔

(۵)۔ اور ینٹیل ریلوے کمپنی کا نیا ریلوے سٹیشن بمقام سرکجی (استامبول) ۱۹۱۱ء مین کہولا گیا۔

(۶)۔ کارخانجات برائے ساخت آلات شیشہ بمقام چبک لو۔

(۷)۔ کارخانجات برف بمقام ستی نا (بر کنارہ باسفرس) اور اسی طرحسے اور بہت سی کارخانے +

قسطنطنیہ مین کیا کیا ترقیان اور درستیان ہوئین

یلدیز۔ پیرا تکسم استنبول۔ سقوطرا مین (یہ سب قسطنطنیہ کے بڑے بڑے حصے یا محلے ہین) باغات بنائے گئے ہین۔ اور ایک چڑیا گہر اور بوٹانیکل گارڈن (علم نباتات کے متعلق باغ) بھی بنایا گیا ہے۔

پیرا مین پانی کے قحط کا اندیشہ رفع ہو گیا ہے ۱۸۸۲ء سے "ڈرکوس واٹر کمپنی" اس حصہ کے باشندگان کو وہ ضروری عنصر بہم پہونچاتی ہے جو ہر طبقہ اور ہر جماعت کے لوگون کو نہ صرف ذاتی استعمال کے لیئے بلکہ حفظان صحت عامہ کیلئے بھی اشد لازمی ہے۔

استنبول مین بھی مصفا پانی جلد بہم پہونچ جاے گا۔ کیونکہ ڈرکوس کمپنی کو دار الخلافہ کے اس حصے مین بھی پانی بہم پہونچانے کا اجارہ دیا گیا ہے اور وہ عنقریب نالیان کہودنے اور نل بچہانے کا کام ختم کریگی۔ ٹرمیو ے کمپنی نے ۱۹۱۱ء سے اپنی سلسلہ کے ساتھ ایک اور لائین ایزاد کر دی ہے جو غلطہ اور پیرا کے درمیان جاری ہے۔ اس سی مضافات پیرا کے ان محلات کے مالکان مکانات وغیرہ کو بہت فایدہ پہونچا ہے جنکی جائداد ونکی قیمت یک لخت بہت بڑہ گئی ہے۔

جدید استنبول کمپنی شہر کے گلی کوچون اور مکانات مین بہ نسبت سابق ارزان شرح پر روشنی مہیا کرتی ہے

اور اب گورنمنٹ بیرا کے گیاس لائیٹنگ (روشنی گاس) کے انتظام کو بھی درست کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

سقوطرا کو جو اگرچہ ایشیائی ساحل پر واقع ہے مگر درصل دارالخلافہ کا تیسرا حصہ خیال کیا جاتا ہے گاس اور پانی کے بارے مین استامبول اور بیرا پر رشک کہانے کا کوئی موقع نہین ہے اجارہ دار کمپنی آبرسانی نے وہان نل بچہانے شروع کر دیئے ہین اور گاس کمپنی جسکا کارخانہ آج کل قوربالی دائرہ مین تعمیر ہو رہا ہے سقوطرا مین گاس کے حوض بنانے کا انتظام کر رہی ہے جس مین تین ہزار مکعب میٹر گاس ذخیرہ ہو سکے۔ یہ دونون کام عنقریب قاضی کنی مین بھی جسکا پرانا نام کالسیڈن تھا جاری کیئے جاوین گے۔

سالونیکا سمرنا بیروت اور دیگر مقامات مین نئے کام

منجملہ دیگر ترقیات کے جو سالونیکا مین کیگئین اس شہر مین ۱۹۰۸ء سے گاس کی روشنی کا انتظام کیا گیا ہے اور اجارہ دار کمپنی آبرسانی نے دو برسون سے کام کرنا شروع کر دیا ہے ورود سے نہر نکالنے کے لیئے تمام نقشے مکمل ہو چکے ہین۔ اس نہر سے شہر کی خوبصورتی اور صحت مین نمایان ترقی ہوجاوے گی۔ اور سب سے آخر یہ کہ سالونیکا مین بھی پختہ گہاٹین تعمیر کیجاوین گی۔ جو سمرنا یا قسطنطنیہ کی گہاٹون سے کسی بات مین کم نہ ہونگی۔

سمرنا مین تجارت اسقدر بڑہ گئی ہے کہ حمیدیہ عثمانی کمپنی جہاز رانی اس بندرگاہ کی روز افزون ضرورتون کو پورا نہین کر سکتی۔ اس لیئے دو نئی کمپنیان شرکت سلطانیہ و شرکت حمیدیہ قایم کیگئین ہین جو خلیج سمرنا اور متصلہ بنادر مین ساحلی تجارت کا کام انجام دینگی۔

دریائے ہرمز (مینڈر) سے نہرین کاٹے جانیکی وجہ سے نوسیاء کی کانہائے نمک اور منسی مین کا زرخیز میدان دریائے مذکور کی طغیانیون سے محفوظ ہو جاوین گے۔ کانون کی پیداوار بے انتہا بڑہ جاویگی اور میدان مذکور جسکی نہ ختم ہونے والی زرخیزی کی شعرا قدیم زمانہ سے تعریف کرتے آئے ہین۔ پورا پورا آباد ہو جاوے گا (۲۰ دسمبر کا لیونٹ ہرلڈ مخبر ہے کہ سنجق اسمر مین موضع اشاروق کو بھی طغیانی سے بچانے کے لیئے دریائے سخریہ کے کنارے ۲۰ ہزار پیاسٹر کے صرف سے بند بنانے کی منظوری عطا ہوگئی ہے۔ مترجم)

ہ میٹر = ۳۹۳۷۰۷ - ۱ انچ کے ہ

شام کے صدر بندرگاہ بیروت کی ایسی قلب ماہیت ہوگئی ہے کہ گویا جادو اور سحر کے ذریعہ سے یہ کام ظہور مین آگیا ہے ۱۸۸۹ء مین وہان گاس کی روشنی کا انتظام کیا گیا۔ ۱۸۸۸ء مین پختہ بندرگاہ بنانے کا اجارہ دیا گیا جس کا کام باقاعدہ طور پر شروع ہے۔ شہر مین پانی برابر حسب ضرورت بلاناغہ تقسیم ہوتا ہے۔ شام جیسے گرم ملکون مین پانی کی جو کچھہ قدر ہوسکتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہین اور اب یہ ضروری عنصر تہوڑے عرصہ مین بفحوائے کل شئی حی من الماء حامہ کے میدان کو سرسبز اور اوسکی ریگستان کو بارور باغات بنادیگا۔ انہ بولی واقع بر ساحل بحیرہ اسود مین گودیونکی تعمیر کا کام برابر جاری ہی ان کو خود گورنمنٹ نے شروع کیا ہوا ہے۔

ای ٹرپٹ۔ پارچات کا کارخانہ جو ہمد کے نواح مین واقع ہے اب از سر نو ایسی مکمل طور پر درست کیا گیا ہے اور اسمین ایسی کامل اور پوری مشینری موجود ہے کہ جو پارچات وہان کے بنے ہوئے دساور مین جاتے ہین، وہ بعینہ ویسی ہی قسم کے ہین جیسی کہ توقع تھی اور اوسکی شہرت اور ناموری سال بسال زیادہ بڑہتی جاتی ہے۔ یہ کارخانہ بھی اپنی نئی زندگی کے لیئے اعلیحضرت سلطان عبد الحمید کا ممنون احسان ہی

اسی طرح سے ہمد کا بحری کارخانہ جو خلیج نکومیدیا کے سرے پر عجب حیرت افزا طرح سے واقع ہے جنگی بندرگاہ کے بننے تک جو ہر قسم کے حملون سے محفوظ اور بنجیطر ہوگا عارضی مدت کے لیئے عثمانیہ صیغہ بحری کے بڑے بڑی بندرگاہون مین سے ایک ہی۔ ہرقلیہ کے کوئلہ کی کان مین جو باوجودیکہ اوسکی زمین مین معدنی کوئلہ کے ناقابل اختتام ذخیرے موجود تھے ترک کردیگئی تہی سلطان المعظم کی تدبیر و دانائی کی بدولت اب پہر بڑے زور و شور سے کام جاری ہے۔

ارغانہ کی تانبے کی کانون اور بلغار داغ کی سونے اور چاندی سے ملے ہوئے سیسہ کی کانونکی پیداوار تقریباً دگنی ہوگئی ہے۔

سیلنتر اواقع ولایت حبنیا، کی مٹی کے تیل کی کانین ابھی سے یورپ کی پیداوارون کا مقابلہ کرنے لگ گئی ہین اور تمام ترکی منڈیون سے عنقریب موخر الذکر کو باہر نکالدینگی۔

ان کانون مین سہاگہ۔ تانبا۔ چاندی سے ملا ہوا سیسہ۔ رانگ میگنیشیا اور کرنڈم بافراط موجود ہے اور ان کو تلاش کرنیکے لیئے دیسی مبصرین کی جماعتین بنائی گئین ہین جن کے پاس مکمل اور سب سے جدید طرز کے آلات اور مشینین موجود ہین صوبہ البانیا مین بیانا اور ڈرینو دریاؤن کے برابر برابر پشتے اور بلند سٹرکین بنائی گئی ہین[۱]۔

---

[۱] ستمبر ۱۸۹۵ء مین اعلیحضرت نے مدینہ منورہ مین زائران کی آسایش کیلئے دو پختہ سرائین جن مین ۲۵ ہزار مسافر بآرام

قسطنطنیہ کی تجارتی قدر ومنزلت مین فروغ

اوس کام کا بھی جو اکیلے سلطان عبد الحمید کی ذات بابرکات سی ظہور مین آیا ہے بالتشریح بیان کرنا میری رائے مین نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ بندر قسطنطنیہ کی زمانہ آیندہ کی تجارت پر بہت بڑا اثر ڈالنے والا ہے۔ یہ کام کیا ہے؟ دریائے فرات کی دہارے کا درست کرنا جس کا کل خرچ صرف خاص سی کیا گیا ہے یہ دخانی جہازون کی آمد ورفت کی دوہری لائین قایم کرنے کا مسئلہ تہا ایک موصل رواقع ایشیائی کوچک، بغداد اور بصرہ کے درمیان دریائے دجلہ اور شط العرب پر اور دوسرے سکینی اور اجرہ کے درمیان دریائے فرات اور شط العرب پر۔ اس کام کے پہلے حصہ مین توچندان مشکلات درپیش نہ آئین۔ مگر سکینی اجرہ لائین پر دونون شہرونکے درمیان جہازات کی باقاعدہ آمد ورفت کیلیے تقریبًا دریائے فرات کا وہ تمام حصہ جو ہندق اور سنون پروا کے درمیان ہے نئے سرے سی درست کرنا ضروری تہا۔ ۱۵۰ کیلومیٹر کی لمبائی مین دریا موسم گرما مین تقریبًا خشک ہوجاتا ہے اور سارا پانی نہر ہندق مین چلا جاتا ہے۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے لیکر یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء تک ایک برس کے عرصہ مین دریا اپنی پرانی گذرگاہ مین لایا گیا۔ اور ایک پہاڑ دار بند جسکی عمارت مین ۳۰ ہزار مکعب فٹ پتھر، چٹان اور اینٹین صرف ہوئین بنایا گیا جو فرات کو اپنی پرانی گذرگاہ اور دہاری مین بہنے پر مجبور کرتا ہے اور اس مین سے صرف اتنا ہی پانی باہر آتا ہے جتنا کہ نہر ہندق کیلیے ضروری ہے۔ ان عظیم الشان کامون کا فوری نتیجہ تو یہ ہوا کہ سنجق حلہ کی خوبصورت نخلستان طغیانی سے محفوظ ہوگئی۔ مگر اس نتیجہ کا اگر اوس تجارتی فوقیت اور مفاد کے ساتہہ مقابلہ کیا جائے جو انکی وجہ سے قسطنطنیہ کو حاصل ہوا۔ تو اوسکی کوئی حیثیت نہین رہ جاتی۔ دریائے فرات کی قابل جہاز رانی دہاری سے جو برجیک سی شروع ہوتا ہے ملجانے کی باعث قسطنطنیہ اب نہ صرف تجارتی مال واسباب بلکہ مسافرونکی عبور کرانے کی لحاظ سے بھی نہر سویز سے غالبانہ مقابلہ کرسکتا ہے۔ کیونکہ مغرب اور دور مشرق کی درمیان

ل۵ بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۔ رہ سکین اور ایک شفاخانہ بنائی جانیکا حکم نافذ فرمایا ہے یہ دونون تیار ہوچکے ہین نیز مسجد نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے قرب وجوار کے محلون مین پختہ بازار دین اور موریان بنائے جانیکے لیے ۴۰ ہزار پیاسٹر عطا کیے مین یہ سب کام اور عمارتین ۱۸۹۶ء کے حج سے پہلے ختم ہوجاوین گی۔ از لیونٹ ہرلڈ (مترجم)

علاوہ برین تار برقی کو جو سلطنت عثمانیہ مین کچہہ کم نہین ہے ہر مہینے کئی سو میل کی وسعت دیجا رہی ہے اور اب کوئی ایسا ضروری مقام کل قلمرو مین نہین ہے جہان تار نہ پہونچی ہو۔ ہر ہفتہ ان ترقیات کی نسبت جو خبرین موصول ہوتی ہین وہ اخبار وکیل امرتسر کے اسلامی خبرونکے کالمون سی معلوم ہوسکتی ہین جو بالالتزام خاص ترکی کے اخبارات سے یہ خبرین اقتباس کرتا ہے (مترجم)

جو نہایت ہی سیدھا راستہ ہے وہ اسکی کلید ہے۔ چند ہی برسون مین قسطنطنیہ وادی فرات و دجلہ اور زیرین حصہ ایران کی تجارت و بیوپار کی جو اون کے متصل ہے کنجی ہو جائے گا۔ یہ ہین وہ بیش قیمت فایدے جو دریاے فرات و دجلہ کی دھارے کی درستی اور ترتیب سے ٹرکی کو حاصل ہوئے ہین[۱]۔

کارخانجات ریشم

بروصہ۔ بلدجیک۔ لفکہ۔ گملہ۔ میودینا اور دیگر مقامات ولایت خداوندگار کے ریشمی سوت کے کارخانون مین کسی وقت دس ہزار آدمی کام کرتے تھے اور اونکی سالانہ پیداوار ریشم کے کویون کی بیس لاکھ کیلو گیرام (کیلو گیرام = ۲۰۴۶ء۲ پونڈ یا ۱۵۴۳۲ء۳۴ گرین کے) ہوتی تھی جسکی عمدگی کو یورپ کے ریشمی پارچات کے کارخانہ دار ایسا سراہتے تھے کہ وہ اسے فی کیلو گیرام ایک سو بیس فرانک (۹۶ روپیہ) کو خریدتے تھے۔

ریشمی کیڑون کی پرورش

مگران قدرتی بواعث مین سے ایک کی وجہ سے جو تمام انسانی حساب وشمار اور اندازۂ قیاس سے باہر ہین یعنے ریشمی کیڑون کی وبا سے جو ولایت خداوندگار مین تیس برس ہوئے پہلی پہل نمودار ہوئی اور جسکے اندفاع کی اسوقت کوئی علمی تدبیر معلوم نہین تھی۔ ریشمی کیڑون کی پیدایش یہانتک گھٹ گئی۔ کہ کویونکی پیداوار صرف چار لاکھ کیلو گیرام تک آرہی شہتوت کے درختون کے باغات تباہ اور کارخانے بند کر دیے گئے۔ اسی وجہ سے سلطان المعظم نے اس صنعت کو فروغ دینے کے لیئے حکم دیا کہ پاسچر صاحب کے طریقہ کے مطابق ریشمی کیڑون کی پرورش کیجاے چنانچہ اس تدبیر سے ریشمی کیڑوان کی نسل نہ صرف بالکل تباہ ہونے سے ہی بچگئی۔ بلکہ اوس مین بتدریج ایسی ترقی ہونی شروع ہوگئی ہے کہ ۱۸۹۲ء مین کویون کی پیداوار ولایت خداوندگار مین ۱۰ لاکھ کویون تک پہونچگئی۔ اور یہ ترقی اب انشاء اللہ العزیز سلسلہ حسابیہ کے مطابق روز بروز زیادہ ہوتی جاویگی۔

مین یہان یہ بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہون کہ عثمانیہ تجارت کی ترقی کو اندرونی پابندیون سے بچانیکے لیئے سلطان المعظم نے کمال دانائی، و عقلمندی اور اپنے پرانے تجربہ سے کام لیکر دو برس ہوئے کہ

---

[۱] دریاے سیحون کے نالہ کو اوسکے دھانہ سے لیکر شہر آدانہ تک جہازرانی کے قابل بنانیکے لیئے نقشجات مکمل ہوچکے ہین اور وہ منظوری کیلئے بابعالی مین بھیجدیئے گئے ہین۔ از لیونٹ ہرلڈ۔ ۲ دسمبر ۱۸۹۶ء۔ مترجم

اندرونی محصول چنگی کے موقوف کردینے کا جو ایک ولائیت کی پیداوار کے دوسری ولائیت مین لیجائے جانے مین سخت مارج تھا حکم دیا اور صرف دس فیصدی کا ٹیکس ممالک اجنبیہ کے اوس اسباب پر جو ممالک عثمانیہ مین آوے یا سلطنت عثمانیہ مین سے گذرے اور دیسی پیداوار کے اوس اسباب تجارتی پر جو ممالک غیر کو جاتا ہو رہنے دیا ہے

زراعتی بنک

خداوند کریم سلطان عبدالحمید کی عمر و اقبال مین جسنے زراعتی بنک قایم کیا برکت دے۔ آج اوسکی طفیل کسان سودخوارون کے پنجون سے آزاد ہوگیا ہے ۱۸۶۳ء مین علیحضرت کی توجہ اس قابل رحم حالت کیطرف منعطف ہوئی اور اسی سے اسکے دل مین وہ خیال نشو ونما پاگیا جو زراعتی بنک کے قیام سے منصہ ظہور مین آیا۔ پرانے سیونگز بنک اپنا سرمایہ ان ہر طرح کی اجناس اور پیداوارون کی فروخت سے بناتے تھے جنکو زراعتی آبادی بغیر کاشتکار کفایت شعاری کر کے ہر فصل کی ضروریات پورا کرنے کے بعد بچاتے اور ان بنکون کے سپرد کر دیتے تھے زراعتی بنک کے لیئے اب اس جنسی ادائیگی کے عوض تمام عشرون پر دو فیصدی کا زائد ٹیکس لگایا گیا ہے۔ مگر جس وقت بنک کا سرمایہ ایک ایسی معتد بہ رقم مین ہوجاوے گا کہ وہ اسکی ذریعہ سے پوری تیقن کے ساتھ زمانہ آیندہ کی تمام ممکن الوقوع ضروریات کو پورا کرسکنے کے قابل ہوجاویگا تو جن لوگون نے یہ زائد ٹیکس ادا کیا ہوگا ان کو واپس ملجاویگا۔

زراعتی بنک چھ فیصدی سالانہ سود پر چھوٹی سے چھوٹی رقم سے لیکر ڈیڑھ سو تک کی پونڈ تک کسی میعاد کے لیئے جو تین اور دس برس کے درمیان ہو قرض دیتا ہے۔ مگر اس چھ فیصدی کے علاوہ ایک فیصدی رجسٹری کے خرچ کیلئے قرض لینے والے کو دینا پڑتا ہے۔ بنک لوگون کا روپیہ بھی امانت رکھتا ہے جسپر وہ چار فیصدی سالانہ سود ادا کرتا ہے۔ استنبول مین اسکا صدر مقام ہے ولائیتون (صوبون) کے دار الامارت مین اسکی شاخین ہین سنجقون (ضلاع) کے صدر مقامات مین اسکی ایجنسیان ہین اور پرگنون کے صدر مقامات مین محض دفتر ہین شاخون اور ایجنسیون کو اپنے اپنے علاقہ مین کاشتکارون کے چندہ سے روپیہ بہم پہونچتا ہے اور وہ ان چندہ دہندگان کے سوا اور کسی کو قرض نہین دیتین۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۷ اپریل ۱۸۹۴ء کا یہ مضمون خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور اسی لیئے مین اوسے یہان نقل کرتا ہون:

قسطنطنیہ کے ایوان تجارت زراعت و حرفت کو ۱۳۰۷ ہجری (یعنے از یکم مارچ لغایت ۱۹ فروری ۱۸۹۲ء) کی بابت زراعتی بنک کی کارگذاریونکی رپورٹ اور نفع نقصان کا تختہ حساب

موصول ہوا ہے ہم اپنے ناظرین کے مطالعہ کیلیے اس انسٹی ٹیوشن کے تختہ حساب کی اعداد جسکی فلاح وبہبود کا اوس کے ابتدائے قیام سے ہمین بڑا خیال رہا ہے پیش کرتے ہین۔

اس بنک کی ڈایرکٹرون اور مینجنگ بورڈ نے اوسکے قایم ہونے کے وقت سے برابر نہایت ہی مستعدی دکہلائی ہے اور ذہانت اور عملی واقفیت کی اعلے ثبوت دیدیے ہین جنکی بدولت یہ بنک اسی طرح کے اعلی سے اعلے اجنبی بنکون کے ہم پلہ ہوگیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ وہ دہقانی بنک جو رئفسن وغیرہ کے طریق پر قایم کیے گئے ہین اور جو جرمنی روس۔ اٹلی۔ فرانس اور دیگر ممالک مین پہیلے ہوئے ہین انکا مدعا زرعتی ساہوکارون کے فوائد کو دہقانی آبادی کی تمام جماعتون مین پہیلانے کا ہے۔ مگر عثمانیہ زرعتی بنک آج ایسے طریقہ اور اہتمام سے قایم کیا گیا ہے جو اوسی کیلئے خاص ہے اور جو چند ایک فروعی ترمیمون کے ساتھ دیگر ممالک کیلیے نمونہ کا کام دیگا اور لاریب اس امر کا فخر اور عزت ہمارے شہنشاہ ہز امپیریل میجسٹی سلطان عبد الحمید خان ثانی کو ہی حاصل ہے۔

اس وقت قلمرو عثمانیہ کے مختلف حصون مین زرعتی بنک کی ۵۹ شاخین اور ۳۲۸ ایجنسیان ہین جن مین سے تین شاخین اور ۳۲ ایجنسیان ۱۳۱۸ ہجری کے دوران مین قایم کیگئی تہین۔

۱۳۱۶ ہجری کے اخیر پر اس کا سرمایہ ۲۹ کروڑ ۱۹ لاکہہ ۱۴ ہزار ۹ سو ۶۴ پیاستر (پیاستر = ۱۱/۲ پنس) تہا۔ ۱۳۱۸ھ مین اس سرمایہ مین ۶ کروڑ ۳۰ لاکہہ ۸۶ ہزار ۳۰ ۹ پیاستر بہ تفصیل ذیل اضافہ ہوئے۔ حاصلات ٹیکس تعلیم عامہ جو بنک کو واجب الوصول تھے ۴۰۴۹۸۵۶ پیاسٹر۔

سود سے بنک کو حاصل ہوئے .. .. .. پچاس لاکہہ ساٹہہ ہزار سات سو ایک پیاستر

رسوم رجسٹری .. .. چہہ لاکہہ ۴۴ ہزار ۳ سو ۸۵ پیاستر۔

اور باقیماندہ رقم جو تقریبًا .. .. .. ایک کروڑ ساٹھ لاکہہ ۴۳ ہزار پندرہ ہے ان بنکونکی رقم یافتنی تہی جو بند کردیے گئے پس کل سرمایہ ۳۵ کروڑ ۵۰ لاکہہ ۳۳ ہزار ۵ سو ۶ پیاستر ہوا۔

۱۳۱۸ ہجری مین کل خرچ ایک کروڑ ۸ لاکہہ ۰ : ہزار ۸ سو ۴ پیاستر ہوا۔ ان مین سے ۲۱۷۵۷۸۴ پیاستر بنک کی اخراجات کارکردگی پر خرچ ہوئے جو شاخون اور ایجنسیون کی تعداد اور اس شکل قسم کے کام کے مقابلہ مین بہت تہوڑی رقم ہے ۸۰۷۸۶۱۲۱ پیاستر زرعتی اغراض کے مفاد پر خرچ کئے گئے ۴۵۳۸۴۴ سڑکون۔ شارع عامون اور زرعتی انسپکٹرون پر صرف ہوئے اور ۸۹۰۴۱۳ مختلف دیگر صورتون پر ۱۳۱۸ ہجری مین کاشتکارون کو ۱۲۰۰۷۶۰ پیاستر قرض دئیے گئے جو اگر ان پہلے منظور شدہ قرضون

کے ساتھ شامل کردیئے جاوین جنکا دینا سابقہ معاملات مین بنک منظور کرچکا تھا تو بنک نے دو برس کے عرصہ مین جو قرضے دیئے اونکی تعداد ۱۹۶۲۱۸۰۳۷ ،۱۱پیاستر ہوجاتی ہے۔تاریخ قیام سے اخیر سنہ ۱۳۲۰ ہجری تک یعنی تیس برسون مین بنک نے بارہ کروڑ، ۳لاکھ ۸۰ ہزار ۹ سو ۵۵ پیاستر مزارعین کو قرض دیئے اس امر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کو بہت بڑی امداد دیگئی ہے۔خاصکر ان مقامات مین جہان خاندان کے خاندان تھوڑے سالیون مین سودخوارون سے صرف ایک ایک سو پیاستر قرض کے لینے کی بیوقوفی کرنیکی بدولت تباہ ہوئے جاتے تھے۔یہ ہم بتاچکے ہین کہ سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین بنک کا سرمایہ ۶۳۷۸۶۹۳۰ پیاستر بڑھا اور اسی سال مین مقبولہ قرضونکی تعداد ۱۲۰۰۶۷۰۶۰ تھی۔پس اس سے بخوبی ثابت ہے کہ بنک مین روپیہ کی آمد و شد کا کام بڑی باقاعدگی سے ہورہا ہے اور اوس مین وہ تمام باتین پائی جاتی ہین جو ایک ہونہار اور مضبوط بنک مین ہونی چاہئیین۔یہ سچ ہے کہ چونتیس کروڑ چالیس لاکھ پیاستر کے نام نہاد سرمایہ کے مقابلہ مین جسے بنک نے سنہ ۱۳۲۰ ہجری کے اخیر تک خرچ کیا منظور شدہ قرضونکی تعداد بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔مگر ساتھ ہی یہ خیال ضرور رکھ لینا چاہئیے کہ قابل الوصول قرضہ کی تعداد صرف چودہ کروڑ تیس لاکھ پیاستر ہے جن مین سے ۱/۴ ۱ کروڑ پیاستر جو ٹیکس تعلیم عامہ کے عشرون کی بابت ہین صرف سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین داخل بنک ہون گے اور ایک کروڑ چھتیس لاکھ پیاستر حکام بالا کے حکم کی رو سے بطور ریزرو فنڈ کے محفوظ رکھے گئے ہین۔باقیماندہ رقم دس کروڑ پچاس لاکھ پیاستر مین سے جو رقم بنک کے اختیار مین تھی ۹ کروڑ سے زائد منظور شدہ قرضون کے دینے مین صرف کیئے گئے اور ایک کروڑ پچاس لاکھ پیاستر شاخون اور ایجنسیون کے پاس نقد موجود رہ گئے جن کی فی شاخ متکل سے ۲۵ ہزار پیاستر اوسط بیٹھتی ہے قومی زراعت کے مفاد مین مندرجہ ذیل رقوم خرچ کیگئین:-

زراعتی مدرسہ بمقام ہلکلی	۲۴۴۰۹۳ ۱۲/۳۶	زراعتی فارم بمقام دمشق	۴۰۹۵۱ ۱/۱۰
؍ ؍ ؍ سالونیکا	۱۶۰۵۰۰۵ ۸/۲۵	؍ ؍ ؍ کونیہ	۵۸۰۹۲ ۳/۱۰
؍ ؍ ؍ بروصہ	۲۹۱۱۱۸ ۱۹/۲۴	چودہ طالب علمونکا خرچ جو زراعتی تعلیم کیلئے فرانس بھیجے گئے	۱۳۰۹۱۹ پیاستر ۱۴ پارے
زراعتی فارم بمقام انگورا	۶۱۱۸۴	تخم جو کاشت کارون مین تقسیم کرنیکے لیئے یورپ امریکہ سے خریدے گئے	۲۷۹۴
؍ ؍ ؍ ادانہ	۳۲۵۶۰	ایکسو تھرماٹیرونکا خرچ جو ریشمی کیڑے پالنے والون مین تقسیم کیئے گئے	۲۲۵۰
؍ ؍ ؍ ارض روم	۹۳۷۶ ۹/۱۰	جنرل بورڈ آف ایڈمنسٹریشن نے ٹڈیون کے مروانے پر جو کوچک چھپی مین کھیتونکا نقصان کی تعین اور تیسرے چوتھے حلقہ کی میونسپل حدبندیون پر خرچ کیا	۳۳۲۵
؍ ؍ ؍ حلب	۷۱۳۵۴ ۱/۴		
؍ ؍ ؍ سیواس	۲۷۱۳۲ ۱۷/۲۰	میزان	۵ - ۱۳۰۷۷۴۱

اس رقم کے علاوہ جنرل بورڈ آف ڈائرکٹرز نے بہی شاخون کو ڈیپون کے مروانی کے کام کے لیئے ۲۵۱۷۰۰ پیاستر کا ایک زائید فنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا۔

بنک کی کام کے اچھی طرح سے چلچلنے کا امتحان کرنے کی لیئے جو انسپکٹر ۱۳۲۱ ہجری مین مقرر کیئے گئے تہی انہون نے بہت سی شاخون اور ایجنسیون کا معائینہ کرنے کی بعد رپورٹ کی کہ قرضون کے دینے اور فرائض کی انجام دہی مین نہایت ہی مکمل باقاعدگی برتی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اونہون نے چند ملازمانکی بد اطواری کی شکایت کی کہ اون کا رویہ قرض لینے والون کے ساتھ اچھا نہین ہے۔ جسپر وہ ملازمت سے برطرف کئے گئے۔ اور اون کے ساتھ قانونی سلوک کیا گیا۔ اور اس معاملہ کو دوسرون کے لیئے عبرت بنانے کے واسطے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان نالایق ملازمون کے نام شایع کیئے جاوین۔ اور ساتھ ہی وجہ برطرفی درج کیجاوے۔ اور ہر ایک شاخ اور ایجنسی مین اسکی ایک ایک نقل روانہ کیجائے۔

شاخون اور ایجنسیون کے عہدہ دارون کو لین دین کے متعلق قرضہ گیرندگان کی قانونی ناواقفیت کے فایدہ اوٹھانے سے روکنے کے لیئ انتظام کیا گیا تھا کہ جو جو اخراجات قرض گیرندہ کو لازمی طور پر کرنے پڑتے ہین۔ انکی چھوٹی سے چھوٹی رقم تک عام فہم اعلانات کے ذریعہ سے جن کو ہر طبقہ کے لوگ سمجھہ سکین حتی المقدور کل ملک مین مشتہر کی جاوے۔

مزید برآن بدین خیال کہ قرض گیرندگان کو اون غلطیون کے درست کرانے کی واسطے جو مختارون (بمنزلہ تحصیلدار) سے اونکی کاشتکاری کی حیثیت کو مصدق کرنے کیلیئے سارٹیفکٹ دینے مین عموماً ہو جاتی ہین۔ اپنے اپنے گانون کو واپس جانا پڑتا ہے۔ اور اسطرح انکا بڑا وقت ضایع ہو جاتا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈائرکٹرون کی نگرانی مین اس قسم کے سارٹیفکٹ چھپوا کر مختارون کے پاس بھیجدیئے جاوین تاکہ وہ حسب ضرورت اونکی خانہ پوری کر کے قرض کے خواہان کاشتکار کو دیدیا کرین۔ ان سرٹیفکٹون کے نیچے ضروری ہدایات بھی درج کردیگئی ہین کہ بنک سے قرضہ لینے کے لیئے یہ ضوابط ملحوظ رکھنے چاہئین۔

یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ لوگون کو بنک مین ہر روز روپیہ جمع کرانے کی عادت ہی۔ یہ تو ہم سب جانتے ہین کہ بنک جمع کنندگان کو چار فیصدی سالانہ سود دیتا ہے۔ ۱۳۲۱ ہجری مین ان امانتون کی تعداد ۳۶۲۲۲۷۳۰ پیاستر تھی جو ابتداءً ہی ایک معقول رقم ہے۔ بالخصوص ایسے مقامات مین جہان پس انداز کرنے کا عام دستور نہین ہے۔ بنک نے اس ذریعہ سے اور اس سود کے ذریعہ سے جو ایجنسیون مین دیئے ہوئے منظور شدہ قرضون سے حاصل ہوا کل رقم ۲۹۵۴۴۴ پیاستر ادا کی۔

منجملہ ان واقعی ارضی جایدادون کی جن کا حق فروخت بنک نے اپنے تین لاکھ سات ہزار آٹھ سو پانچ پیاستر

چودہ پارہ کے قرضون کی وصولی کے واسطے بذریعہ نیلام عام حاصل کیا ہے دیہاتی جایداد دو لاکھ ۴۹ ہزار اسو پیاستر ۳۹ پارے کی مالیت کے کسی ٹرھیا بولی کے نہ ملنے کی وجہ سے زرعتی بنک کے نام منتقل کر دیگئی ہے۔

۱۳۱۰ ہجری مین بنک نے ہیڈ ٹیکس کلکٹر سے ان ٹیکسون کی حیثیت مین جو بنک کو واجب الوصول تھے ۴۰۵،۰۰۳ پیاستر ۱۵ پارے کی قیمت کی اجناس فروخت کین اور باقی اوسکی تحویل مین ہین۔

دوسری طرف بنک نے قانونی اخراجات۔ وکلاء اور دوسری رسوم مین سال گذشتہ مین ۲ لاکھ ۲۵ ہزار چار سو ۲۶ پیاستر ۲۶ پارے خرچ کیئے۔ اس رقم مین سے کسی نہ کسی وجہ سے ۴۶۳۱۴۰ پیاستر بنک نے اپنے اوپر عاید کیئے اور باقیماندہ ان مقروضون پر عاید کیئے گئے جو پہلے ہی ۱۳۱۰ ہجری سے ۹،۱۸۰ پیاستر ۲ پارے کے اس فنڈ کے مقروض تھے۔

ان کارگذاریون اور کامون کے علاوہ زرعتی بنک نے محکمہ تعلیم عامہ کیلئے وصولیان اور ادائیگیان کین اور وزارت صیغہ خزانہ کے لیئے ان ٹیکسون کو وصول کیا جو سڑکون اور شاہ راہون کی تعمیر کیلیئے واجب تھے۔

فرمان شاہی کے رو سے چونکہ زرعتی بنک کے ڈائرکٹرون کو اپنے اخراجات کی بجیٹ بڑھادینے کا اختیار ملگیا ہے اس لیئے افسرون کے سٹاف اور نیز منافع کی بیشی کیوجہ سے سالانہ کارروائیون کا تختہ حساب ہر سال تیار ہوسکیگا۔

زرعتی مدارس

۱۸۹۱ء سے ٹرکی کے زرعتی مدارس تعداد مین چار ہین۔ ایک استنبول کے قریب بمقام ہلکلی ہے اور دوسرے بمقامات سمرنا۔ بیروت و بروصہ ہین۔ ان مدارس مین ہر ایک کے ساتھ ایک ایک زرعتی ماڈل فارم بھی ہے جن کا یہ فایدہ ہے کہ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تعلیم بھی ملتی جاتی ہے اور ایک شق دوسرے شق کو واضح کرنے مین مدد دیتی ہے۔

ان زرعتی مدارس کے ساتھ ملے ہوئے ماڈل فارمون (کھیتون) کے علاوہ اور دوسرے فارم بھی ہین جن سے ملک کی زرعت کو بڑی بھاری امداد ملتی ہے۔ خاص تاج کے محالون مین ہر ایک کھیت دراصل ایک ایک ماڈل فارم ہے جن مین کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہین ہے۔

جنگلات

جنگلی درختونکی کاشت اور تربیت ملک کی زراعتی انتظام سے متعلق ہے اور یہ اوسکی نہایت ہی فایدہ بخش شاخون مین سے ایک شاخ ہے۔ یہان ہر معاملہ مین ہی سلطان عبدالحمید ہی بادی و مبتدی ہین اور وہی اس محکمہ کے قایم کنندہ ہین کیونکہ محکمہ جنگلات عثمانیہ انہی کے عہد حکومت مین پیدا ہوا ہے درختونکے کاٹ جانے کی ممانعت اور نیز کوئلہ بنانے والون اور گڈریون کو جنگل کے جنگل اس امر کے لیے کاٹ دینے سے کہ اون کو چند من کوئلون کی حاجت ہے یا وہ اپنے گلون کے لیے چراگاہ درست کرنا چاہتے ہین روکنے کی تدابیر کے طفیل ٹرکی کے اس محکمہ مین کوئی ایسی کمی نہین رہگئی کہ اوس کے لیے وہ دوسری قومون کی محکمجات جنگلات پر رشک و حسد کرے۔

ٹرکی مین جنگلون کا رقبہ ایک کروڑ ۵۹ لاکھ ۵۵ ہزار ایک سو ۲۹ دونیم ہے یعنی قلمرو عثمانیہ کا ۱/۲۴ حصہ ہے قلمرو عثمانیہ سے یہان ہمنے صرف یوروپین ٹرکی کی صوبجات و صوبہ ہائے اناطولیہ و شام مراد لیئے ہین ان جنگلون مین پندرہ قسم کے درخت موجود ہین جو صنعت و حرفت کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کارآمد ہین۔ درختونکی بڑی بڑی قسمین یہ ہین:-

بلوط۔ اخروٹ۔ چیل۔ چنار۔ صنوبر۔ سرو۔ لیمون۔ شاہ بلوط۔ خرما اور زیتون۔ زمانہ آیندہ مین سلطنت عثمانیہ جس مین یوروپ کی منڈیون مین بھیجنے کے لیئے ہر قسم کی قیمتی لکڑیان بہ افراط موجود ہین شاہی خزانہ کی امداد کیلئے اس قدرتی ذخیرہ سے جو موجودہ فرمانروا کے وقت تک ایسا دبا ہوا پڑا تہا کہ اس سے ایک حبہ کی منفعت نہین ہوتی تھی بہت بڑا فایدہ حاصل کرے گی +

محکمۂ زراعت و معدنیات و جنگلات

ہم ذیل مین معدنیات و جنگلات کی وہ آمدنی درج کرتے ہین جو سنہ ۱۳۱۰ ہجری (سنہ ۱۸۹۳ و ۹۴ع) مین کہ الغایت ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۴ع کو ختم ہوا اور سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۱۸۹۲ و ۹۳ع) مین ہوئی اس سے واضح ہو جائے گا کہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری کے مداخل یا محاصل مین ۷،۴ فیصدی یعنی ۱۱۶۲۵۲۸۲ پیاسٹر یا ایک لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ ترکی (قریباً ۲۳ لاکھ روپیہ) کے بیشی ہوئی جن مین سے ۴۴۵۹ پونڈ محکمہ جنگلات سے ۹۶۰۰ پونڈ حقوق معادن سے اور ۹۵۱۸۰ پونڈ ان معادن کی پیداوار سے جن پر سرکار کیطرف سے کام کیا جاتا ہے حاصل ہوئے۔

یہ بے نظیر اور شاندار نتیجہ ہی بنفسہ محکمہ (یا وزارت) زراعت، معدنیات و جنگلات کے قیام کی جو ہر ایک شخص جانتا ہے کہ فقط سلطان عبدالحمید کی سعی و کوشش سے عدم سے ظہور مین آیا ہے سب سے بہتر تعریف ہے ۔

محاصل جنکا اندازہ لگایا گیا

	سال ماسبق کی بابت	۱۳۰۹ھ مین	میزان
ازیکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۹ھ	پیاستر ۷۸۶۴۷۹۳ - پارے ۷	پیاستر ۲۵۰۰۳۵۳۱ - پارے ۵	پیاستر ۳۲۸۶۸۳۲۴ - پارے ۱۴
" " " ۱۳۰۸ھ	۳۶۹۰۶۱۱ - ۲۶	۲۰۱۴۹۶۰۵ - ۳۰	۲۳۸۴۰۲۱۷ - ۱۶
اضافہ	۴۱۷۴۱۸۱ - ۲۱	۴۸۲۳۹۲۵ - ۱۶	۹۰۲۸۱۰۶ - ۳۷

محاصل جو واقعی وصول ہوئے

	سالہائے ماسبق مین	۱۳۰۹ھ مین	میزان
ازیکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۹ھ	۹۲۲۷۴۳۰ - ۳۱	۲۶۷۸۰۳۶۷ - ۵	۳۶۰۰۷۷۹۷ - ۳۶
" " ۱۳۰۸ ہجری مین	۲۸۲۹۵۹۵ - ۳۴	۲۱۵۵۲۹۱۹ - ۲۴	۲۴۳۸۲۵۱۵ - ۱۸
اضافہ	۶۳۹۷۸۳۴ - ۳۷	۵۲۲۷۴۴۷ - ۸۱	۱۱۶۲۵۲۸۲ - ۱۸
اضافہ پہلے ۶ ماہ مین	۴۸۱۷۶۸۳ پیاستر	۹۳ پارے	
" دوسری ششماہی مین	۶۸۰۷۵۹۸ پیاستر	۲۵ پارے	
میزان	۱۱۶۲۵۲۸۲		۱۸

اضافہ کی دوسری تقسیم

آمدنی جنگلات - ۴۷۴۵۹۶۶۹ پیاستر - ۶۶ پارے - معدنیات جن پر سرکار کیطرف سے کام ہوتا ہے ۵۹۱۸۹۱۸ پیاستر - ۲۲ پارے
معدنیات جنکا اجارہ دیا گیا ہے ۹۶۰۳۳۱۳۱ پیاستر ۳۰ پارے میزان ۱۱۶۲۵۲۸۲ پیاستر - ۱۸ پارے۔

۱۳۰۸ھ مین وزارت صیغہ مال کو ادا کیئے گئے ۱۲۳۸۹۴۰۱ پیاستر - ۱۷ پارے۔

۱۳۰۹ھ مین " " " " ۱۶۹۹۵۲۴۲ " - ۲۸ "

اضافہ ۴۶۰۵۸۴۱ " - ۱۱ "

پس ۱۳۰۹ھ مین بمقابلہ ۱۳۰۸ھ (دسنہ ۱۸۹۲و۹۳ء) کے جس برس مین کہ کل سالہائے ماسبق کی نسبت سب سے زیادہ آمدنی ہوئی تھی، ۴ فیصدی کی بیشی ہوئی۔

کریڈٹ اموبلئیر (لوگون کو روپیہ قرض دینے کیواسطے بنک)

ان مبارک اراہامات مین سے جو سلطان المعظم کو ہوا کرتے ہین ایک کی بدولت کریڈٹ اموبلیر بغیر ان لوگون پر کسیطرحکا بوجہ ڈالنے کی جو اوس کے سرمایہ مین شریک ہوئے ہین۔ اور بغیر اوس جوکھم یعنے سٹاک اور ایکسچینج (سلطنتون اور کمپنیون کے قرضونکی دستاویزات اور تبادلے) کے نرخون کے گھٹاؤ بڑہاؤ کے خطرات کا کوئی اندیشہ رکھنے کی جس کے نقصان رسیدونکی یوروپ مین ہر ایک شخص بے تعداد حیرتناک مثالین دیکھ چکا ہے نہایت ہی سیدہی سادی وضع مین قایم ہوا ہے۔

یہ پہلے قسطنطنیہ کا سیونگز بنک تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اضافہ فقط یہ ہوا ہے کہ اسکو واقعی (غیر منقولہ) جایدادون کے رہن پر قرضے دینیکا اختیار دیا گیا ہے وہ نہی روپے کو جو اوس کے پاس امانت رکھا گیا ہے بجائے سٹاکون پر لگانے کے جو ہمیشہ کم و بیش غیر مستقل رہتے ہین واقعی اور اصلی جایدادون پر لگاتا ہے جو یقینی چیز ہوتی ہین۔ اور جو دوسری چیزونکی نسبت جن پر روپیہ لگایا جاتا ہے قیمتون کے اچانک گھٹاؤ سے کہ اون مین بغیر کسی ظاہری یا اصلی باعث کے اکثر واقع ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ محفوظ ہوتی ہین۔ اس وقت کریڈٹ اموبلئیر کا سرمایہ دس لاکھ ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے جن مین سے ساڑہے چار لاکھ پونڈ سول نیشن بنک نے دیئے ہین۔ باقی سٹیٹ (سرکاری) لاٹریسی بھم پہونچائے گئے ہین مگر حسب ضرورت یہ سرمایہ بتدریج ۲۰ لاکھ ترکی پونڈ تک بڑہا دیا جاوے گا۔

ترکی قرضہ

ترکی قرضہ کے تصفیہ کیلئے قرضخواہون سے اعجاز نما عقلمندی اور ایسی نیک نیتی سے گفتگو کیگئی کہ وہ سچے دل سے سلطان کے ثناخوان ہوگئے اور ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کو یہ معاملہ طے ہوگیا اوس وقت کل قرضہ کی تعداد ۲۵ کروڑ ۴۲ لاکھ بانوے ہزار پونڈ تھی۔ سابقہ بادشاہون کے قرضے (از ۱۸۵۸ء لغایت ۱۸۷۵ء) بمعہ قرضہ ترکی حصص جو بڑہوتی پر فروخت ہوتے تھے (اس قرضہ کا اون ریلونکی جنہین رومیلیا ریلوے کی اجارہ دار کمپنی نے سلطنت عثمانیہ مین تعمیر کرنا تھا۔ بحساب فی کیلومیٹر ۱۴ ہزار فرنیک کی سالانہ آمدنی پر اوسط پھیلا کر اندازہ لگایا گیا تھا) ۲۱۸۴۳۶۵۱۰ پونڈ تھے اس رقم مین سے سود کی ادائیگی کے ملتوی کر دیئے جانے کی تاریخ تک ۲۵۹۴۰۸۲۵ پونڈ ادا کر دیئے گئے تھے جس سے اونکی تعداد ۱۹۱۲۴۸۰۶۲ پونڈ رہ گئی تھی۔ لیکن ستمبر ۱۸۷۵ء سے لیکر ۲ دسمبر ۱۸۸۱ء تک کے سود کی بابت ۱۰۰۳۹۱۵ پونڈ کی اینر ادی سے

قرضون کی تعداد تاریخ مؤخر الذکر کو رقم مذکورہ بالا یعنے ۵۲۴۲۹۲۰۰۰ ہوگئی تھی۔

اس عام قرضہ کے ساتھ مندرجہ ذیل قرضے بھی شامل کر لینے چاہئیں:۔

(۱) ۸۵۹۰۰۰۰ پونڈ کی رقم جو غلطہ کے ساہوکارون سے ۱۸۷۰ء سے پہلے خزانہ کی شدید ضرورتون کے لیئے مختلف اوقات مین برداشت کیگئی تھی اور جسکی ادائیگی کے لیئے ۲۲ نومبر کے اقرار کی رو سے نمک۔ تمباکو۔ مسکرات۔ اسٹامپ۔ ریشم اور حقوق ماہی گیری کے محاصل کی آمدنیان قرضخواہون کے سپرد کردیگئی تہین۔

(۲) ۸۰۲۵۰۰۰۰۰ فرینک جو عہدنامہ صلح کے رو سے بطور تاوان جنگ ادسکو واجب الادا تھے۔

(۳) ۲۶۷۵۰۰۰۰ فرینک جو روسی سوداگرون کو اس نقصان کی بابت واجب الادا تھے جو اونکو ۱۸۷۷-۱۸۷۸ء کی جنگ مین پہونچا تھا۔

معاہدہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء سے اون دعاوی کا جو روس کے روم پر ہون کوئی تصفیہ کرنے کا مدعا نہین تھا کیونکہ عہدنامہ برلن مین صاف طور پر درج ہوچکا تھا کہ تمسکی قرضخواہون کے دعاوی اون سے مقدم ہین اس لیئے اوس مین صرف عام قرضہ پر بحث کیگئی ہے اور اوس کے بھی بغرض سہولت دو مختلف حصے کر دیئے گئے تھے۔ ایک حصہ خاص خاص قرضہ کا یعنے اون قرضون کا جو ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۷ء مین برداشت کیے گئے اور دوسرا حصہ ترکی حصص ریلوے کا۔

پھر خاص قرضہ کی مندرجہ ذیل شاخین بنائی گئین:۔

(۱) مندرجہ بالا آٹھ قرضون مین سے جنکی میزان ۱۸۶۶۰۵۶۵۱ پونڈ تھی۔ ۱۸۹۳۲۰۶۰ پونڈ تاریخ التوا تک وقتاً فوقتاً ادا کیے گئے۔ ۸۶۶۰۴۵ پونڈ کی اور مزید رقم جو اس وقت خزانہ مین موجود تھی منہا کردیگئی جس سے ان قرضونکی تعداد ۱۵۹۱۵۶۰۰۰ پونڈ رہگئی۔

(۲) شرطیہ تمسکون کی رقم جو اوس زر سود وغیرہ کی بابت جو ستمبر ۱۸۷۵ء تک واجب الادا تہا قرضخواہون کو حوالہ کیے گئے تھے۔ اور جن کا نام رمضانی تمسکات رکھا گیا تھا کیونکہ سلطان المعظم نے ۶ اکتوبر ۱۸۷۵ء یعنے ۶ رمضان ۱۲۹۲ ہجری کو اون کے جاری کیئے جانے کے واسطے حکم نافذ فرمایا تھا اور یہ رقم ۱۵۸۶۹۲۸ پونڈ تھی۔ ان دونون کی میزان جو ۱۶۰۹۸۵۶۰۰ پونڈ ہوتی تھی گھٹا کر ۹۲۲۵۸۲۰۸ کردیگئی جس سے ترکی کو اصلی زر قرضہ مین سے ۴۲،۷۱ فیصدی کی معافی ملگئی۔ اور اوس تخفیف شدہ قرضہ پر ایک فیصدی سالانہ سود اس شرط پر مقرر کیا گیا کہ جون جون مالی حالت تبدیل ہوتی جاوے ویسے ہی یہ شرح بتدریج چار فیصدی تک بڑھا دیجاوے۔ ترکی تمسکات چار چار سو فرینک کے ۱۹۸۰۰۰۰ حصون مین منقسم تھے جنپر تین فیصدی سالانہ سود مقرر تھا اور ان تمسکات کے ۱۰۰ برسون مین چھہ سالانہ اقساطون سے یعنی ہر سال کی یکم فروری

یکم اپریل، یکم جون، یکم اگست، یکم اکتوبر اور یکم دسمبر کو بیباقی ہوتی تھی۔ یکم اکتوبر ۱۸۸۵ء تک ۱۱ ہزار حصص یعنے ۴۴ لاکھ چالیس ہزار فرینک یا ۱۷۶۰۰۰ پونڈ بیباق ہو چکے تھے۔ اور باقیماندہ ۱۱۴۰۰۰ ۳۱۵ پونڈ کی مالیت کے تمسکات ابھی قرضخواہوں کے پاس موجود تھے۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کی قرارداد کے روسے چار سو فرینک کے ہر حصہ کی قیمت گھٹا کر ۴۹۰ء ۴۵ فیصدی کر دیگئی۔ اور وہ اپنی نئی شکل مین ایک سو اسی فرینک ۴۶ سنٹیم کی مالیت کا رہگیا۔ ترکی تمسکات کا جدید سرمایہ ۶۰۴ ۱۱۲۴ پونڈ مقرر کیا گیا۔ ان ترکی تمسکات کے حصص جو ہر دو احکام کی تاریخون کے مابین ٹر ہوتی پر جاری کئے گئے تھے۔ اور جو یکم اکتوبر ۱۸۸۵ء سے یکم دسمبر تک قابل نفکاک تھے تعدا دمین ۵۰۳۵ تھے اور ان کا نام نہاد سرمایہ دو کروڑ اکاسی لاکھ اسی ہزار فرینک تھا ان کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ سود کی دوبارہ ادائیگی شروع کئے جانے پر سابقہ ترکی حصص کا جسقدر سالانہ سود ہو اوس کا پچیس فیصدی انکو ملے۔

اونہیں رقمون مین سے جو سابقہ حصص اور اون کے ضمیمہ تمسکات کی ادائیگی کے لئے منظور کیجاوین ۲۰ فیصدی تک انکے لیئے وضع کر لیا جاوے۔ مگر چونکہ ترکی حصص کے سود کی ادائیگی ملتوی تھی اور وہ تبتک شروع نہین ہو سکتی تھی جبتک ضمیمی تمسکات کا کل مطالبہ ادا کرنے کے بعد کوئی رقم فاضلہ نہ بچے اس واسطے ان تمسکات کے سود کے واسطے یہ شرط کیگئی تھی کہ وہ اوس وقت ادا کیا جاوے گا جب کہ اصل رقم ادا ہوگی۔

تخفیف شدہ قرضہ اور اوس کے سود کی ادائگی کے واسطے عثمانیہ گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل آمدنیان اپنے قرضخواہون کے حوالہ کر دین کہ وہ خود انکا انتظام کرین۔

(۱) نمک تمباکو مسکرات اسٹامپ ریشم اور شکار ماہی کے چھیئون بالواسطہ ٹیکس جنکو غلطہ کے سوداگرون نے دہن کے پاس پہ پہلے مکفول تھے۔ مترجم) عثمانیہ تمسکات رکھنے والے قرضخواہون کے سپرد کر دیا۔

(۲) تجارتی قواعد وضوابط کی ترمیم ہونے کی صورت مین تغیر وتبدل شرح محاصل کی وجہ سے محصول درآمد مین جسقدر اضافہ ہو وہ سارا۔

(۳) قانون حق ایجاد واختراع کے عام نفاذ سے سابقہ آمدنی پر جو ٹیکس ہو ٹیمٹا" اسے منٹ" سے حاصل ہوتی ہے جو بیشی ہو۔

(۴) ریاست بلگیریا کا خراج۔ مگر جبتک کہ دول عظام جنہون نے عہدنامہ برلن پر دستخط کئے تھے اسکی تعداد

اب تک کوئی رقم معین نہین کیگئی۔ باب عالی نے کئی دفعہ دول یوروپ کو سطرف توجہ دلائی ہے۔ مگر ایماندار عیسائی گورنمنٹون نے باوجود اٹھارہ برس منقضی ہو جانے کے رقم خراج معین کرنی تو درکنار۔ بلگیریا سے دریافت کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کی

معین نہ کرین تبتک اوس کے عوض مد محصول تمباکو سے ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لیئے جاوین اور بصورت معین ہوجانے کے اگر باب عالی ہکاکل یا کوئی جزو کسی اور طرح پر خرچ کرنا مناسب تصور کرے تو جسقدر رقم اسطرح لیجاوے اوس کے برابر رقم قرضخواہون کو محصول تمباکو کی آمدنی سے۔ اور اگر یہ ناکافی ہو تو ویسی ہی کسی دوسری محفوظ مد سے ادا کیجاوے۔

(۵) جزیرہ قبرس کے مداخل کی مخارج سے بیشی۔ اور اگر یہ رقم باب عالی کے اختیار مین نہ ہو تو اوس کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ محصول تمباکو کی آمدنی سے خراج بلگیریا کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لینے کے بعد اور لیئے جاوین۔ لیکن مد مذکور اگر دونون رقمون پر ادا کرنے کے لیئے کافی نہ ہو تو جسقدر کمی رہجاوے وہ محکمہ محصول درآمد و برآمد شاہی وار ادا کرے۔

(۶) صوبہ مشرقی رومیلیا کا سالانہ خراج جو دو لاکھ چالیس ہزار ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے مع صوبہ مذکور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵ - نہین چاہتین۔ البتہ خفیف معاملات مین بھی سلطان اعظم کو دق کرنے کے لیئے عہدنامہ برلن کا بہانہ کر لیا جاتا ہے۔ اپریل ۱۸۹۶ء مین شہزادہ فرڈیننڈ نے خاص صوبہ بلگیریا کی بابت خراج دینا اور نیز قومی قرضہ عثمانیہ کا ایک حصہ اپنے ذمہ لے لینا منظور کر لیا ہے۔ ؎ یہ جزیرہ جس طرح دھوکہ دیکر ترکی سے انگریزون نے لیا ہے اوس کا مفصل ذکر رسالہ سفر وقصہ مظالم آرمینیا مین ہوچکا ہے۔ البتہ یہان یہ بتادیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان روم کو اس جزیرہ کی بابت مندرجہ ذیل رقوم سالانہ ادا کرتا ہے:

(۱) مخارج سے مداخل کی بیشی کی بابت ۸۷۰۰۰ پونڈ (۲) سرکاری اراضیات کے معاوضہ کی بابت ۵۰۰۰ پونڈ۔ (۳) ۴۱۶۹۲۰۲ اوقیہ (اوقیہ = ۲۳/۱۰۰ ۲ پونڈ یا تقریباً ۱۳ تولہ کے) نمک۔ مگر یہ رقم واقعی خزانہ عثمانیہ مین داخل نہین ہوتی۔ بلکہ ۱۸۵۵ء کے قرضہ کے سود کے عوض جو انگلستان اور فرانس نے ضمانت دیکر ترکی کو دلوایا تھا۔ اور جس کی کمی ان دونون سلطنتون کو اپنی گرہ سے ادا کرنی پڑی تھی۔ رکھ لیجاتی ہے۔ قبرس کی آبادی ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۲۰۹۲۸۶ ہے۔ جس مین ۲۳ فیصدی مسلمان ہین۔ اور رقبہ ۳۵۸۴ میل مربع ہے۔ اوس کی حکومت ایک ہائی کمشنر کے سپرد ہے جس کے ماتحت چھ کمشنر ہین جو چھ ضلعون پر معین ہین۔ ہر ایک ضلع مین ایک ایک عدالت ہے۔ ان پر انگریز بیرسٹر مقرر کیئے گئے ہین۔ مگر ہر ایک حاکم کے ساتھ ایک ایک عیسائی اور ایک ایک مسلمان جج بھی بطور مددگارون کے کام کرتے ہین۔ وضع قوانین کے لیئے لیجسلیٹو کونسل ہے جس مین چھ سرکاری ممبر بحیثیت عہدہ شامل ہین۔ اور بارہ غیر سرکاری ممبرون کو ۳ مسلمان اور ۹ عیسائی رعایا منتخب کرتی ہے ۹۴-۱۸۹۵ء مین آمدنی ۱۶۴۰۹۳ پونڈ اور خرچ ۱۴۷۷۵۰ پونڈ ہوا۔ سال ماقبل مین ۱۷۷۰۵۰ پونڈ آمدنی

اور ۱۴۸۷۶۹ پونڈ خرچ ہوا تھا

کی آمدنی محصول پرمٹ کی جس کے عوض مین پانچہزار ترکی پونڈ صوبہ مذکور سے بالمقطع لیئے گئے ہین۔

حاشیہ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۲۲ - یہ صوبہ عہدنامہ برلن کے روسے ۱۸۷۸ء مین کوہ بلقان کے جنوب اور صوبہ ایڈریانوپل کے شمال مین نیم مختار صوبہ کی صورت مین ایک عیسائی گورنر جنرل علیقو پاشا کے ماتحت کیا گیا تھا۔ مگر ۱۸ ستمبر ۱۸۸۵ء مین رعایا نے بغاوت کرکے اوسے ریاست بلگیریا کے ساتھ ملا لیا۔ اور ۵ - اپریل ۱۸۸۶ء کو باب عالی نے اس الحاق کو منظور کرلیا۔ اب یہ صوبہ براہ راست پرنس فرڈینڈ حاکم بلگیریا کے ماتحت ہے اور بلگیرین پارلیمنٹ مین اسکی طرف سے ۹۲ ممبر نشست کرتے ہین۔ اس کا رقبہ ۱۳۸۰۲ میل مربع اور آبادی ۹۹۲۳۸۶ ہے اور دونون صوبون کا یکجائی رقبہ ۳۸۵۶۲ میل مربع اور آبادی ۳۳۰۵۴۵۸ ہے جسکی تفصیل قومیت اور مذہب کے لحاظ سے حسب ذیل ہے:-

بلحاظ قومیت

بلغاری ۲۱۲۱۲۸۴ - ترک ۱۵۱۶۶۵ - یونانی ۵۸۱۳ - رومانوی ۱۳۲۲۲ - صربی ۱۸۷ - آستروی ۴۰۴۵ -
متفرق ۵۹۶۵ -

بلحاظ مذہب

کلیسائی یونانی کے معتقد ۲۴۲۴۳۷۱ - مسلمان ۶۷۶۲۱۵ - رومن کیتھولک ۱۸۵۰۵ - پروٹسٹنٹ ۸۵ - یہودی ۱۳۵۸ -
متفرق اور نامعلوم ۴۷۹۵۷ -

ان مین ۳۰۵۹۲ میل تار برقی ہے اور سیچک سے دارنا تک ۱۳۹ میل ریلوے جاری ہے اور اس لائن کے علاوہ ایک لائن فلپ پولی سے برغاص تک ہے اور ایک تیسری لائن صوفیا کو قسطنطنیہ سے ملاتی ہے۔ جملہ تعداد ریلوے دونون صوبون مین ۱۸۹۵ء کے وسط مین ۲۰۵ تھی۔ ریاست کے سٹیمرونکی تعداد تیرہ ہے جو دریائے ڈنیوب پر کام کرتے ہین۔ بہ حالت صلح فوج نظام کی تعداد ۳۳۶۴۳ ہے اور جنگ کیوقت یہ ریاست ۹۵۰۰۰ فوج اور ۲۶۰ توپین میدان کارزار مین لاسکتی ہے ۱۸۹۲ء مین آمدنی ۳۷۷۴۵۰ پونڈ اور خرچ بھی اسیقدر ہوا۔ اور درآمد ۱۶۷۴۶۲۳ اور برآمد مال تجارتی کی سال مذکور مین ۳۶۵۸۵۴۶ پونڈ کی ہوئی۔ ریاست مذکور کا پہلا حکمران شہزادہ سکندر منتخب ہوا تھا جو ملکہ معظمہ کے سب سے چھوٹے داماد پرنس ہنری آف بیٹن برگ کا (جو مہم اشانٹی مین ۲۰ جنوری ۱۸۹۶ء مین فوت ہوگیا) بڑا بھائی تھا۔ مگر ۱۸۸۶ء مین اوسنے تخت بلگیریا بوجوہ چند در چند جن کا کتاب عہد حکومت سلطان عبدالحمید خان غازی مین مفصل ذکر ہے چھوڑ دیا۔ اور اوسکی جگہ ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو پارلیمنٹ بلگیریا یعنے درحقیقت ایم سٹمبولاف وزیر اعظم نے شاہزادہ فرڈینڈ کو تخت پر بٹھلا دیا۔ مگر اوسے دول یورپ اور سلطان المعظم نے جنکی منظوری بروئے عہدنامہ برلن ضروری ہے تسلیم نہ کیا اور وہ ۱۸۹۶ء تک بلا منظوری دول اور رضائے شہنشاہ سلطان المعظم کے حکمران رہا۔ مگر آخر کار اوس نے زار روس کو خوش کر لیا اور اوسکی خاطر اپنے بیٹے کو بجائے اپنے مذہب رومن کیتھولک مین رکھنے کے کلیسائی یونانی مذہب کا پابند بنا دیا۔ چنانچہ بماہ فروری ۱۸۹۶ء سلطان المعظم اور تمام دیگر طاقتون نے۔

(۷)۔ آمدنی تنباکیہ مین سے پچاس ہزار ترکی پونڈ سالانہ جنہین محصول پرٹ کا جنرل ڈپارٹمنٹ ششماہی اقساط مین ادا کرے

(۸)۔ وہ تمام رقمین جو عثمانیہ گورنمنٹ کو ترکی قومی قرضہ کے حصص رسیدی کی بابت عہدنامہ برلن اور ۲۴ مئی سنہ ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کی رو سے سرویا۔ مانٹی نیگرو (جبل اسود) بلگیریا اور یونان سے وصول ہون۔

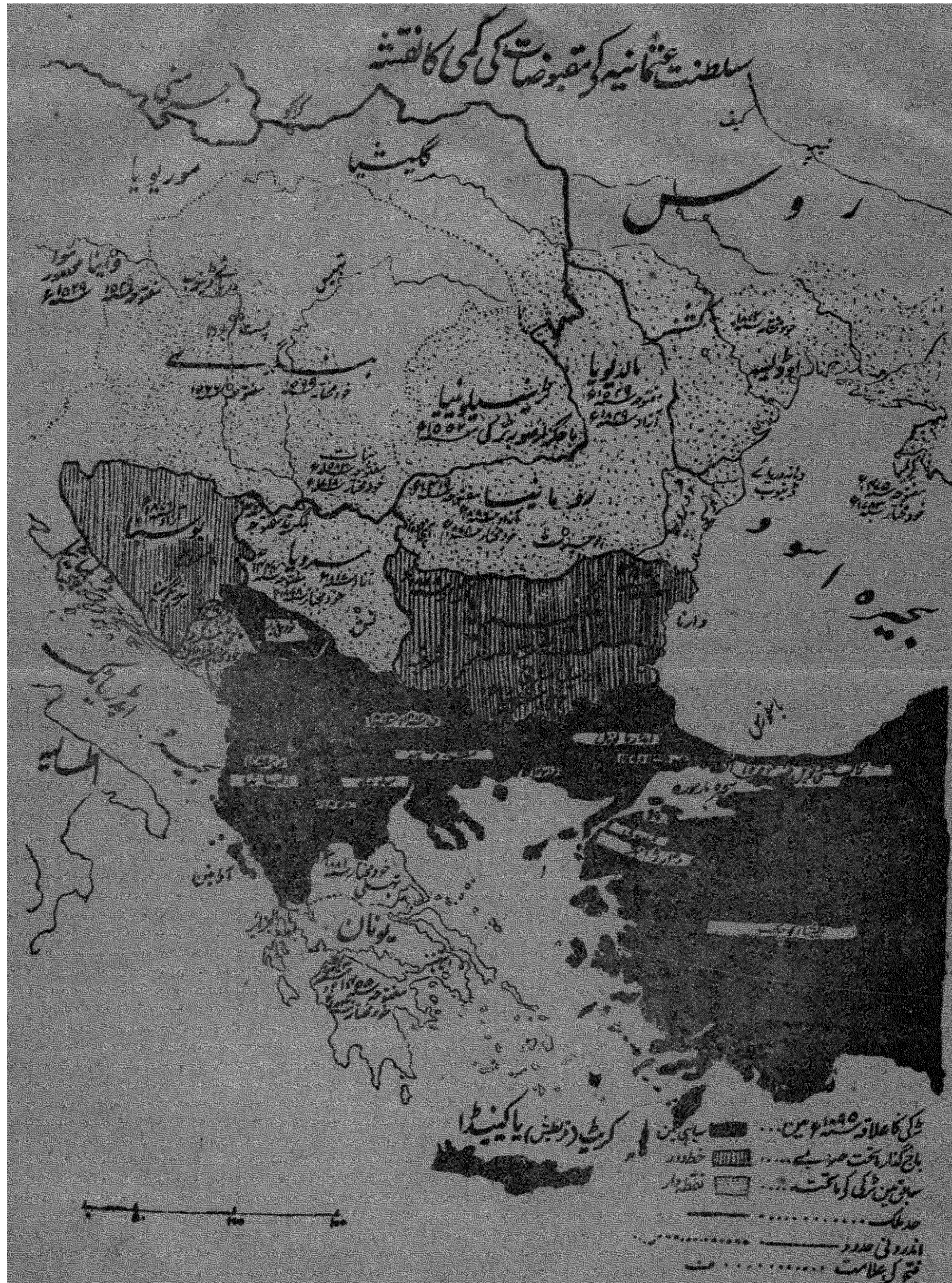
جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ہرشش بالواسطہ محاصل مندرجہ شق (۱) مخالطہ کے ساہوکارون کے پاس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۔ اوسکو باضابطہ بلگیریا کا حکمران تسلیم کر لیا وہ ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا، جولائی سنہ ۱۸۸۷ء کو بلگیریا کا شہزادہ منتخب ہوا ۔ ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء شہزادی میریا لوئیسا دختر ڈیوک آف پارما سے جو ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۷۰ء کو متولد ہوئی شادی کی۔ اور سنہ ۱۸۹۴ء مین اسکی ماں بلگیریا کے تخت ولیعہد شہزادہ بوریس پیدا ہوا جسے فروری سنہ ۱۸۹۶ء مین یونانی کلیسا کے رسوم کے مطابق بپتسما دیا گیا۔ ریاست کے ذمہ کوئی قومی قرضہ نہین ہے۔ البتہ ریلوے کمپنیونکی ذمہ واریان اور روسی قبضہ بلگیریا کے اخراجات کی معقول رقم اوسکے ذمہ ہے۔ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء مین شہزادہ موصوف بخلوص نیت سند تقرری حاصل کرنیکے لئے بارگاہ اعلیحضرت امیر المومنین مین بمقام قسطنطنیہ مین حاضر ہوا۔ اعلیحضرت بکمال الطاف پیش آئے اوسکی عالیشان خطابات عطا کرنیکے علاوہ اوسے اپنی فوج کا فیلڈ مارشل مقرر فرمایا۔ مگر اعلیحضرت نے اپنی معمولی تدبر و دانائی سے موقع کو بیفائدہ نجانے دیا اور تعین خراج و نیز قرضہ کے اس حصہ کی تعین جو بلگیریا کو بروئے عہدنامہ برلن ادا کرنا چاہئے تھا شہزادہ مذکور سے کرالی جس سے سرویا ۔ مانٹی نیگرو ۔ اور یونان کو بھی پسو پڑ گئے ہین۔ کیونکہ ترکی قومی قرضہ کا کچھہ کچھہ حصہ بروئے عہدنامہ مذکور اون کے ذمہ بھی واجب ہے جسکی ادائیگی سے وہ ابتک بلگیریا کیطرح پہلو تہی کرتے چلے آئے ہین +

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۴ - شروع مین خراج کی تعداد ۱۰۱۸۱۲ پونڈ انگریزی یعنے ۰۰۰ ۱۱۴ پونڈ ترکی معین ہوئی تھی۔ مگر بلگیریا کے ساتھ ملحق ہو جانیکے بعد اوسے گھٹا کر ۰۰۰ ۳۰ پونڈ انگریزی کر دیا گیا جسے ریاست بلگیریا برابر سالانہ ادا کرتی ہے +

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۴ - ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ ۲ پنس کے برابر ہوتا ہے اور انگریزی پونڈ جسے اسٹرلنگ پونڈ بھی کہتے ہین بیس شلنگ کا ہوتا ہے +

سنہ ۵ عہدنامہ برلن مین اول دول عظام نے یہ شرط درج کی تھی کہ ٹرکی یونان کو کچھہ ملک دیکر اوس سے حدود کا تصفیہ کر لے سلطنت عثمانیہ عرصہ تک لیت و لعل کرتی رہی۔ مگر ایماندار یوروپین طاقتین عہدنامہ مذکور کی اون شرائط کو جو ٹرکی کی منفعت کی تھین کب بالتعمیل رہنے دیتی تھین۔ چنانچہ اور شرائط کیطرح اس شرط کی پورا کرنے کے لیے بھی روم پر سخت دباؤ ڈالا گیا۔ اور آخر کار سنہ ۱۸۸۱ء مین اس نئے معاہدہ کی رو سے گورنمنٹ عثمانیہ نے مجبوراً صوبہ تھسلی معہ بندرگاہ لاریسا یونان کے حوالہ کر دیا۔ مگر ساتھہ ہی یہ قرار ہوا کہ یونان اس الحاق کے عوض مین حصہ رسدی کے مطابق سلطنت عثمانیہ کے قومی قرضہ کا ایک حصہ ادا کرے لیکن وہ ایماندار اوسی آجتک ور انجالیکہ پندرہ برس گذر گئے ہین ادا کر رہا ہے اور دوسری ایماندار طاقتین اوس سے کراہی ہین سمجھہ ہے وہ سکا یہ سے شعایدہ کو دعا عند المحفوظ رکھی ہر بلا سے + دوسری ریاستونکی عدم ادائیگی اور عہدنامہ برلن کی شرائط متعلقہ کا مفصل ذکر کتاب عہد حکومت اور اور رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا مین درج ہے +


سلطنت عثمانیہ کے مقبوضات کی کمی کا نقشہ
روس
گلیشیا
ٹرانسلوینیا
مالدویا
رومانیا
سرویا
بوسنیا
بحیرہ اسود
یونان
کریٹ
ٹرکی کا علاقہ سنہ ۱۸۹۵ء میں ... سیاہی میں
باج گذار ماتحت صوبے ... خطدار
سابق میں ٹرکی کے ماتحت ... نقطہ دار
حد ملک
اندرونی حدود
فتح کی علامت ... ف

جو امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ سے پچاس لاکھ نوے ہزار ترکی پونڈ کی رقم کے قرضخواہ تھے مکفول تھی۔ باہمی قرارداد
سے متعلق دار فریقون مین ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کو ایک معاہدہ ہوگیا جس کے رو سے ساہوکارون نے ۲۲ پونڈ
ترکی فی حصہ مالیت کے ۶۲ ۳ ۱۳، ۳۴ حصے جنپر فیصدی پانچ سالانہ سود مقرر تھا اور کل کا سرمایہ ۸۱۶۹۹۸۶
پونڈ ترکی ۔۔۔ تھا ملجانے کے عوض چھیون مدون کا انتظام سرکاری خزانہ کے حوالہ کردیا۔ ان حصونکو عثمانیہ
قومی قرضہ کے تمام دیگر قرضون پر جنسے ان کے سود اور بیباکی کے لیے پانچ لاکھ نوے ہزار پونڈ کی رقم مقرر
کردی کہ وہ ہر سال سب سے اول ہر شش بالواسطہ محاصل خالص کی آمدنی سے وضع کرلیجائے۔ حق مرجح
عطا کیا گیا۔ اسی واسطے ان حصونکا نام پری آیٹی یعنے ترجیح دارندگان ہے۔ یہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء والا معاہدہ نہ صرف
اسی فوری فایدہ کے لیے جو اوسنے پہونچایا سلطنت عثمانیہ کی آمدنیون کے بڑھانے مین عمدہ اثر پیدا کرنے والا
ثابت ہوا ہے۔ بلکہ آیندہ کے لیے بھی اوس کے ذریعہ سے فایدہ بخش صورتون کا وقوع پذیر ہونا ممکن ہوگیا
ہے۔ دسمبر ۱۸۸۱ء کے شاہی ایراد نے اپنے جاری کنندہ یعنے اعلیحضرت سلطان المعظم عبدالحمید کی دانائی کے
طفیل عثمانیہ قومی قرضہ کے اوس مبادلہ کا اصول قایم کردیا تھا جس نے قرضہ مذکور کو زیادہ محفوظ صورت
مین کردیا اور ساتھ ہی خزانہ عامرہ اور قومی کاروبار کو نہایت ہی فایدہ بخشا۔

لنڈن۔ پیرس۔ وائینا اور برلن کی تجارتی اور صرافی کوٹھیونکی جماعتون نے جو سلطنت عثمانیہ کے قرضخواہان
کی کثیر التعداد جماعت کی قایم مقام ہین اس تجویز پر کاربند ہونے سے مطلقاً پس وپیش نہ کیا۔ مکفولہ آمدنیون
کے مہتمم کونسل نے تخفیف شدہ قومی قرضہ کے تبادلہ کی تجویز پیش کی جسے امپیریل فرمان مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۸۳ء
نے منظور کرلیا اور نئے سرمایہ کے جاری کیے جانیکا اختیار عطا فرمادیا۔

نئے حصون کے جاری کرنے کے کام کے متعلق ۳ مئی ۱۸۸۴ء کو عملی کاروائی شروع ہوئی۔ تبادلہ کے
کام کی نگرانی اور تکمیل کیلئے ۱۳ جولائی کو ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے اور ۲۰ نومبر ۱۸۸۴ء کو کام باقاعدہ شروع ہوکر یکم
مئی لغایت ۳۱ مئی ۱۸۸۸ء ان حصون کے خرید کیے جانے کیلئے آخری میعاد مقرر کیگئی یعنے جس کے بعد سرکار کی
طرف سے ان کا فروخت یا جاری کیا جانا بند کردیا گیا۔ مگر عثمانیہ قرضہ قومی کا یہ تبادلہ جسے دراصل اتحاد قرضہ کہنا
چاہیے۔ ان دیگر معاہدون کا صرف پیش خیمہ تھا۔ جنہون نے عام قرضہ اندرونی قرضہ کے سرمایہ کو اور بھی گھٹا
دینے کے علاوہ امپیریل عثمانیہ خزانہ عامرہ کو بہت بڑی بڑی رقمین بہم پہونچائین۔ ڈیفنس لون (قرضہ برائے
حفاظت ملک) اور پری آیٹی (مرجح تمسکات کا مبادلہ بھی اسیطرح کا تھا۔ فرمان شاہی مورخہ ۲۷ اپریل
سنہ ۱۸۹۰ء نے ۱۹۵۶۸۵۰۰ فرینک کے ایک رعایتی مبادلہ کا قرضہ چار فیصدی سود سالانہ پر بضمانت مدات
آمدنی صیغہ قومی قرضہ حسب منشاء تمسکداران پانچ فیصدی کے سود کی مرجح تمسکات کے مبادلہ یا بیباقی

کے لیئے جنکی ضمانت مین بھی وہی آمدنیان مکفول تھین جاری کیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ قرضہ پانسو پانسو فرنیک کے ۳۹۱۳۲۲۳ حصص پر تقسیم کیا گیا جن سے ہر ایک حصہ دار کو سالانہ بیس فرنیک سود کے حاصل ہون۔ اور یہ مقرر کیا گیا کہ چوالیس برسون یا اٹھاسی ششماہی اقساط مین جو امپیریل عثمانیہ بنک اور صیغہ قرضہ قومی کی جماعت ڈائرکٹرون کے زیر نگرانی بمقام قسطنطنیہ ہر سال کے فروری اور اگست کی کھیپون مین ادا کیجاوے گی۔ یہ کل قرضہ برقم مساوی ادا کردیا جاوے گا۔ سود کی نسبت یہ مقرر کیا گیا کہ وہ ششماہی دارطلائی سکون مین ۱۳ مارچ اور ۱۳ ستمبر کو پیرس۔ قسطنطنیہ۔ لنڈن۔ برلن۔ فرینکفورٹ اور امسٹرڈم مین یا عثمانیہ بنک کی تمام شاخون یا اوس کی ایجنسیون سے ملا کرے گا۔ ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء سے شیوعی قیمت فی حصہ ۴۴۱ فرنیک بچاس سنٹیم (۱۰ سنٹیم کا ایک فرنیک) مقرر کیگئی۔ مگر پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسک دارون کو رعایتی طور پر نئے سرمایہ مین کوئی تخفیف کیئے جانے کے بغیر فی حصہ ۴۴۱ فرنیک کی شرح سے خریدنے کی اجازت دیگئی۔ پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسکون کا سالانہ سود جن کا بروئے معاہدہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء بابت ۱۹۰۳ء مین بے باق ہوجانا لازمی تھا۔ ۴۳۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ اور نئے سرمایہ کا سالانہ سود تین لاکھ بانوے ہزار پونڈ ہوا۔ یعنے ۴۸۰۰۰ پونڈ کی سالانہ بچت ہوگئی جو عام قرضہ کے چارون سلسلون کی بیباقی کے فنڈ مین ماسوائے اول کے جس کے حصہ مین صرف دس ہزار پونڈ آئے برابر تقسیم کردیگئی ہے لیکن تمسکات ترجیحی کا مبادلہ اگر یہین تک محدود رہتا تو گو اس سے ٹرکی کے قومی قرضہ کے قرضخواہون کو فایدہ پہونچگیا تھا کہ اون کے قرضون کی ادائے گی کے لیئے سالانہ ۴۸۰۰۰ پونڈ کی زاید رقم بہم پہونچگئی تھی۔ مگر عثمانیہ خزانہ کو اس سے براہ راست کوئی فایدہ نہ پہونچتا۔ مگر یہان اس موقع پر سلطان عبد الحمید نے اندرونی قرضہ کے تمسکات (سہیم۔ منقطع۔ مستقراضی) کے رکھنے والون کو اس کارروائی تبادلہ[1] سے فایدہ اوٹھانے کا موقعہ بخشنے سے اپنی بے نظیر مالی استعداد اور قابلیت کا نہایت ہی

[1] تبادلہ قرضہ کی کارروائی کو بہ مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہون۔ ایک سلطنت نے ایک کروڑ روپیہ پانچ فیصدی پر قرض لے کر بیس برس تک اوس کو ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ تھوڑے ہی برسون کے بعد کسی طرح سے اس سلطنت کی ساکھ بڑھ گئی ہے اور اوس نے اعلان دے دیا کہ وہ پانچ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائے گی کے لیئے ایک کروڑ روپیہ چار فیصدی سود پر لینا چاہتی ہے۔ اور سابقہ قرضخواہون کو اختیار رہوگا کہ خواہ اپنے پہلے قرضہ کے روپیون کو اس نئے قرضہ مین بھی لگادین۔ خواہ سلطنت سے نقد روپیہ جس قدر تمسکات سرکاری اونکے پاس ہون اونکی بابت وصول کرین۔ اس کارروائی کو تبادلہ قرضہ کی کارروائی کہتے ہین۔ مثال سے یہ ظاہر ہے کہ اگر سلطنت مذکور اس ارادہ مین کامیاب ہوگئی تو آیندہ بجائے پانچ لاکھ سالانہ دینے کے صرف چار لاکھ سود دینا پڑے گا۔

اعلےٰ ثبوت دیدیا۔ اوس جماعت صرافان نے جس کو مرجح دستاویزات کے مبادلہ کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ اپنی ذمہ داری پر چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاکیہ پر پچاس لاکھ ترکی پونڈ قرض لے لیئے۔ اس رقم مین سے ۳۵ لاکھ ترکی پونڈ سہیم اور منقطع وغیرہ دستاویزون کے ادا کرنے پر خرچ کیئے گئے۔ اور شیوعی سرمایہ کی باقیماندہ رقم یعنے پندرہ لاکھ ترکی پونڈ جماعت مذکور نے بشرح فیصدی جس شرح پر کہ کل قرضہ وصول ہوا تھا اور جس کی وجہ سے خزانہ عامرہ کو ۱۱ لاکھ ترکی پونڈ کے قریب منفعت ہوگئی تھی بڑے استقلال سے خود حاصل کیئے۔

۳ جون ۱۹۰۸ء کو ترکی اخبارات قسطنطنیہ مین سرکاری اعلان شایع ہوا تھا جس نے اندرونی قرضہ کے تمسکات کے ایک حصہ کے مبادلہ کی شرایط بالتوضیح بیان کردین تمسکات سہیم یعنے متبدل یعنے جدیدیہ دنئے، یعنے عادیہ (معمولی) و تمسکات منقطع و تمسکات استقراضیہ بالمیہ نحو یلاتی (اندرونی قرضہ کے تمسکات جو ترکی روسی جنگ کے بعد برداشت کیا گیا) کے واسطے حکم دیا گیا کہ وہ نئے تمسکات سے جن کا نام ترکی تمسکات رکھا گیا تھا تبدیل کردیئے جاوین۔

قابل تبدیل سرمایہ کی تعداد حسب ذیل معین کیگئی تھی :-

(۱) تبدیل شدہ اور نئے تمسکات سہیم کے واسطے دس سال کے سود کے برابر رقم اور سود کا اندازہ اوس شرح پر کیا جاوے جو اون کفالت نامجات کیواسطے مقرر رہو۔

(۲) معمولی تمسکات سہیم اور منقطع کے واسطے آٹھ برس کے سود کے برابر رقم۔

(۳)۔ اندرونی قرضہ یعنے تمسکات استقراضیہ کے لیئے موجودہ سرمایہ کی بنا پر۔

۱۹۰۸ء مین ایک نئی تجویز سوچی گئی جو ابھی تک زیر غور ہے۔ لیکن جس سے اگر وہ عمل مین آگئی تو عثمانیہ سلطنت کی مالی حالت کی بہتری کے واسطے بہت کچھہ امید ہوسکتی ہے۔ یہ ان ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کو سرمایہ[1] کے قالب مین لانے کا معاملہ ہے جو مرجح تمسکات کے تبادلہ سے سالانہ پس انداز ہوئے ہین اس سالانہ رقم کی مدد سے ایک نیا قرضہ انتیس لاکھہ پونڈ اسٹرلینگ کا، ۲۔ اپریل کے

---

[1] کسی سالانہ رقم کا سرمایہ بنانا۔ یعنے اوس رقم کا اندازہ لگانا جو مناسب شرح سود پر اس قدر سالانہ رقم کی آمدنی رکھے۔ سرمایہ بنانے اور اس قسم کا اندازہ لگانے مین صرف سالانہ شرح سود یا سالانہ شرح پیداوار کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً یہی ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کی سالانہ آمدنی اگر شرح سود یا شرح آمدنی پانچ فیصدی سالانہ کی جاوے تو انتیس لاکھہ پونڈ سے ہوگی۔ پس رقم مذکورہ کا پانچ فیصدی سالانہ سود کی شرح پر سرمایہ ۲۹ لاکھہ پونڈ ہوا۔

حصون کے ایسی عثمانیہ مرجح تمسکی حصون مین یعنے چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاک پر
جو ۴۴ برسون مین واجب الادا ہو حاصل کیا جاوے گا۔

چونکہ عثمانیہ قرضہ کے سلسلہ ہائے ج د و ہ اور دوسرے سلسلون کی نسبت کم قیمت پر بکتے تھے اس لیئے یہ قدرتی بات تھی کہ انکی بیباقی ہی کے لیئے زیادہ کوشش عملمین آتی۔ چنانچہ اسی مقصد کیلیئے اس جماعت نے جو عثمانی تمسکات ترجیحی کی نئی تعداد کو جو اسی فیصدی پر بکتے تھے بالاستقلال اپنے ہاتھ مین لینے والی تھی ان تمسکات کی ادائیگی مین سلسلہ ہائے ج د و کے حصص حوالے کرنے کی حلف اوٹھالی پس اس نرخ کے مطابق جبکہ یہ حصص اسوقت فروخت ہوتے ہون گے اور جو مزید بر آن ۲۴ لاکھہ ۳۲ ہزار پونڈ کے اصلی زر وہ سرمایہ جو سونے یا چاندی کے سکون مین ہو سرمایہ کی وجہ سے بدلیگا بھی نہین عام قرضہ مین ایک کروڑ ۴۰ لاکھہ پونڈ کم ہو جائینگے اور ان ایک کروڑ سولہ لاکھہ پونڈ رون کا ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کے رو سے بشرح ایک فیصدی سالانہ ایک لاکھہ ۱۶ ہزار پونڈ سود ہوتا ہے۔ یعنی ایک لاکھہ چھیالیس ہزار پونڈ کا سرمایہ بنانے کے طفیل عثمانیہ قومی قرضہ کے محکمہ کو ۱۱۶۰۰۰ پونڈ سالانہ کے بوجھ سے تخفیف ہو جاویگی یہ کارروائی ایسی ضروری اور اہم ہے کہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ امید ہے کہ اسبارہ مین کوئی شتاب کاری نہین کرے گی بلکہ تمام پہلوؤن پر کما حقہ غور کرنے کے بعد اس کے جزئیات پر وقوف حاصل کرکے اوسکا فیصلہ کرے گی کہ قرضہ ترجیحی کے حصص کے تبادلہ سے جو فوائد حاصل ہوئے ہین ان سے ترکی حصص کو بھی نمایان طور پر فایدہ پہونچا ہے۔ ان حصونکی قیمت ۸۵ فیصدی سے ۱۰۲ فیصدی تک بڑہ گئی ہے پس چھ لاکھہ فرینک یعنی لاٹری کے سب سے بڑے انعام کا جیتنے والا ۳۱ لاکھہ ۴۸ ہزار فرینک حاصل کرنے کی بجائے جیسا کہ ابتک ہوتا رہا ہے اب چار لاکھہ ۳۲ ہزار فرینک حاصل کیا کرے گا۔

اب ہم ڈیفنس لون (قرضہ حفاظتی) کے تبادلہ کیطرف متوجہ ہوتے ہین جو مصری خراج کے ایک جزو کے سرمایہ بنانے سے وقوع مین آیا۔ ۱۸۸۸ء مین سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ان تمام مختلف قرضون کے تبادلہ کا جو مصر کے خراج کی ضمانت پر برداشت کئے گئے خیال کیا تھا مگر پولیٹیکل اور فنانشل دونون طرحکے مخالف حالات اس کارروائی کو فوراً زیر عمل لے آنے کے مانع ہوئے۔ لیکن جونہی سلطان المعظم نے مناسب موقعہ دیکھا اونہون نے جھٹ ۱۸۹۱ء مین اپنی تجویز کی تکمیل شروع کردی اور اوسکی کوششون کو پوری پوری کامیابی کا تاج نصیب ہوا۔ ڈیفنس لون کی رقم پچاس لاکھہ پونڈ تھی اور یہ آخری قرضہ تھا جو مصری خراج کی کفالت پر بشرح ۵ فیصدی سود اور ایک فیصدی برائے فنڈ انفکاک ۱۸۵۵ء مین برداشت کیا گیا تھا فروری ۱۸۹۱ء مین جب کہ امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ اور فنانشل (مالی صرافی)

جماعت مین ابتدائی نامہ و پیام ہوتا تھا۔ انفکاکیہ فنڈ کی وجہ سے قرضہ مذکور گھٹ کر ۴۳۱۶۵۲ پونڈ رہگیا تھا۔ اس قرضہ کی سالانہ رقم سود وغیرہ کی بابت ۲۸۰۰۶۴ پونڈ کی کفالت کیگئی ہوئی تھی۔ اس مین سے حسب الحکم ایرادہ سلطانی مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء جو ڈیفنس لون کے تبادلہ کی نسبت جاری کیا گیا تھا ۳۱۴۴ پونڈ کمیشن اور اخراجات کے لیئے وضع کئے گئے اور ۲۶۵۴۳ پونڈ انفکاک یا بیباقی کے مطلب کے لیئے پس بشرح چار فیصدی سود سرمایہ بنانے کے لیئے دو لاکھہ باون ہزار چھہ سو چہتر کی سالانہ رقم رہگئی جس سے نام نہاد سرمایہ ۶۳۱۶۹۰۰ پونڈ کا بنتا تھا۔ مگر چونکہ شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی رکھی گئی تھی۔ اس لیئے نام نہاد سرمایہ سے اصلی سرمایہ ۵۶۸۵۴۳۷ پونڈ کا حاصل ہوا جن مین سے وہ زر کمیشن وضع ہونے پر جو [illegible] نام نہاد سرمایہ پر بحساب ایک فیصدی دیا گیا تھا خالص رقم ۵۶۲۲۰۶۸ پونڈ رہگئی۔ اس رقم مین سے ڈیفنس لون کے باقیماندہ مکانات کی پوری قیمت پر بیباق کرنے مین ۴۳۱۶۵۳۰ پونڈ خرچ ہوئے اور تیرہ لاکھہ پانچہزار پانسو ۳۸ پونڈ کا خزانہ عامرہ کو خالص نفع ہوا۔ اور یہ ایسا بے نظیر اور نہایت ہی معقول فایدہ ہے کہ اس پر رائے زنی کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ ناظرین اسکو پڑھتے ہی اسکی واجبی قدر و منزلت سے واقف ہو جائیگا۔

موجودہ عثمانیہ قرضون کے تبادلون کے اس سرسری بیان کو مکمل کرنے کے لیئے اب صرف اس تجویز کا بتانا باقی رہ گیا ہے جس کے اصولاً منفصل ہو جانے پر زیر عمل آنے کے لیئے کوئی زیادہ دیر نہین لگے گی۔

یہ تجویز پچاس لاکھہ پونڈ اسٹرلینگ تین فیصدی سود اور ایک فیصدی سالانہ شرح انفکاک پر قرض حاصل کرنے کی متعلق ہے جسکے ذریعہ سے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ قرضہ اجتماع (یعنے روملیا کی ریلوے لائینون کو سنٹرل یوروپ کی لائینون سے ملانے کے لیئے جو برداشت کیا گیا تھا) کو جسکی تعداد آٹھہ لاکھہ دس ہزار پونڈ ہے واپس خرید سکے گی۔ اور علاوہ برین یوروپ مین دو اوّل درجہ کے آہن پوش جہازات چودہ لاکھہ پونڈ کے خرچ سے خرید سکے گی اور چونکہ قرضہ کی شیوعی قیمت ۶۰ فیصدی ہوگی۔ اس لیئے اوس سے تیس لاکھہ پونڈ حاصل ہونگے۔ یعنی اخراجات مذکورہ بالا نکالکر خزانہ عثمانی کے لیئے سات لاکھہ پونڈ باقی رہین گے۔ سالانہ سود وغیرہ کی بابت ایک لاکھہ ۲۴ ہزار پونڈ کی رقم معین کیگئی ہے جو رقم اون ۷۸ ہزار پونڈون سے جو قرضہ اجتماع کے سود کے لیئے درکار ہونگے اور نیز ان باقیماندہ چھیالیس ہزار پونڈون سے برابر ہوگی جو تمباکو کے اجارہ سے جو دو سال ہوئے عطا کیا گیا تھا حاصل ہوتے ہین اور جسکی اجارہ دار کمپنی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

باوجودیکہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ناقابل انکار ایمانداری سے بڑے بڑے نقصانات برداشت کرکے عہدنامہ کی ان شرائط کو جنکی تعمیل اس کے ذمہ تھی پورا کیا ہے۔ لیکن پہر بھی یوروپ نے اس امر کو گوارا کرلیا ہوا ہے کہ بلگیریا۔ یونان۔ سرویا اور مانٹی نیگرو ان حلفی اقراروں کو جن کے پورا کرنے کا اونہوں نے ذمہ اوٹہایا تھا پس پشت پھینکدین۔ اس سے بدیہی طور پر ان طاقتون کی عدم مضبوطی اور کمزوری کا ثبوت ملتا ہے۔ جن کے قائمقام برلن کانگرس مین شریک ہوئے تھے ورنہ وہ ہرگز اس امر پر رضامند نہ ہوتین کہ چہہ چھوٹی چھوٹی ریاستین ان کے دستخطون کی تضحیک وتذلیل کرین۔ باب عالی نے مخیرانہ انصاف سے رسدی حصون اور اون کی ادائیگی کی سبیلون کے ترتیب کے متعلق جو تجاویز باضابطہ طور پر دول یوروپ کے سامنے پیش کی ہین انسے معلوم ہوجائیگا کہ خود ترکی اور نیز اون کے قرضخواہون کے لئے اس رنجدہ مسئلہ کا یہ تصفیہ جس سے سلطان عبدالحمید کی گورنمنٹ کے نرم اور رعایتانہ برتاؤ کا بین اثبات ہورہا ہے کیسا اہم اور ضروری ہے۔

ان اعداد کے روسے جو عثمانیہ قرضہ قومی کے محکمہ نے بہم پہونچائے ہین بلگیریا کے ذمہ بیتِ المال عثمانیہ خزانہ کی ۰۵۲۰۰۰۰۰۱ ترکی پونڈ کی نامنہاد رقم گرفتنی ہے جس کا ایک فیصدی کی شرح پر ۵۰۰۰۰۱ ترکی پونڈ سود سالانہ اداکرنا ہوتا ہے۔ پس اب اس ۵۰۰۰۰۱ پونڈ ترکی کی رقم کا سرمایہ بنانا ضروری ہے۔ سرکاری تمسکات پر فرض کیا جاوے کہ یوروپ مین اوسط شرح سود چار فیصدی ہے تو اس عرصہ کے بعد بلگیریا کو بطور قرضہ عثمانیہ کے حصہ رسدی کی کچہہ اداکرنا نہین رہجائیگا البتہ جو سرمایہ اوسے حاصل کرنا ہوگا وہ چار فیصدی کی شرح پر سالانہ آمدنی کا بدل ہوگا جو سو برس مین قابل بیباقی ہو۔ ان شرائط کے مطابق ۵۰۰۰۰۱ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کے عوض واحد کیمشت رقم ۰۴۲۷۶۶۲ ترکی پونڈ کی ہوتی ہے۔ اب فرض کیا جاوے کہ بلگیریا اس رقم کو چہہ فیصدی شرح سود سے کم پر حاصل نہین کرسکتا اور ساتھ ہی اوس رقم نے پچیس برس مین بیباق ہوجانا ہو تو اس صورت مین اوسے ۵۰۶۰۰۲ پونڈ ترکی کا سالانہ بوجہ برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ تجویز بلگیریا کے لئے ایسی مفید تھی اور اس سے نہ صرف اسکی ساکہہ ہی بڑہتی تہی بلکہ اسکے طفیل جو رقومات اوسے باب عالی کو دینی آتی ہین اون مین اسقدر بھاری بچت اور تخفیف ہوجاتی تھی کہ اوسے اس تجویز مین فوراً گورنمنٹ عثمانیہ کے ساتھ شریک اور متفق ہوجانا چاہئیے تہا۔ کیونکہ اگر واقعی دیکھا جاوے تو بلگیریا کو دگونہ سہی (نہایت ضروری اور لازمی طور پر اپنے حصہ کی بابت اوسی شرح پر سالانہ سود اداکرنا پڑے گا۔ جس شرح پر عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو اداکرے اور یہ شرح مکفولہ آمدنیون کی ترقی

پانے کے ساتھ ساتھ پانچ فیصدی تک بڑھ سکتی ہے تو گویا اس صورت مین بلگیریا ۵۴۴۴۲۵ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم ادا کرنے پر مجبور ہوگا - مزید برآن اِس امر کا پہلے ہی سے تصفیہ کر چھوڑنا کہ اِس برس اسقدر ترجیح ہوگا نا ممکن ہو جائیگا (کیونکہ وہ شرح سود اِس وقت معلوم نہین ہوسکے گی جسپر عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو سود ادا کرے گا۔ اور وہ ختتام سال سے پہلے یہ شرح معین نہین کرسکتا۔ کیونکہ مداخت مکفولہ کی آمدنی پر سود کی شرح مقرر ہوا کرتی ہے۔ مترجم) اور اٹکل پچو طور پر اگر یہ مان لیا جاوے کہ کم از کم صدی ہر کے لیئے برابر ۴ فیصدی شرح سود انفکاک رہیگی تو اس حساب سے بلگیریا کو اپنے حصہ کے سود وغیرہ کی بابت ۵۰،،۱۲ پونڈ ترکی سالانہ ادا کرنے پڑین گے اور پہلطف یہ کہ پورے سو برس تک -

پس ترکی ... تجویز کے مطابق ۲۰۰۶۵۰ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا صرف ۴۵ برس تک ادا کرنا بلگیریا کے لیئے کیسا مفید اور فائدہ بخش تھا۔

یونان کیلئے ۲۸۴۹۵ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا چار فیصدی کی شرح پر وہ سرمایہ جو سو برس مین قابل انفکاک ہو ۵،۴۴۳،۳ ترکی پونڈ ہوتا ہے جس کے پچیس برس کے اندر بیباق کرنے اور چھہ فیصدی سالانہ کی شرح پر سود ادا کرنے کے لیئے یونان کو ۴۴۹۳۱ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے -

سرویا کے لیئے ۲۳۱۸۲ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح سود اور میعاد انفکاک کے لیئے ۵۷۰۸۶۵ پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے ۲۵ برس مین ادا ہونے کے لیئے ۳۴۰۸۴ پونڈ ترکی سالانہ خرچ کرنے پڑتے ہین-

مانٹی نیگرو کے لیئے ۱۰۰۸۸ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح و میعاد کے لیئے ۲۶۶۵۹ ترکی پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے بشرح چھہ فیصدی سود پچیس برس مین بیباق کرنے کے لیئے ۱۰۰۵ ترکی پونڈ سالانہ ادا کرنے پڑتے ہین -

اس پریکٹیکل تجویز کو جو ہر طرح کی نکتہ چینی سے ارفع و بالاتر ہے اگر عہدنامہ برلن پر دستخط کرنے والی طاقتین منظور کر لیتین اور اوسکی تعمیل ان چارون زیر بحث ریاستون کے ذمہ لگا دیتین تو ترکی کو یک لخت ۳۸۳۶۳۴ ترکی پونڈ ملجاتے اور اس رقم کو اسی طرح سے صرف مین لانے سے جس طرح سے وہ سلطان المعظم عبدالحمید کی تخت نشینی کے وقت سے اپنے دوسرے سرمایون کو کام مین لاتی رہی ہے ترکی اپنے قومی قرضہ کو چند ہی برسون مین ایک کروڑ نوبے لاکھہ ترکی پونڈ کم کر دیتی۔ بنا برین سلطنت عثمانیہ

کے یورو پین قرضخواہون کو اِس بات کا سخت افسوس ہوگا کہ اون کی سلطنتون نے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ کے جایز دعاوی کی جو عین انصاف پر مبنی تھی کوئی شنوائی نہ کی۔ لیکن برعکس اسکے جس ایمانداری سے ٹرکی اپنے وعدون کو نباہ رہی ہے اور جس لیاقت سے وہ ان وعدون کو اون لوگون کی بہتری اور مفاد کے لیے جس کے ساتھ وہ کئی گئے تھے پورا کر رہی ہے قرضخواہان مذکور اوس ایمانداری اور لیاقت کی نمایان طور پر شہادت دینے اور تصدیق کرنے پر مجبور ہین ابتک وہ حصص جنسے عثمانیہ سلطنت کا قومی قرضہ مشتمل ہے تقریبًا ہمیشہ خیالی کفالتین متصور ہوتی رہی ہین۔ لیکن اونکی نسبت یہ تحقیقات اور آزمایش کرنی کہ آیا آجکل کے لیئے بھی یہی اندازہ اون کی قدر و منزلت کا ہے کچھہ ناموزون اور بے محل نہ ہوگا۔

اپنی زندگی کے پہلے بیس برسون کے دوران مین عثمانیہ قومی قرضہ نے جو نئے قرضون کے شیوع سے برابر بڑہتا جاتا تھا۔ اوس بھاری شرح سود کیوجہ سے جو وہ پبلک کے سامنے پیش کرتا تھا کثیر التعداد مربیون کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ مگر ۱۸۷۵ء کے واقعات نے اس گروہ موکلان کو منتشر کر دیا اور ۱۸۸۱ء تک یوروپ کی تبادلہ گاہین (سرکاری تمسکات کی خرید و فروخت کی منڈیان یا جگہین) عثمانی حصون سے لبریز رہتی تھین۔ اور کوئی اونکا خریدنے والا پیدا نہین ہوتا تھا۔ لیکن ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کے وقت سے ان تمسکات کی کھپت شروع ہو گئی جو پچھلے دس برسون مین بلا وقفہ برابر جاری رہی ہے اور اگر یہ کھپت ابھی تکمیل کو نہین پہونچی اور ترکی قرضہ کا ابھی بہت سا حصہ مارکیٹ (منڈی) مین خریداروںکے نہ بہم پہونچنے کی وجہ سے سرگردان پہر رہا ہے تو اسکا باعث یہ ہی کہ قرضہ مذکور کی موجودہ حالت اور نیز ان مین اصلاحات و تبدیلیون کو جو ان دس برسون مین سلطان المعظم کی سعی و کوشش سے ظہور مین آئی ہین اکثر لوگون نے ابھی تک اچھی طرح سے نہین سمجھا۔ لیکن اگر ہم قرضہ کی سالانہ رقم کی سلطنت عثمانیہ کے رقبہ اور مردم شماری پر اوسط نکالین اور پہر اسکا یوروپ کے دوسرے ملکون سے موازنہ کرین تو اس نقشہ سے دو امر ظاہر ہوتے ہین۔ ایک تو یہ کہ بلحاظ آبادی عثمانیہ قرضہ کی تعداد بہت سی دیگر ممالک کی نسبت بہت کم ہے اور ثانیًا یہ کہ سلطنت عثمانیہ کے اراضی رقبہ مین موجودہ آبادی سے کئی حصہ بڑہ کر زیادہ گنجان آبادی کی گنجایش ہے جس کا دوسرے الفاظ مین یہ مطلب ہی کہ اوس کا بہت سا حصہ ابھی تک جزوی طور پر آباد ہے اور چونکہ اوس مین نہایت ہی بڑے بڑے قدرتی وسایل پیداوار اور آمدنی بافراط موجود ہین۔ اس لیئے اگر ان وسایل سے کام لیا جاوے تو بہت ہی بڑے اور غیر معمولی فائدہ بخش نتائج حاصل ہو سکتے ہین پس ان امور پر

غور کرنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ خیالی اور فرضی کفالتین ہونے کی پرانی افواہ عثمانیہ کفالت ما مجات پر صادق نہین آتی ہے۔

تاوان جنگ کا ۱۴ مئی ۱۸۸۲ء کو معاہدہ کے روسے انتظام کیا گیا ہے جو دربار قسطنطنیہ اور گورنمنٹ روس کے درمیان منعقد ہوا تھا۔ ترکی نے ۸۰۲۵۰۰۰۰۰ فرنیک یا ۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ ترکی کے اس قرضہ کو ۳۵۰۰۰۰ پونڈ ترکی کی سالانہ اقساط مین سو برسون مین ادا کرنے کا ذمہ اوٹھایا ان اقساط کی ادائیگی کے واسطے محصول گوسفند اور ولائیت ہائے حلب۔ کونیہ۔ قسطامونی۔ ادانہ اور سیواس کے عشر جن سے سنہ ۱۸۸۳ء مین ۴۲۲۰۰۰ پونڈ آمدنی ہوئی مکفول کردے۔ مگر ان قحط سالیون کیوجہ سے جو چند سالون تک ایشیائے کوچک اور شام وغیرہ مین حادث ہوئیا اور جن کے باعث فصلین بہت ناقص ہوئین ان مدون سے جسقدر کہ اندازہ کیا گیا تھا اسقدر آمدنی نہ ہوئی اور اس وجہ سے سنہ ۱۸۹۰ء تک ان اقساط مین سے[1] چھہ لاکھ ترکی پونڈ باقی پڑگئے۔ اس بقایا کی ادائے گی کے لیے ایک اور عہدنامہ دونون سلطنتون کے درمیان ہوا۔ اور ولایت حلب کی عشرات کا وہ حصہ جو پہلے مکفول نہین کیا گیا تھا اور نیز ولایت معمورۃ العزیز کے عشر روس کے حوالہ کردیے گئے تاکہ چھہ برس کے لیئے سلطنت روس کو بجائے ساڑھے تین لاکھ پونڈ کے ساڑھے چار لاکھ ترکی پونڈ کی سالانہ اقساط وصول ہون۔ روسی سوداگران ساکنان ٹرکی کے ان نقصانون کے ہرجانہ کے لیئے جو سنہ ۱۸۷۷ء کی جنگ مین پہونچے اور جنکی بابت انہون نے اس کمیشن کے روبرو جو اس وقت بغرض تحقیقات مقرر کیگئی تھی ایک کروڑ نوے لاکھ فرنیک کا دعویٰ کیا تھا کمیشن مذکور نے ساٹھ لاکھ فرنیک (۹۵۴۵۰۰۰ فرنیک۔ مترجم) کی رقم معین کی اور دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء مین [2]۵۰ ہزار ترکی پونڈ کی پہلی اقساط دعویدارون کو ادا کیگئی۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۷۔ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء نے ان آمدنیون کے متعلق جو محکمہ قومی قرضہ عثمانیہ کے تفویض کیگئی ہین ایک نہایت مبسوط اور مفصل مضمون شایع کیا ہے جس کا ترجمہ بجنسہ

[1] تاوان جنگ کی تعداد عہدنامہ مورخہ ۱۸۷۹ء کے بموجب ۳۲۱۰۰۰۰۰ پونڈ اسٹرلنگ یا ساڑھے تین کروڑ پونڈ ترکی مقرر ہوئی۔ اس رقم مین سے ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء تک کو ۱۵ لاکھ ۳۷ ہزار سو پونڈ اسٹرلنگ ادا ہوئے عہدنامہ ۱۸۷۹ء کے لیئے دیکھو رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا اور دول ثلاثہ۔

[2] روسی رعایا کے نقصانات کا ہرجانہ ۷۹۵۴۰۰۰ فرنیک ۳۱۸۱۸۰ پونڈ اسٹرلنگ معین ہوکر اوسکی ادائے گی کیلئے پچاس ہزار ترکی پونڈ کی سالانہ قسط مقرر ہوئی ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء تک ایک لاکھ ترکی پونڈ یعنے ۹۰۹۱۰ اسٹرلنگ پونڈ ادا کئے گئے۔

ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"ہم حسب معمول بہت جلد کونسل آف ایڈمنسٹریشن کی مفصل رپورٹ دربارہ آمدنیہائے مفوضہ محکمۂ قومی قرضہ عثمانیہ بابت سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء) شائع کرینگے۔ لیکن درنیولا سال مختتمہ ۲۸ فروری سنہ ۱۸۹۴ء کی بمقابلہ سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء عام حالت دکھلانے کے لیئے مندرجہ ذیل چند اعداد کا چھاپ دینا مناسب سمجھتے ہیں:۔

مدات	سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء ترکی پونڈ	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ
کل آمدنی جمیع وسائل سے	۲۵۴۴۷۳۵	۲۵۰۸۴۶۰
انتظامیہ خرچ اور دیگر اخراجات	۳۵۰۲۷۱	۳۱۹۶۳۹
خالص آمدنی	۲۱۹۴۴۶۴	۲۱۸۸۸۲۱
رقم جو صدر محکمہ نے جمع کی	۲۱۸۹۴۰۵	۲۱۸۴۵۴۵
سال ماقبل کے انفکاکیہ فنڈ کا بقایا	۲۱۵۵۵	۳۳۲۱
	۲۲۱۰۹۶۰	۲۱۸۷۸۶۶
منہا کرو		
بقایا بروئے حساب جدید	۱۰۸۷۱۵	۱۰۴۸۲۶
ریزرو برائے بیشی سود قرضہ	۲۱۰۲۲۴۵	۲۰۸۳۰۴۰
جمع کرو		
فک شدہ حصص کا سود جو خالصاً سال رواں کی سود قرضہ کیلئے کار آمد ہوا	۸۵۸۹۵	۷۱۳۰۷
	۲۱۸۸۱۴۰	۲۱۵۴۳۴۷
منہا کرو		
ادائیگی سود وغیرہ بر سکات ترجیحی	۴۳۰۵۰۰	[1] ۴۳۰۵۰۰

[1] اس رقم میں سود بشرح پانچ فیصدی اور اصلی قرضہ کی جزوی بیباقی یا انفکاک کی سالانہ رقم مقررہ بھی شامل ہے۔

یکم مارچ سنہ ۱۸۸۹ء عیسوی میں اس قرضہ کی تعداد ۱۰۲۰۱۷۰۰ پونڈ انگریزی تھی۔ جو یکم مارچ سنہ ۱۸۹۴ء عیسوی کو پانچ سال کی رقومات بیباقی کی وجہ سے تقریباً ۱/۳ حصہ کم ہوگئی ہوگی +

مدات	ترکی پونڈ سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ
ادائگی سود بشرح ایک فیصدی بر سلسلہ ہائے الف ب ج - د تمسکات	۱۱۶۱۳۵۱	۱۱۶۱۳۵۰۱ سلہ
خاص ادائگی سود وغیرہ بر قرضجات سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ء و سنہ ۱۸۷۷ء	۹۴۵۹	۹۴۵۹
	۱۶۰۱۳۱۰	۱۶۰۱۳۱۰
بقایا جو فنڈ انفکاک تمسکات کیلئے باقی بچا	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

معمولی فنڈ انفکاک

رقم جو سلسلہ الف کے واپس خریدنے پر صرف ہوئی (معہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۲۰۵۰۴۷	۲۹۲۸۹۵
رقم جو سلسلہ ب کے واپس خریدنے پر صرف کی گئی - (معہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۹۹۲۰۶	۷۴۳۲۹

سلہ اس حساب سے کل بیرونی قرضہ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو ۱۱۶۱۳۵۱۰۰ ترکی پونڈ سلطنت عثمانیہ کے ذمہ ہوا - اور خاص قرضے سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ء اور سنہ ۱۸۷۷ء کے اگر ادان کی شرح سود کا اندازہ پانچ فیصدی کیا جاوے تو ۱۸۹۱۸۰۰ ترکی پونڈ ہوتے یعنے ہر سہ طبقون کی جملہ قرضون کی تعداد بابت تاوان جنگ و ہرجانہ رعایائے روس و ریلوے تمسکات کے تاریخ مذکورہ کو قریبًا سوا بارہ کروڑ ترکی پونڈ ہوئی - سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ان کی بیبانی کے لئے ۵۸۶۸۳۰ یعنے سال ماقبل کی نسبت ۳۳۷۹۳ پونڈ ترکی زیادہ ہوئے پس اگر سالانہ اوسط اس فنڈ کی چھہ لاکھہ ترکی پونڈ رکھی جاوے تو ہر سال سود کی کمی اور نیز اصلی خرچ شدہ رقم سے دگنا سرمایہ فک ہو جانے کی وجہ سے کل قرضہ تقریبًا چالیس برس کی مدت مین بیباق ہو گا -

یکم مارچ سنہ ۱۸۸۹ء کو کل قرضہ کی تعداد حسب ذیل تھی :-

سود اگر ان غلطہ کے ترجیحی تمسکات ۴۰۷۱۲۶۰ پونڈ سٹرلینگ - کان سولیڈیسے ٹڈ سٹاک دیو قرضہ مجتمع یعنی سلسلہ ہائے ا - ب - ج - د) ۸۰۲۶۱۱۰۲ پونڈ سٹرلینگ - قرضہ برضمانت انگلستان و فرانس بکفالت خراج مصر ۱۳۷۳۹۲۵۰ پونڈ سٹرلینگ - تمسکات ریلوے ۱۳۸۶۸۶۲۳۳ پونڈ سٹرلینگ - اندرونی قرضہ تقریبًا ایک کروڑ اسی لاکھہ پونڈ اسٹرلینگ - تاوان جنگ اور ہرجانہ رعایائے روس کا بقایا ۳۰۸۳۵۰۷ پونڈ اسٹرلینگ -

جملہ - سولہ کروڑ ۱۳ لاکھہ تین ہزار آٹھہ سو تیئس پونڈ اسٹرلینگ تھا - یہ خیال رکھہ لینا چاہیے کہ ترکی پونڈ سکہ ۱۸ شلنگ کا ہوتا ہے اور اسٹرلینگ پونڈ بیس شلنگ کا +

تبادلہ تمسکات ترجیحی سی جو غیر معمولی طور پر فنڈ انفکاک کو روپیہ حاصل ہوا وہ حسب ذیل خرچ ہوا

	۹۴و۹۳ء	۱۸۹۳و۹۲ء
رقوم بمعہ سود تمسکات فک شدہ جو سلسلہ الف کے فک کرنے پر صرف ہوئین	۱۱۷۳۸	۱۱۵۵۴
ایضاً سلسلہ ب ایضاً	۵۵۷۵۱	۵۴۰۲۷
ایضاً سلسلہ ج ایضاً	۵۸۲۷۴	۵۵۵۳۸
ایضاً سلسلہ د ایضاً	۴۵۴۴۸	۴۳۱۳۶
	۵۶۵۴۶۴	۵۳۱۴۸۲

جمع کرو

رقم جو استعمال آئندہ کیلئے انفکاکیہ فنڈ کے حساب مین جمع رکھی گئی ہے	۲۱۳۶۶	۲۱۵۵۵
میزان کل	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

نامینل زنام نہاد؛ سرمایہ جو اس سال مین فک کرایا گیا	فیصدی جو ادا کیا گیا (اوسط قیمت)	پونڈ سٹرلنگ	فیصدی (اوسط قیمت)	پونڈ سٹرلنگ
سلسلہ الف	۴۷/۰۳	۴۸۹۰۰۰	۵۳/۹۲	۵۱۰۰۰
سلسلہ ب	۳۴/۸۷	۴۰۴۰۰۰	۳۰/۷۷	۴۸۰۰۰۰
سلسلہ ج	۲۳/۷۵	۲۲۳۰۸۰	۲۱/۵۸	۳۲۴۰۰۰
سلسلہ د	۲۲/۳۱	۱۸۵۲۰۰	۲۱/۰۸	۱۸۶۰۰۰
	۳۹/۵۰	۱۳۰۱۲۸۰	۳۶/۷۶	۱۳۱۶۰۰۰

ری ڈیمپشن فنڈ (فنڈ انفکاک)

	اصلی نام نہاد سرمایہ	فک شدہ نام نہاد سرمایہ
گروپ اول سلسلہ الف	۷۱۱۹۸۸۲	۵۲۷۰۱۱۰
" دوم سلسلہ ب	۱۰۰۴۴۸۲۵	۱۲۳۴۵۰۰
" سوم سلسلہ ج	۳۰۵۴۹۲۵۱	۸۴۲۰۸۰
" چہارم سلسلہ د	۴۳۶۵۱۹۶۵	۷۵۷۵۰۰
ترکی تمسکات بشرح ۵ فیصدی / " " ۴ فیصدی	۱۴۲۱۱۴۰۷	۱۱۰۷۴۱
" " واپس خریدی گئین		۳۳۲۵۴۸
میزان کل	۱۰۵۵۷۷۳۳۰	۸۸۲۸۴۲۹

تفصیل آمدنی کی مدوار	۹۴-۱۸۹۳ء ترکی پونڈ	۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ
مسکرات. نمک. اسٹامپ. شکار ماہی ریشم اور محصول تمباکو کا بقایا	۱۱۰۴۶۰۵	۱۰۹۱۰۳۷
تمباکو کا عشر	۹۵۳۵۹	۱۰۰۸۶۵
تمباکو کا محصول	۷۵۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰
منافع محصول مسکرات کا ایک جزو	۳۷۰۰۴	۴۱۷۴۵
مشرقی رومیلیا کا خراج	۱۵۲۰۲۶	۱۵۲۰۲۶
محصول پرمٹ جزیرہ قبرس	۱۰۲۵۹۶	۱۰۲۵۹۶
محصول پرمٹ تمباکیہ	۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۰
میزان کل	۲۲۹۱۶۷۰	۲۲۶۸۲۶۹
خرچ		
اخراجات سنٹرل بورڈ (صدر محکمہ)	۸۳۸۱۴	۶۶۴۸۳
بابت خسارہ چاندی بوجہ ایکسچینج (تبادلہ)	۱۰۰۹	۷۴۲
زر کمیشن اور دیگر اخراجات	۱۶۱۸۸	۱۷۷۳۵
	۱۰۰۷۱۱	۸۵۹۶۰
فایدہ روانگی روپیہ مین بوجہ ایکسچینج	۷۸۶۱	۲۸۷۸
امانتی فنڈ کے سود کی منہائی	۶۳۰۷	۵۱۱۴
میزان کل	۲۱۸۹۴۰۵	۲۱۸۴۵۴۵

جیسا کہ مندرجہ بالا جدولون سے ظاہر ہے ۹۳-۱۸۹۲ء کی کارروائیون کا عام نتیجہ گزشتہ سالون مین سے ہر ایک سال کی نسبت نہایت عمدہ رہا ہے۔

مسٹر وینسنٹ کیلرڈ صاحب (ڈایرکٹر عثمانیہ بنک یہ مترجم) کی خاص رپورٹ بھی عثمانیہ قومی قرضہ پر بابت ۹۴-۱۸۹۳ء حال مین شایع ہوگئی ہے اوس مین سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت کے متعلق نہایت دلچسپ کیفیت مندرج ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ یہ امید کرنا تو بیجا ہے کہ مداخلت مفوضہ کی آمدنیون مین ہر سالی ایسی ہی عظیم الشان بیشی ہوتی جاوے جیسی کہ پچھلے برس ہوئی اور جسپر مین نے اپنی رپورٹ سال گذشتہ مین

ریمارک کئے تھے چنانچہ اس برس ویسی ترقی نہین ہوئی۔ لیکن ہمین کوئی شک نہین کہ معاملات کی حالت باغلب وجہ ترقی کی چال پر چلتی معلوم ہوتی ہے۔ کل آمدنی جو گزشتہ سال مین ۲۵۰۸۷۹۰ ترکی پونڈ ہوئی تھی۔ اس برس ۲۵۴۲۵۳۵ پونڈ ترکی ہوئی ہے یعنی ۳۳۷۹۵ ترکی پونڈ یا ۱٫۳۵ فیصدی کی بیشی ہوئی۔ لیکن دوسری طرف بمد خرچ بہی ۳۰۲۳۲ پونڈ ترکی کا اضافہ ہوا ہے جس سے خالص آمدنی مین صرف ۳۶۴۳ پونڈ ترکی کا اضافہ رہگیا۔ اگر ۹۴-۱۸۹۳ء کا ۹۲-۱۸۹۱ء سے مقابلہ کیا جاوے تو سال اول الذکر مین ۱۱۰۶۳۱ پونڈ ترکی یا ۴٫۲۵ فیصدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔

خرچ مین زیادتی زیادہ تر تنخواہون کے بڑہائے جانے سی ہوئی ہے اور یہ امر محکمہ مذکور کو تجربہ کار اور زیادہ قابل اشخاص کیخدمات حاصل کرنے کے قابل بنانے کیلئے کیا گیا تھا۔ انسپکٹرون کی تعداد بڑھا دیگئی ہے اور جو نتائج حاصل ہوئے ہین وہ مفید ثابت ہوئے ہین۔ لیکن ان اصلاحات کا اثر اچھی طرح سال روان کے اختتام پر محسوس ہوگا۔

سال زیر ریویو مین متوسط الحال فصلون اور ارزانی اجناس کیوجہ سے محاصل کی وصولی مین بہت کچھہ مشکلات پیش آئین۔ مگر پھر بھی جو رقم وصول ہوگئی ہے وہ نہایت اطمینان بخش متصور ہونی چاہئے۔

۹۵-۱۸۹۴ء مین ظاہری آثار سے پایا جاتا ہے کہ اچھی آمدنی ہوگی اور یہ ایسا مژدہ ہی کہ اسپر جسقدر خوشی ظاہر کیجاوے کم ہے۔ کیونکہ ارزانی نرخ غلہ نے کاشتکارون کو پست ہمت اور اون کے وسایل کو محدود کر دیا ہوا ہے اور یہ مصیبت ایسی آبادی پر جو بالخصوص زراعتی ہو جیسی کہ ٹرکی کی ہے نازل ہونی جسقدر بری ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ سال روان کیحالت بجائے بہتر ہونے کے ۱۸۹۳ء کی نسبت خراب تر تھی پس جس برس مین حالات ایسی ناقص ہون اوس برس بہی آمدنیون کا اوسی سطح پر قایم رہنا کچھہ کم تعجب انگیز نہین ہے۔ مگر میرے خیالمین مداخل کی بیشی کے قایم رہنی کی توقع رکہنا فضول ہوگا اور اگر ہم پچھلے برس جتنی ہی محاصل جمع کرلین تو ہمین بالیقین نہایت مغتنم سمجھنا چاہئیے۔"

قرضہ کے سود بڑہانے کیلئے جو ریزرو فنڈ قایم کیا گیا ہوا ہے اوسکی نسبت صاحب ممدوح اپنی رپورٹ مین یہ عبارت تحریر فرماتے ہین۔

"یہ ریزرو فنڈ ۹۴-۱۸۹۳ء کے اخیر پر ۲۲۴۸۹۳ ترکی پونڈ کی رقم کو پہونچگیا ہے اور مارچ ۱۸۹۵ء کو ۳۴۳۰۰۰ پونڈ تک پہونچ جائے گا۔ اب قرضہ کے سود مین ½ فیصدی سالانہ زیادہ دینے کیلئے ۹۲۰۰۰ ترکی پونڈ خرچ ہوتے ہین پس یہ ادائیگی مارچ ۱۸۹۵ء مین عملی آنی ممکن ہوجاویگی۔

لیکن اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ وہ فوراً اسی وقت ادا کر دیجاوے ڈگری (فرمان) مکرم

کی دسوین اور گیارہوین دفعات کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ شرح سود قانون کی رو سے مقرر ہونی چاہئیے کیونکہ اسی لیے توریزرو فنڈ قایم کیا گیا تھا۔

ڈگری (فرمان) مذکور کے نافذ کنندگان سود کی شرحونکی کمی بیشی اور اوس مالا ینحل خرابی کی جو اوس سے سکیم بیباقی یا انفکاک کی کارروائی مین پیدا ہوتی پہلے ہی سے نہین جانچ سکتے تھے اور غالبًا اسی لیے اونکا یہ منشاء رہا ہے کہ شرح سود جب ایک دفعہ ٹرھا دیجاوے تو وہ ہمیشہ ویسی ہی رہے اور تاکہ کونسل کو ان نتایج کے قایم رکھنے کی وسایل قرار واقعی طور پر بہم پہونچائی جائین اسکو ریزرو فنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا گیا تہا تاکہ وہ حسب ضرورت ایک ششماہی کی خفیف کمیون کو دوسری ششماہی تک پورا کرنیکے لیے اس فنڈ سے روپیہ برآمد کرسکے۔"

مگر یہ مسٹر ونسٹ کیلرڈ کی ذاتی رائے ہے لیکن اس رائے مین جیسا کہ وہ اپنی رپورٹ کے صفحہ ۷ مین لکھتے ہین ساتھ ہی وہ دعوے سے کہتے ہین کہ کسی شبہ کا احتمال نہین ہے۔ آگے چلکر صاحب موصوف لکھتے ہین کہ

"مالی معاملات مین تمام دیگر تجاویز سے یہی پالیسی عمدہ معلوم ہوتی ہے لیکن پہر بھی مین اس امر سے انکار نہین کرسکتا کہ ڈگری کی عبارت سے اون لوگونکی بیشک بظاہر حال تائید ہوتی ہے جو ۴ فیصدی سود کے فورًا ادا کیئے جانے کے خواہشمند ہین اور اس تائید کو اس امر سے اور بھی تقویت ملجاتی ہے کہ اس مدعا کے لیے ضروری رقم موجود ہے اور اس امر پر غور کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے کہ کیا یہ شرح سود ہمیشہ کے لیے قایم رہ سکتی ہے یا نہین سلہ"

سلہ ۱۳۰۹ ہجری (مطابق مارچ ۱۸۹۲ء لغایت فروری ۱۸۹۳ء) مین قلمرو عثمانیہ سے جسقدر مال باہر گیا یا باہر سے وہان آیا۔ اوس کا نقشہ معہ مداخل محصول نومبر ۱۸۹۵ء مین شایع ہوا ہے اس مین کوئی شک نہین کہ وہ بہت ہی دیر کے بعد شایع کیا گیا ہے۔ لیکن پہر بھی اوس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہین۔ اوس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مذکور مین ۲۲۴۶۶۹۸۵ پونڈ ترکی کا مال داخل ہوا جو ۱۳۰۸ ہجری کی نسبت ۸۶۹۵۴ پونڈ ترکی کم ہے اسی لیے ۱۳۰۹ ہجری مین محصول درآمد سے ۱۸۶۴۴۸۸ پونڈ ترکی وصول ہوئے اور ۱۳۱۰ ہجری مین ۱۰۰۸۲۷۸ پونڈ ترکی۔ سال زیر ریویو مین ۱۵۵۷۲۰۴۲ پونڈ ترکی کا مال ممالک عثمانیہ سے باہر گیا جو سال ماسبق کی نسبت ۴۲۰۷۵۸۶ پونڈ زیادہ ہے۔ محصول برآمد سے ۱۴۲۲۶۱۸ پونڈ ترکی حاصل ہوئے ۱۳۰۸ ہجری مین ۱۴۰۵۵۷ پونڈ ترکی وصول ہوئے تھے۔ ان اعداد مین وہ اسلحہ و سامان حرب شامل نہین ہین جو عثمانیہ گورنمنٹ نے ممالک غیر سے خرید اور نہ ہی وہ پارسل جو دول اجنبیہ کے کونسلون اور مشنون کو موصول ہوئے اور نہ ہی وہ اشیا جو گرجون معابد و مدارس کے استعمال کے لیے منگوائی گئین زراعتی و صنعتی کلین اور وہ سامان بھی جو پلون۔ ریلون۔ بنادر۔ گودیون اور کارخانون وغیرہ کی تعمیر کے لیے منگایا گیا شامل نہین کیونکہ یہ سب محصول سے بری ہین۔ اس باب کے خاتمہ پر مین ترکی

برّی فوج

عثمانیہ فوج برّی اپنی موجودہ طرز و ترتیب کے مطابق جو اعلیحضرت سلطان عبد الحمید غازی کے عہد حکومت میں اوسے حاصل ہوئی ہے ان تین بڑے بڑے حصون مین منقسم ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳ — اور مصری تمسکات اور حصون کی موجودہ قیمت درج کردینی بھی مناسب سمجھتا ہون۔

بتاریخ ۵ فروری سنہ ۱۸۹۶ء — قیمت بازاری فیصدی

	نام قرضہ	قیمت
ٹرکی	نیو ڈیفنس لون - (قرضہ حفاظتی) *	۱۰۱ ۳/۴
〃	گروپ سلسلہ الف	۵۸
〃	〃 〃 ۲ 〃 ب	۳۳ ۷/۸
〃	〃 〃 ۳ 〃 ج	۲۱ ۷/۸
〃	〃 〃 ۴ 〃 د	۲۱ ۳/۸
مصر	مجتمع قرضہ سود ۴ فیصدی	۱۰۴ ۱/۸
〃	ترجیحی قرضہ سود ۱/۲ ۳ فیصدی	۱۰۰ ۵/۸
〃	قرضہ سرکاری سود ۱/۲ ۴ فیصدی	۱۰۳ ۳/۴
〃	جدید قرضہ دایرہ سود ۴ فیصدی	۱۰۲ ۳/۴

* اس تاریخ اٹلی کے تمسکات پانچ فیصدی سود والونکا بھاؤ ۸۴ ۱/۲ فیصدی جرمنی کے ۳ فیصدی سود والون کا ۹۸ ۳/۴ اسپانیہ کے ۴ فیصدی سود والون کا ۶۰ ۱/۲ فرانس کے تین فیصدی سود والون کا ۱۰۱ ۳/۴ یونان کا ۳۴ ۱/۴ ہنگری کے ۴ فیصدی والون کا ۱۰۱ ۷/۸ پرتگال ۴ فیصدی کا ۲۵ ۳/۴ تھا ٹرکی کے اس قرضہ کا سود ۴ فیصدی ہے اس سے معلوم ہوجائیگا کہ ٹرکی کا مالی اعتبار آج کس پایہ کا ہے

قرضجات موسومہ سلسلہ الف تا د کی کمی قیمت کی وجہ یہ ہے کہ انکا سود صرف ۱ فیصدی ہے پس بلحاظ سود انکی قیمت بھی کسی دوسری سلطنت کے تمسکات سے کم نہین سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء مین مصر کی آمدنی ۱۰۵۶۲۰۰۰ پونڈ مصری اور خرچ ۹۷۵۶۰۰۰ مصری پونڈ ہوا مارچ سنہ ۱۸۹۵ تک قرضہ کی تعداد ۱۰۵۷۸۲۰۰۰ پونڈ تھی جسکا سالانہ سود ۳۵۴۱۲۲۸ پونڈ تھا (مصری پونڈ ۱/۲ ۲۰ شلنگ کے برابر ہے) سنہ ۱۸۸۲ء مین نوبیا اور خط استوائی سوڈان کے نکل جانے سے جس کا رقبہ ۱/۲ ۹ لاکھ میل مربع اور آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے مقبوضات خدیو مصر کا رقبہ قریباً ۴ لاکھ ۹۴ ہزار میل مربع اور آبادی نوے لاکھ رہ گئی ہے - اس رقبہ مین سے صرف ۱۰۷۰۰ میل مربع زمین قابل زراعت و زیر کاشت ہے - ۶۳۳۳ میل مربع دریاؤن شہرون اور موضعات کی آبادیون اور سڑکون وغیرہ کے نیچے ہے اور باقی رقبہ محض ریگستان ہے سنہ ۱۸۹۵ء کے وسط مین ۸۵۰ میل ریلوے جاری تھی اور قصبہ کینہ سے اسوان تک بن رہی ہے جو

(۱) مصافیہ (یعنے فوج حاضر باش) اسکی دو قسمین ہین۔

اوّل۔ نظام (یعنے جو درحقیقت ہر وقت عملی خدمت کیلئے تیار رہتی ہے)

دوم۔ احتیاطیہ (عملی خدمت بجالانے والی فوج جو غیر محدود رخصت پر رہتی ہے)

(۲) ردیف یا فوج ریزرو اسکی بھی دو قسمین ہین۔

(۳) مستحفظ یا ٹیری ٹوریل فوج۔

فوجی خدمت کی کل میعاد ۲۰ برس مقرر ہے۔ ایکٹو یعنے مصافیہ فوج کے لیئے چھہ برس جن مین سے چار نظام مین اور دو احتیاطیہ مین بسر ہوتے ہین۔ فوج ریزرو مین آٹھ یعنے ہر دو قسمون مین چار چار برس اور فوج مستحفظ مین چھہ برس۔ فوج مین صرف مسلمان بھرتی کیئے جاتے ہین غیر مسلم رعایا سے جنگی خدمت کے عوض بدل عسکریہ نام ٹیکس لیا جاتا ہے۔ ہر ایک غیر مسلم مذکر رعایائے سلطانی تاریخ پیدایش سے یہ ٹیکس ادا کرتا ہے اسے جماعت وار سرگروہان قوم وصول کرکے سالانہ خزانہ عامرہ مین داخل کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۸۶ء کے جنگی قانون سلطنت کے ہر ایک مسلمان پر باستثنار دار الخلافہ کی آبادی کے جو قدیمی مراعات کیوجہ سے آزاد رکھی گئی ہے۔ فوجی خدمت لازمی کردی ہے۔ ایکٹو آرمی مین (۱) دار الخلافہ اور صوبجات کی مسلح فوج سواران پولیس (۲) فوج بیقاعدہ اور (۳) مصر کی کنٹجنٹ فوج جو جنگ کے وقت خدیو مصر کو بھیجنی پڑتی ہے شامل نہین ہین۔ فوجی خدمت لازمی ہونے کی عمر ۱۸۸۶ء سے ۲۰ برس مقرر کیگئی ہے اور ہر سال پچاس ہزار سے لیکر ساٹھ ہزار تک نوجوان فوجی خدمت کے لیئے طلب کیئے جانے کے مستوجب ہوتے ہین۔ مگر وہ سارے ہی فوج مین بھرتی نہین کرلیئے جاتے جو شخص بھرتی نہین کیئے جاتے اونکی دو جماعتون مین تقسیم ہوجاتی ہے۔ ایک جماعت کو جس مین برابر فوج کیطرح درجہ بندی ہوتی ہے اور رجمنٹین اور کمپنیان بنائی جاتی ہین اُن مقامات کی اہمیت اور ضرورت کے مطابق جن مین اوس جماعت کے آدمی رہتے ہین۔ ہر سال چھہ مہینے سے لیکر نو مہینے تک جنگی قواعد و تعلیم سیکھنی پڑتی ہے اور دوسری کو ہفتہ مین صرف ایک دفعہ یعنے نماز جمعہ کے بعد مشق کرنی پڑتی ہے جنگ کیوقت فوجکی تیاری حسب ذیل ہوگی:۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۔ لائین ۱۸۹۷ء مین مکمل ہوجاویگی اس کے تیار ہونے پر اسکندریہ سے لیکر دریائے نیل کی پہلی آبشار تک جسکے کنارے اسوان آباد ہے سات سو میل لمبی ایک سیدھی ریلوے لائین بنجاوے گی مصر کے نیم مختار بننے اور انگریزون کے قابض ہونے کی مفصل تاریخ کتاب عہد حکومت کے متن اور حاشیہ مین مندرج ہے اس وقت ساڑھے چار ہزار کے قریب انگریزی فوج وہان مقیم ہے۔ مصری افواج اور پولیس کی تعداد ۱۶ ہزار ہے +

(الف)۔ ایکٹو آرمی (نظام و احتیاطیہ) ساڑھے تین لاکھہ افسر و سپاہی۔

(ب)۔ ریزرو آرمی (ردیف) ساڑھے چار لاکھہ۔

(ج)۔ ٹیری ٹوریل آرمی (مستحفظ) دو لاکھہ۔

یعنے تقریبًا دس لاکھہ نبرد آزما۔ ۱۲۱۵ ایدانی توپین اور ۳۰۳ کوہی توپین سلطنت کی تمام جنگی جو عیر آرمی کوروان (حصۂ فوج جس مین دو یا تین دستے ہون) مین تقسیم ہین اور ہر ایک آرمی کور ایک ایک مارشل یا جرنیل حصۂ فوج کے زیر کمان ہے۔ قواعد اور جنگی مشق سے جو امور تعلق رکھتے ہین۔ وہ آرمی کور کے سٹاف کی زیر نگرانی ہین اور انتظامی معاملات آرمی کور کی کونسل سے تعلق رکھتے ہین آرمی کوروان کی تعداد سات ہے۔ اور انکے صدر مقام مندرجہ ذیل شہر ہین:۔

۱۔ قسطنطینہ۔ اول آرمی کور (امپیریل گارڈ) یعنے شہنشاہ کی اردل یا حفاظت کی فوج۔

۲۔ ایڈریانوپل۔ دوم آرمی کور۔

۳۔ مناسطر (واقع البانیا) سوم کور۔

۴۔ ارزن گیہان (واقع آرمینیا مترجم) چہارم کور۔

۵۔ دمشق پنجم آرمی کور۔

۶۔ بغداد۔ ششم آرمی کور۔

۷۔ یمن (صنعا۔ مترجم) ہفتم آرمی کور۔

ان آرمی کوروان کے علاوہ طرابلس الغرب۔ حجاز (اور جزیرہ کریٹ۔ مترجم) مین بھی علیحدہ علیحدہ دستہ ہائے فوج ہین۔

وزارت جنگ یعنی سر عسکر براہ راست سلطان المعظم کے زیر حکم ہے جو بہ نفس نفیس فوج کے سردار اعلےٰ ہین۔ اور گرینڈ کونسل آف وار (دار شوری عسکریہ) اور کونسل آف دی گرینڈ مٹیریس آف آرٹیلری (مجلس توپ خانہ عامرہ) کی امداد سے خود اوس کی نگرانی اور انتظام کرتے ہین۔ گرینڈ ماسٹر آف آرٹیلری (افسر اعلےٰ توپخانجات) کو خود خلیفۃ المومنین مقرر فرماتے ہین اور وہ جیسا کہ وزارت جنگی کے ماتحت ہے ویسا ہی براہ راست اعلیحضرت کے زیر فرمان ہے۔ مگر اس کے عہدہ کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ تمام انجنیر اور جملہ فوج توپ خانہ اوس کے ماتحت ہین اور جس وجہ سے اوس کی قدر و منزلت تقریبًا وزیر جنگ کے مساوی ہے۔

عثمانیہ فوج پیدل ہمیشہ سے اپنی قوت مدافعت اور تیزی حملہ و شدت و عجلت بالمجارحت مین شہرہ آفاق

رہی ہے۔ دشمن پر سنگینون سے حملہ کرنے مین تو عثمانیہ انفنٹری (فوج پیدل) ایک تند و تیز سیل عظیم کے مشابہ ہے جسکی غضبناک تیزی کو صرف وہی فوج روک سکتی ہے جو طاقت مین اس سے بدرجہا زیادہ ہو اور کسی مقام یا مورچہ کی حفاظت کرتے وقت ترکی پیادہ سپاہی ہر وقت اپنی جگہہ پر چٹان کیطرح ثابت قدم ہوتا ہے انفنٹری کا ساز و سامان نہایت ہی سادہ اور اعلیٰ قسم کا ہے۔ امپیریل گارڈ کی پلٹنون کے سوا جو ذوالعوفی[1] کوٹ اور پتلون پہنتی ہین۔ باقی سب کی وردی سیاہی مائل نیلے رنگ کا کوٹ اور اسی رنگ کی پٹیان اور پتلون ہے۔ سر پر فیض دار ترکی ٹوپی پہنی جاتی ہے۔

تھوڑی مدت تک تمام فوج پیدل ساڑھے نو ملیمٹر[2] قطر کی نالی والی ماسر ری پٹینگ[3] رائفلون سے مسلح ہو جاوے گی عثمانیہ گورنمنٹ نے ۱۸۷۴ء مین ہنری مارٹنی اور رینگٹن رائفلون کیبجہہ جن سے اس وقت تک عثمانیہ افواج مسلح تھین۔ اس رائفل کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور ماسر اینڈ کمپنی کو فوج پیدل کے لیئے پانچ لاکھہ اور فوج سواران کے لیئے باون ہزار ری پٹینگ رائفلین بہم پہونچانے کا ٹھیکہ دیا جس نے ۱۸۸۸ء مین ان اسلحہ کی پہلی قسط روانہ کی اور اب تقریباً کل مطلوبہ تعداد گورنمنٹ عثمانیہ کو موصول ہوگئی ہے۔

ترکی فوج سواران کو یوروپین افواج سواران کی نسبت یہ بڑا فایدہ ہے کہ وہ بڑی آسانی سے ان لوگون مین سے بھرتی کیجا سکتی ہے جو پیدائیش سے شہسواری کے عادی ہین۔ برعکس اسکے یوروپ کی

---

[1] ذوالعوف الجیریا کے کوہستان جرجیرہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جو پھرتی اور مستعدی مین بے نظیر ہے۔ فرانس نے اس ملک کو فتح کرنے کے بعد اس قبیلہ سے چند پلٹنین تیار کی تھین۔ اور اون کی اپنی پوشاک ہی کو ان کی فوجی وردی رہنے دیا۔ کچھہ عرصہ کے بعد وہ وردی ایسی مقبول ہوئی کہ چند خاص فرانسیسی پلٹنون کی بھی وہی پوشاک وردی بنائی گئی جس کی تقلید مین امریکہ اور یوروپ کی چند سلطنتون نے بھی اپنی اپنی فوجون مین کچھہ پلٹنون کی ویسی ہی وردی کردی۔ اور وردی کے لحاظ سے وہ "ذوآوُ" یعنے ذوالعوف پلٹنین پکاری جاتی ہین + مترجم۔

[2] ملیمٹر = ۰٫۰۳۹۳۷ انچ کے +

[3] ری پٹینگ یا میگزین رائفل ان بندوقون کو کہتے ہین جن مین متعدد ۵۔ یا زیادہ کارتوس ایک دفعہ بھری جاوین اور وہ ایک ایک کرکے چلائے جاوین یعنے ان مین بار بار کارتوس نہین بھرنا پڑتا۔ کل طاقتون نے عموماً وہ رائفلین خریدی ہین جن مین پانچ کارتوس ایک دم رکھے جاتے ہین۔ بماہ جنوری ۱۸۹۶ء جس قدر ری پٹینگ یا میگزین رائفلین ابھی گودام مین رکھی ہوئی تھین وہ بھی عثمانیہ افواج مین تقسیم کر دی گئی ہین۔ چونکہ رسالہ ہذا اوس کے

دوسری طاقتون کو نہی اپنی مملکت کے ہر ایک مقام سے رنگروٹ بھرتی کرنے پڑتے ہین جو زیادہ تر تجارت یا مزدوری پیشہ اور دہقانی جماعتون سے اور کمتر ایسی جماعتون سے حاصل ہوتے ہین جن کو سواری کی مشق ہوتی ہے۔ فرانس اور جرمنی کے برخلاف جہان تین برس کی میعاد ہے ترکی سوارون کو چار سال فوجی خدمت کرنی پڑتی ہے اور اس زیادہ لمبی میعاد ملازمت سے جو فوائد مترتب ہوتے ہین اون کو ہر کوئی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ جدید ضابطۂ قواعد نے گو ان حالتون کو جن کی موجودگی مین کیولری (فوج سواران) کو کام کرنا ضروری ہو جاتا ہے ترمیم کر دیا ہے تاہم اوس نے کیولری کی وقعت مین کسیطرح سے کوئی کمی نہین کر دی۔ بیشک ریپیٹنگ رائفلون اور دور تک زد کرنے والی توپون کے زمانہ مین کیولری میدان کارزار پر پرانے طریق مین ایک جگہ جتھا باندہ کر کھڑی نہین ہو سکتی اور نہ ہی ایک بھاری تعداد مین دشمن پر بڑے بڑے زوردار حملے کر سکتی ہے مگر اس مین کوئی کلام نہین ہے کہ کیولری فوج کی آنکھ بھی ہے اور پردہ بھی ہے جسکی اوٹ مین وہ اپنی حرکات کو چھپاتی ہے اور بنابرین ایک معقول جنگی فوج کے لیئے کثیر کیولری کا ہونا لابدی ہے۔ ترکی کیولری مین پانچ پانچ سکوڈرنون (رسالون) کی ۳۵ رجمنٹین ہین۔ یہ تعداد ٹرکی کی جنگی حیثیت کو برقرار رکھنے کیلئے بادی النظر مین تھوڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر سلطان المعظم کو اپنی جان نثار رعایا کے جوش حب الوطنی کی طفیل ایسا لٹکا ہاتھ آگیا ہے کہ وہ اپنی فوج سواران کو جنگ کے وقت دوگنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہین۔ عثمانیہ کیولری کے اسلحہ خفیف سی خمدار تلوارین اور چھوٹی نالی کی رائفلین ہین۔ چند رجمنٹون کے پاس نیزے بھی ہین اور ہر ایک امر سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ باقیماندہ رجمنٹون مین بھی وہ تقسیم کیئے جاوینگے۔ سوارون کی وردی یہ ہے۔ سیدھا سادہ کوٹ جس مین بٹنون کی صرف ایک قطار ہے۔ خاکی رنگ کی پتلون اور جرمنی کی ساخت کے بوٹ۔ گھوڑے عموماً ترکی۔ ایرانی نسل کے یا دوغلے عربی ہین۔ اون کے قد چھوٹے۔ جسم نازک اور پتلی ٹانگین ہین۔ مگر وہ نہ صرف چست و چالاک اور جفاکش ہی ہین بلکہ نہایت ذہین و بیحد اصیل بھی ہین۔

میدانی توپخانہ مین چھ چھ توپون کی ۲۵۲ باٹریان اور کوہی آرٹیلری مین بھی چھ چھ توپونکی ۵۶ باٹریان ہین۔ میدانی یا قلعون کے توپخانے بمعہ توپون اور جمیع لوازمات کے مقام ایسن (واقع پرشیا) کے کارخانجات کرپ سے آتے ہین۔ مگر انہی نمونون کی چند توپین قسطنطنیہ کی توپخانہ عامرہ سے بھی تیار ہوئی ہین۔ کوہی باٹریان اپنی عجیب وغریب صناعی اور ساخت کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ مصنف نے ۱۸۹۵ء کے شروع مین لکھا تھا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸ - اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت سے بعد جو مزید حالات اسبارہ مین معلوم ہوئے ہین اون کو ناظرین کی آگاہی کے لیئے اخبار وکیل امرتسر سے یہان بجنسہ درج کر دیا جاوے :-

(منقول از وکیل ۳ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

ترکی افواج - افواج روم کے متعلق اکثر اخبارات مین آجکل عجیب و غریب رپوٹین مشتہر ہو رہی ہین - اور خاصکر ہمارے مکرم و معظم مرزا حیرت صاحب نے صرف آبنائے ڈارڈنیلز پر ۷۰٫۵ لاکھہ ترکی افواج کی موجودگی بحوالہ انسائیکلوپیڈیا (یہ نہین بتایا کونسا؟) ظاہر کی ہے اس لیئے سب سے پہلے ہم یہ بتا کر کہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مین (جو سب سے مستند و معتبر انسائیکلوپیڈیا ہے) تمام جملہ ترکی افواج کی تعداد دس لاکھہ لکھی ہوئی ہے - والاینڈ کی ایک نہایت ہی معتبر پرچہ سے عثمانیہ افواج کی تعداد ملاحظہ ناظرین کیلیئے درج کرتے ہین جس سے افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے قول کی تصدیق نہین ہو گی - مگر خداوند کریم کی بارگاہ مین ہم دل سے دعا کرتے ہین کہ وہ سلطنت علیہ عثمانیہ کو وہی طاقت و عظمت عطا فرماوے جسے ہمارے مکرم دوست جوش ہمدردی اور رفاقتی کے سبب قوم ہونیکی وجہ سے اس وقت فی الواقعہ موجود سمجھہ رہے ہین - اور مرزا صاحب اور کل دنیاے اہل اسلام کی دلی آرزو کو اونکی اسلامی سلطنت کی بہہ وجوہ مضبوط کرنیسے پورا کرے لیکن سردست ہم مرزا صاحب یا اپنے دیگر مسلمان بھائیون کو خوش کرنیکے لیئے حق الامر کو چھپانا نہین چاہتے - اس سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نہ نکالین کہ سلطنت عثمانیہ فوجی طاقت کے لحاظ سے کمزور ہے اور مرزا صاحب اسکی کمزوری کو چھپا رہے ہین نہین یہ بات نہین جنگی طاقت اس وقت بھی ترکون کی کچھہ کم نہین - اور جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنے کسی مضمون مین تحریر فرمایا ہے وہ ساری روس کی دنیا کی اور جس طاقت کا نام لو اوس کو بھی جنگ مین مغلوب کرنیکے لیئے کافی ہین - اور اعلیحضرت امیر المومنین کی ظل عاطفت مین بعد جنگ کے بعد دوسرے صیغون کی طرح اسمین بھی وہ نہایت حیرت انگیز ترقی کی اور کر رہے ہین اصل بحث صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اونکی موجودہ نفری کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے اور بہا اوسپر سہو ہوتا ہے - ورنہ کون نہین جانتا کہ سلطان المعظم کی عمر مین خداوند کریم نے برکت دی اور وہ بیرونی حملون اور اندرونی [illegible] سے بچے رہے تو اور دس پندرہ برس مین ۷۰٫۵ لاکھہ تو اعداد افواج در دنیال پر تو نہین لیکن کل ملک عثمانیہ مین ضرور موجود ہو جاویگی بلکہ تمام سلطنت عثمانیہ کے کل مسلمان مرد جدید فوجی قانون کی تفصیل سے اور فنون جنگ سے پورے ماہر ہو جاوینگے - اسوقت تو کل مسلم ذکور کی تعداد جنکی عمر ۲۰ اور ۴۵ برس کے درمیان ہو مشکل سے پچاس لاکھہ کے قریب ہے - اس تمہید کے بعد ہم اخبار مذکور کا اقتباس درج کرتے ہین :-

"سلطنت عثمانیہ کی بری افواج کی تعداد جو جنگ مین شامل ہو سکتی ہے تقریباً ساڑھے سات لاکھہ ہے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے فوج پیدل کی ۴۴ بٹالینون مین تقریباً ۵۸۳۰۰۰ (۵۸۳٬۰۰۰ - ایڈیٹر) فوج سوارون کی ۲۰۲ دستون مین ایک از پچاس ہزار (۵۵۳۰۰ - ایڈیٹر) فوج توپخانہ فوج سوارون کے برابر ہے (۵۴۷۲۰ - ایڈیٹر) اور توپون کی تعداد تقریباً ۱۴۰۰ ہے (۱۳۵۶ - ایڈیٹر) ۴۰۰، انجنیئر ہین جنکی ۳۴ کمپنیان ہین ان مین سے چار تلغراف کمپنیان ہین اور چار تار پیڈو کمپنیان - ان تمام فوجون مین تقریباً ترک ہی بھرتی ہین - خانہ بدوش عرب اور کرد عموماً جنگی خدمت سے پہلو تہی کرتے ہین (بقول مضمون نگار گویہ دونون قومین باقاعدہ فوج نظام مین بھرتی ہونے سے گریز کرتی ہون مگر ایسے مجمل طور پر بیان کرنیکی جیسا کہ اوس نے کیا ہے بالتفصیل یہ بتا دینا چاہیئے تہا کہ سلطان المعظم نے ان دونون قومون سے ... اکر حمیدیہ یعنی ملیشیا فوج سواران کی ایک سو پلٹن تیار کرنیکی تجویز کی ہوئی ہے جنمین سے ۶۰ مکمل ہو چکی ہین اور ۶۰ ہزار سے ... ایڈیٹر) ...

حاضر کر برابر قواعد سیکھتے ہین - اور عربون کے رسالے بھی برابر تیار ہو رہے ہین - یہ فوج ملیشیا تعداد مندرجہ بالا مین شامل نہین اور نہ ہی قلعون کے توپخانے اور توپچی مندرجہ بالا شمار مین شامل ہین - انکی ۱۲۲ کمپنیان ہین جن مین تقریباً ۱۱سو توپین ہین - اڈیٹر وکیل ، عیسائی بھرتی نہین کئے جاتے اور ان سے جنگی خدمت کے عوض ایک ٹیکس ۵۰ پونڈ کا ، وصول ہوتا ہے - جدید قانون کے روسے کل مسلمانون پر بیس برس کی عمر مین جنگی خدمت لازمی ہے - اور وہ چالیس برس کی عمر تک داخل افواج قاہرہ رہتے ہین - پہلے چھہ برس فوج نظام مین - دوسرے آٹھہ برس فوج ردیف مین اور پچھلے چھہ برس فوج مستحفظ مین جو سوائے جنگ کے اپنے ضلع سے باہر طلب نہین کیجا سکتی - چھہ لاکھہ فوج پیدل مندرجہ بالا سے نصف کے قریب فوج ردیف مین ہے - مگر ردیف کو امن کی حالت مین بھی اکثر طلب کر لیا جاتا ہے اور انکی ضلاع سکونت سے دیگر ضلاع مین بھیجدیا جاتا ہے (جیسے یہ آرمینیا کا فساد فرو کرنے کے لیے طلب کیگئے تھین - اڈیٹر) پیدل فوج نظام مارٹینی ہی باڈی رائفل اور چودھارے سنگینون سے مسلح کیگئی ہے - مگر اب انکے پاس میگزین رائفلون کا کافی ذخیرہ ہے - مگر فوج ردیف میدان جنگ مین غالباً سابق الذکر رائفلون سے مسلح ہو کر شامل ہوگی لڑائی کے وقت ہر ایک سپاہی کافی گولی بارود اپنے پاس رکھتا ہے - اور گاہ گاہ ایک سپاہی کے پاس اڑہائی اڑہائی سو کارتوس ہوتے ہین - ہر ایک سوار کے پاس کاربین (چھوٹی نالی کی بندوق) ریوالور اور تلوار ہے اور چند رجمنٹون کے سوار نیزون سے بھی مسلح ہین میدانی اور سیی توپ خانہ مین کل کی کل توپین کرپ قسم کی ہین جن مین سے اکثر نئی طرز کی ہین - اور کوہی باٹریون مین کچھہ کرپ قسم کی ہین اور کچھہ وہائیٹ ورتھہ قسم کی - یہ عظیم الشان فوج کل سلطنت عثمانیہ مین پھیلی ہوئی ہے - اور چھہ فوجی اضلاع پر منقسم ہے جن کو اردو کہتے ہین پہلے اردو کا صدر مقام قسطنطنیہ ہے - دوسرے کا اڈریانوپل - تیسرے کا مناستر - چوتھے کا ارزن گیہان - پانچوین کا دمشق چھٹے کا بغداد - اور ایک ساتوان اردو بھی ہے جس کا صدر مقام صنعا واقع یمن ہے - مگر اسمین سپاہی دیگر ضلاع سے بھرتی کیئے جاتے ہین - اور ماسوا ازین ٹرپولی اور کریٹ مین بھی فوج مقیم ہے اور فوج کی ان محارب اقسام کے سوا اور بھی کئی شاخین ہین جنمین سے ملیشیا فوج عساکر حمیدیہ کا مختصر اشارہ ہم اوپر کر چکے ہین - اڈیٹر) ہر ایک اردو مین جو دو دو ڈویژنون کا ایک ایک آرمی کور ہے خود اپنا اکسرٹے سٹاف اور سامان بار برداری (گھوڑے وچھکڑے وغیرہ) رکھتا ہے میڈیکل ڈپارٹمنٹ مین سرجن اور اپاتھیکری بکفائیت موجود ہین - اور ہر ایک آرمی کور مین چھہ چھہ جرنیلون اور دیگر افسرون کا معہ ایڈی کانگون و دیگر متعلقین کے اپنا اپنا سٹاف ہے - اجتماع فوج کا انتظام اور طریقہ بالکل مکمل ہو چکا ہے اور ایک ایک مین اسلحہ اور وردیونکا نہایت کافی ذخیرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے اور اگرچہ کل سلطنت مین عموماً اور ایشیائی حصص مین بالخصوص آمد و رفت کے رستے عمدہ نہین ہین مگر پھر بھی یہ عام یقین ہے کہ کل فوج چند ہی ہفتون مین جہان ضرورت ہو جنگ کیواسطے بہمہ وجوہ تیار اکٹھی کیجا سکتی ہے؛

بحری فوج کا اخبار مذکور کے مضمون نگار نے کوئی ذکر نہین کیا - اس لیئے ہم مجملاً یہان بتا دینا مناسب سمجھتے ہین - عثمانیہ بحری فوج مین اختتام جنگ کے بعد ۱۸۷۸ء مین پندرہ بڑے آہن پوش ۸ چھوٹے آہن پوش جہاز اور ۵۴ سٹیمر تھے اور ۲۰ ہزار ملاحین اور تین ہزار بحری سپاہی بھی - اب آجکل ۸ بڑے آہن پوش اور ۱۳ چھوٹے آہن پوش وسٹیمر اور ۵۲ تارپیڈو کی کشتیان ہین اور بحالت امن ۱۵۰۰۰ بحری سپاہی متعین رہتے ہین - یہ تعداد جنگ کیوقت بحری افواج ردیف کے شامل کرنیسے پچاس ہزار کے قریب پہونچ جاتی ہے - بحری نوکرین سپاہی کو آٹھہ برس ایکٹو ملازمت کرنیکے بعد ردیف مین بھیجا جاتا ہے - پچھلے سال سرکاری کارخانہ میر بحری مین عام جنگی خدمت کے لیئے چار آہن پوش جہازات عبد القادر[۱]

۱ - اس جہاز کی طاقت اور وزن وغیرہ کا اندراج جدول آہن پوشان مین ہو چکا ہے؛

خداوندگار۔ رماف اور عمدۃ البحر۔ اور خاص بحیرہ قلزم کے لیے چھ گنبوٹ کسکاف بیتق شدہی۔ نصر حضرا۔ بارک ظفر۔ اور پلنگ دریا اور ایک تفریحی کشتی خاص سلطان المعظم کے لیے موسومہ شرفیہ[1] تیار ہوئی۔ اور علاوہ ان کے اس مد کے سرکاری کارخانہ مین ایک سوداگری کمپنی کے لیے چار جہاز دخانی تیار ہوئے۔ اس ایک برس کی کارگذاری سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ گو اس شاخ مین بڑی دھیمی چال سے ترقی ہو رہی ہے مگر سلطان المعظم اس کیطرف سے غافل نہین ہین ؛

(منقول از اخبار وکیل مطبوعہ ۲۴ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت

مسئلہ آرمینیا کے زیادہ طول پکڑ جانیکی وجہ سے پچھلے دنون یعنی تنازعات وینیزولا وغیرہ کے چھڑنے سے کچھ عرصہ پہلے انگلستان اور ترکی مین جنگ ہو جانیکا عام اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور پبلک کل یورپ مین سلطنتون خصوصا سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت معلوم کرنے کی بہت کچھ مشتاق ہو رہی تھی۔ چنانچہ لنڈن کے ایک مشہور و معروف پرچہ گلوب نے دول یورپ کی افواج پر سلسلہ وار علیحدہ علیحدہ مضمون لکھے جن مین سے ترکی افواج کے متعلق ہم اپنے کسی پرچہ مین اقتباس کر چکے ہین۔ ہمارہ مین صرف ہی اخبار کی تحریرون پر ہی اکتفا نہین کیا گیا بلکہ شاہی توپ خانہ کے کپتان سی۔ ای کالویل صاحب نے بھی گورنمنٹ اور پبلک کی آگاہی کیلئے سرکاری محکمہ خبر رسانی مین ترکی افواج پر ایک رسالہ بڑی تحقیق و تدقیق سے تیار کیا ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عام جنگی خدمت لیے جانیکا قاعدہ ترکی مین ۱۸۸۰ء سے جاری ہوا ہے۔ سلطنت عثمانیہ چھ جنگی اضلاع پر (باستثنا جنگی اضلاع مین طرابلس غربی و کریٹ) منقسم ہے جن مین سے ہر ایک مین ایک ایک آرمی کور (حصہ فوج) فوج نظام کا اور دو دو آرمی کور فوج ردیف کی ہین۔ ان آرمی کورونکے علاوہ ایسے جوانونکی تعداد بھی بہت ہے جنکی عمر ابھی چالیس سال سے کم ہے مگر فوج نظام و ردیف مین اپنی میعاد پوری کر چکے ہین اور جنگ کیوقت پھر طلب کیے جا سکتے ہین ان آزمودہ کار جوانونکی تعداد ہر ایک جنگی ضلع مین اڑہائی لاکھ سے پانچ لاکھ تک ہے جو سب کے سب ابھی عین شباب کے عالم مین ہین۔ حالانکہ بہت سے علاقے اور جماعتین بھی فوجی خدمت سے بری رکھی گئی ہین۔ فوج کیلئے گویا در اصل نصف حصہ آبادی سے رنگروٹ بھرتی کیے جاتے ہین قسطنطنیہ۔ بیرا۔ سقوطرا کے مسلمان باشندے اور مشرقی ایشیاء کے کرد فوجی خدمت سے سبکدوش ہین اور اسیطرح سے عرب مجمع الجزائر۔ البانیا اور طرابلس کے مسلمان بھی فوج مین شریک نہین ہوتے۔ تمام عیسائی پہلے ہی سے فوجی ملازمت سے آزاد ہین اور اسکے عیوض ۳½ شلنگ (۳½ روپیہ) سالانہ کے قریب ٹکس ادا کرتے ہین۔ اس ٹکس یعنے بدل عسکریہ سے تمام عورتین اور ۲۰ برس سے کم اور ۶۰ برس سے زائد عمر کے مرد مستثنی ہین۔ گویا ہر ایک عیسائی مرد کو جو ۴۰ برس سے زیادہ عمر تک زندہ رہے صرف ۲۰ × ۳½ = ۷۰ روپیہ اپنی تمام عمر مین ادا کرنے پڑتے ہین لیکن اب سے چند برس پہلے اگر کوئی مسلمان فوج نظام کی پنجسالہ خدمت سے بھی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو اسے یکمشت ۹۰ پونڈ (۱۸۰۰ روپیہ) اور اسکے بعد اگر فوج ردیف اور ملیشیا کی پندرہ سالہ خدمت سے بھی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو اور ۱۵۰ (۳۰۰۰ روپیہ) یعنے جملہ بیس سال کی فوجی خدمت کے بدل مین ۴۸۰۰ روپیہ ادا کرنے پڑتے تھے جائے غور ہے کہان ۷۰ روپیہ اور کہان دو سو کم پانچہزار روپیہ۔ ناظرین حیران ہونگے کہ عیسائیونکے ساتھ باوجود اس قسم کی رعایتون اور نیک سلوکون کے کیے جانے کے بعض بیشرم اور متعصبین کس منہ سے ترکی گورنمنٹ کو کمینونکی طرح سے گالیان دیتے اور طعون کرتے ہین۔ ترکی کے مسلمانونکو دیکھو کہ ۱۸۸۰ء سے موجودہ سلطان نے انکے لیے جنگی خدمت قطعا لازمی کردی ہے جس سے وہ کسی بدل پر بھی آزادی حاصل نہین کر سکتے اور ان کو بہ کیف اپنی گورنمنٹ اور ملک کیلئے اپنے خون اور جسم اس ٹکس مین

[1] یہ کشتی ۲۰ اپریل ۱۸۹۵ء کو سمندر مین اتاری گئی۔ یہ خاص اعلیحضرت کے استعمال کیلئے بنائی گئی ہے اسکا طول ۵۰ فیٹ عرض درمیانی ۱۳ فیٹ وزن ۵۵ ٹن طاقت اسپ ۴۰۰ اور رفتار ۱۳ میل فی گھنٹہ ہے ؛

دینی پڑتے ہین بخلاف اسکے یہ عیسائی کا قران نعمت ہین کہ صرف ۱/۲ ۲ روپیہ سال دیکر نہایت بیفکری اور امن چین سی بنج بیوپار محنت مزدوری کہیتی باڑی کرتے ہین اور کوئی یہ پوچھنے والا نہین کہ تمھارے منھہ مین کے دانت ہین۔ ہر مسلمان پر اسکی عمر کا اکیسوان سال شروع ہوتے ہی فوجی ملازمت لازمی ہو جاتی ہے جسکے پیچھے وہ چھ برس فوج نظام مین رہتا ہے آٹھ برس ردیف مین اور باقی چھ برس فوج مستحفظ مین۔ ہر ایک آرمی کور مین چھ رجمنٹین ہو ادونکی ۱۲ بٹالینین فوج پیدل کی اٹھارہ توپین پیسی توپخانہ کی اور ۲۷ توپین میدانی توپخانہ کی ہوتی ہین مقدونیا کی آرمی کور مین (جسکا صدر مقام مناستر ہے) دوسرے اضلاع کی آرمی کورونکی نسبت ایک رجمنٹ فوج سواران ۳ رجمنٹ فوج پیدل۔ ۳ باتریان میدانی توپخانہ کی اور ۴۲ باتریان کوہی توپخانہ کی زیادہ ہین یا یہ سپاہ پہلی تیسری اور ساتوین آرمی کور ہن سے حاصل کیگئی ہے ہر ایک آرمی کور کی ساتھ فوج توپخانہ کا جو حصہ ہے اسمین تیس باتریان یعنی ۱۸۰ توپین میدانی اور سپی توپخانونکی اور چھ باتریان یعنی ۳۶ توپین کوہی توپخانہ کی ہین جو سب کے سب قسم کی ہین یعنی توپخانون مین ۹۹۳ / ۲ انچ قطر کی میدانی توپخانون مین ۴۲ / ۳ انچ قطر کی توپین ہین اور کوہی توپخانہ مین ۲۰۵ / ۲ انچ قطر کی توپین ہین میدانی جلد جلد چلنے والی سیکسم نارڈن فلٹ توپین بھی اب عثمانیہ توپخانہ مین اضافہ کیگئی ہین۔ ہر ایک رجمنٹ سواران مین ۵ سکواڈرن اور ہر ایک سکواڈرن مین ۵ افسر ۴۲ نن کمیشنڈ افسر۔ ۱۱۲ سوار اور ۷ اہلکاری نعلبند وغیرہ ہین یعنی پوری رجمنٹ مین ۳۰ افسر اور سوار اور ۵۷۰ زین بند اور ۶۰ بارکش گھوڑی ہین یہ سب مع ماؤسری ٹیپنگ کاربین تلوار اور ریوالور سے مسلح ہین اور ہر ایک ڈویژن اور ہر ایک ڈویژن آف کیولری (حصہ فوج سواران) مین ایک ایک رجمنٹ نیزون سے بھی مسلح ہے۔ نظام فوج پیدل مین ۴۸ بٹالینین ہین جنمین دو بٹالینین البنی ذوالعنونکی۔ دو عربی ذوالعنونکی تین آگ بجھانے والونکی پندرہ نشانہ بازونکی اور ایک سرحد مانٹی نیگرو کے سپاہیونکی بھی شامل ہین۔ ہر ایک بٹالین مین چار کمپنیان اور چھ سو سے لیکر آٹھ سو تک سپاہی ہین۔ چار بٹالینونکی ایک رجمنٹ ہوتی ہے جس مین بٹالین کمانیرون اور اونکے اسٹافون کے ایک کرنیل۔ ایک لفٹنٹ کرنیل اور ایک ایجوٹینٹ میجر ہوتا ہے۔ فوج پیدل ماؤسری ٹیپنگ رائفلون سے جن کا قطر ۳/۱۰ انچ ہے مسلح ہے۔ اور جن مین سخت فولاد سے منڈھی ہوئی سیسہ کی گولیان بھری جاتی ہین اور روئی کا بے دود بارود استعمال کیا جاتا ہے سنگین وہی پرانی طرز کا تلوار کی شکل کا ہے جسکا طول ۱/۲ ۱۸ انچ ہے اور جس سے ۱۸۷۷ء کی جنگ مین ترکون نے ہزارون روسیون کو ڈھیر کیا تھا۔ ترکی افسرون کو اعلی تعلیم ملتی ہے جو لڑکے سپاہی پیشہ بننا چاہتے ہین انکی ابتدائی تعلیم کیلیے سلطنت کے مختلف حصون مین ۲۸ پریپیریٹری سکول (اعلی تعلیم کیلیے تیار کرنیوالے مدارس) موجود ہین جنمین لڑکون کو ۱۴ برس کی عمر تک مفت تعلیم دیجاتی ہے اور بعد ازان وہ جنگی کالجون مین جنکی تعداد ۹ ہے داخل ہوتے ہین۔ اور سترہ برس کی عمر تک وہان تعلیم پاکر فوج پیدل یا فوج سواران کے مدارس مین یا اوس مدرسہ مین جو سائینٹفک کور (عالمانہ فوجی جماعت) کیلیے مخصوص ہے داخل ہو جاتے ہین ان سکولون مین ۴ سو اور ۵ سو کے درمیان سب الٹرن (لفٹنٹ سے چھوٹا عہدہ دار) سالانہ افواج پیدل و سواران مین بھرتی کیے جاتے ہین۔ اور ایک سو فوج توپ خانہ مین۔ ان مدارس مین جرمنی یا روسی زبان لازمی ہے اور کئی سب الٹرن آخری امتحان پاس کرنے پر جنگی تعلیم کی تکمیل کیلیے جرمنی فوج مین بھیجدیے جاتے ہین۔

ترکی فوج سواران یوروپ کی تمام دوسری سلطنتونکی افواج سواران پر سپاہیون اور گھوڑون دونون کے لحاظ سے بہت بڑی فوقیت رکھتی ہے۔ اور اگرچہ فوج نظام مین کیولری کی تعداد چندان زیادہ نہین مگر سلطان روم نے کردون اور عربون کو عساکر حمیدیہ نام ملیشیا فوج سواران مین بھرتی کرنیسے اسکی تعداد کو تگنا چوگنا کر دیا ہے۔

باعث واقعی خاص تذکرہ کے مستحق ہین۔ توپ۔ گاڑی اور پہیون وغیرہ کا ڈھانچ اور گولہ بارود چار خچر ان اوٹہاتی ہین اور ان پر سے آتارنے اور توپ کو پہر درست کرنے مین دو منٹ بھی نہین صرف ہوتے ہین۔ توپ خانہ کی وردی یہ ہے سیاہی مایل نیلے رنگ کا چغہ جس مین سیاہ بٹن لگے ہوئے ہین خاکی رنگ کی پتلون اور بوٹ۔

کیولری (فوج سواران) اور آرٹیلری (فوج توپ خانہ) انفنٹری (فوج پیدل) کیطرح فیض نہین پہنتین۔ بلکہ سیاہ بالون کی قلپاق پہنتی ہین جو اس ٹوپی کی مانند ہے جو ۱۸۷۰ء سے پہلے فرانس شاسیر (سواران) سبک سیر) اور ہزار (سوار) پہنتے تھے۔ جماعت افسران ماتحت افسرون اور قمبرخانہ اور پنکالڈی کے مدارس حربیہ کے طالب علمون سے بھرتی کیجاتی ہے۔ قمبرخانہ کا مدرسہ توپ خانہ کے لیئے ہے اور دوسرے متعلم کا انفنٹری۔ کیولری اور سٹاف کے لیئے۔

پچہلی جنگ تک ٹرکی مین کوئی جنرل سٹاف (زمرہ عہدہ داران جنگی) موجود نہین تھا اور واقعی اوسکی عدم موجودگی کو بھی جنگ مذکور کے افسوسناک نتیجہ کی ایک حد تک وجہ قرار دے سکتے ہین۔ مگر خداوند کریم سلطان عبد الحمید کا بھلا کرے اونکی توجہ سے یہ کمی پوری ہوگئی ہے۔ ۱۸۹۴ء سے مدرسہ نپکالڈی مین افسران سٹاف تیار کرنے کے لیئے ایک جماعت کہولدیگئی ہے جو جرمن وار اکیڈیمی (جرمن کا مدرسہ حربیہ) اور فرانس سوپیریئر وار کالج (اعلیٰ جنگی کالج) کے ہم پلہ ہے۔

آرٹیلری اور انجینرنگ سکول مین طالب علم پندرہ برس کی عمر مین داخل ہوکر چار برس ابتدائی درجہ مین۔ اور دو برس اعلیٰ درجہ مین تعلیم پاتے ہین۔ جس کے بعد ان کو سب آلٹرن کا رتبہ ملجاتا ہے۔ اور انتہائی تعلیم پر ایک برس اور خرچ کرنے سے وہ لفٹنٹ ہوکر کالج سے باہر نکلتے ہین۔

مدرسہ نپکالڈی مین طلبا تین برس پڑہنے کے بعد انڈر لفٹنٹ (نایب لفٹنٹ) کا عہدہ پاکر باہر نکلتے ہین۔ لیکن سب سے اچھے اور لایق طالب علم جو زمرہ افسران سٹاف کے لیئے موزون ہوتے ہین کالج مین اور تین برس ٹھہرتے ہین جنکے بعد وہ کپتان ہوکر تعلیم سے فارغ ہوجاتے ہین۔

ان دونون عظیم الشان کالجون کی ترکیب و ترتیب ایسی کامل ہے کہ کتابی اور عملی تعلیم اور مشق و قواعد کے متعلق کسی بات کی کسر باقی نہین رہ جاتی۔ اور مزید برآن غیر زبانون کے سکہانے مین ان کالجون مین اسقدر کوشش کیجاتی ہے کہ دوسرے ملکون کے کالج اسبارہ مین ان کا بالکل مقابلہ نہین کرسکتے۔

قمبرخانہ اورنیکالڈی کے مدارس کے ماتحت ایڈریانوپل۔ مناسطر۔ بروصہ۔ ارض روم۔ دمشق۔ بغداد اور باسفرس کے ایشیائی ساحل پر مضافات قسطنطنیہ مین ابتدائی مکاتب حربیہ موجود ہین جن مین سے موخرالذکر ایک برگیڈیر جنرل کے اور باقی لفٹننٹ کرنیلون یا صدر افسران پلاٹن کے زیر نگرانی ہین انمین طلبا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے اور تین برس وہان تعلیم پاتے ہین ÷

بحری فوج

اگرچہ عثمانیہ بحری طاقت نے ۱۸۹۷ء کی جنگ مین نہایت ہی قابل داد و تحسین کارروائی کی تھی لیکن پھر بھی جنگ مذکور کے پرورد نتیجہ نے اوس مین کسیقدر ابتری ڈالدی تھی اور جیسی کہ بری فوج از سرنو درستی کی محتاج ہوگئی تھی ویسے ہی اوس کی درستی بھی ضروری ہوگئی تھی۔ یہ درستی سلطان المعظم کی اُس دوراندیشی اور استقلال سے جنکو وہ اپنی تمام اصلاحی تجاویز کو تکمیل تک پہونچانے کیلیے کام مین لاتے ہین اب مکمل ہوگئی ہے اور اوس کو زیرعمل لانے کی تفصیلی سکیم مین صرف آخری تکمیل کانٹے جڑنے باقی رہ گئے ہین جو اصلی تجاویز کے صرف معمولی امدادی مدارج ہین ۱۸۹۴ء کے پچھلے سرکاری نقشہ کے مطابق عثمانیہ بحری طاقت مین آج مندرجہ ذیل جہازات ہین:-

آہن پوش[۱] سات فرائگیٹ جہاز تین شاہنشاہی یاٹ (تفریحی جہاز) تین پان ٹون جہاز اور

[۱] سلطان المعظم کی بحری فوج کا کچھ بیان ضمناً صفحہ ۱۷ کے نوٹ مین ہوچکا ہے جس مین ان جہازات کے نام بھی بتادیے گئے ہین جو ۱۸۹۴ء مین ترکی کے کارخانون مین تیار ہوے تھے ۱۹۰۱ء مین ترکی کارخانہ میر بحری نے علاوہ اون چند کشتیون کے جو وزن مین ایک ایک سو ٹن سے کم تہین۔ چار تجارتی چھوٹے چھوٹے جہاز تیار کیے جن سب کا ۱۵۰ ٹن وزن تھا۔ اور چھ جنگی جہاز تیار کیے جن کا مجموعی وزن ۲۳۰۰ ٹن ہے۔ خلیفۃ المومنین پر مخالفین اکثر یہ اعتراض .... کرتے ہین (ایک سب سے بڑے معترض مسٹر سٹیڈ اڈیٹر ریویو آف ریویوز کے مضمون کا ترجمہ بجنسہ اخیر پر بطور ضمیمہ بڑہا دیا گیا ہے) کہ اونہون نے عثمانیہ بحری طاقت کو بڑہانے کیطرف کوئی توجہ نہین کی بلکہ جو آہن پوش جہاز پہلے ہی سے موجود ہین اون کو بھی عدم استعمال اور بے توجہی سے بیکار یا قریباً بیکار کردیا ہے اور اسکی وجہ وہ یہ بتاتے ہین کہ جب سے سلطان عبدالعزیز مرحوم اور سلطان مراد کے معزول کرنے مین بیڑہ جہازات سے سلطان مذکور کو ڈرانے کا کام لیا گیا تھا تب ہی سے وہ اوسکی طرف سے بدگمان ہوگئے ہین اور نہین چاہتے کہ اس آقاکش بیڑے کو جو سلطان مرحوم کے دہمکانے کیلیے اون کے محل پر گولہ باری کرنے کو باسفرس مین آکھڑا ہوا تھا۔ کوئی رونق یا تقویت دین۔ مگر یہ سب ناقص دلیلین محض اون کے اپنے دماغون کا اختراع ہین۔

اکیس تارپیڈو کی کشتیان (یہ تعداد واقعی دگنی ہوگئی ہے) اور نارڈن فلٹ طرز کی دو سطح آب کے نیچے چلنی والی کشتیان۔ ان سب کا مجموعی وزن ۷۶۹۹۶ ٹن اور مجموعی اسپی طاقت ۳۹۹۴۶۱ ہے اور ان پر ۶۰۳ کرپ۔ آرمسٹرانگ اور نارڈن فلٹ قسم کی توپین چڑہی ہوئی ہین۔ اور ۲۰۴۴۵ آدمی اور ۵۰۵ افسران پر مامور ہین چوبی جہاز اور سٹیمر تین فراگیٹ جہاز۔ سات کارویٹ قسم کے جہاز۔ بارہ مسلح

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۰ - برخلاف اس کے نہ صرف پرانے جہاز ہی عمدہ حالت مین رکہے ہوئے ہین۔ بلکہ وہ اپنے دوران حکومت مین حمیدیہ اور عبدالقادر نام کلان آہن پوش جہازات جنگی بیڑے مین شامل کرچکے ہین۔

اصل بات یہ ہے کہ بحری طاقت کو آہن پوشون سے بڑھانا زرخطیر کا صرف چاہتا ہے۔ ایک ایک آئرن کلیڈ پر دو ڈھائی کروڑ روپیہ صرف پڑتا ہے اور ٹرکی کی مالی حالت ایسے خرچون کو ابہی برداشت نہین کرسکتی۔ علاوہ برین بڑے بڑے آہن پوشون کی صرف اوسی سلطنت کو ضرورت ہوتی ہے جو کالونیل (ایسے دوردراز مقبوضات رکہنے والی جہان براہ سمندر جانا پڑے) کالونائیزنگ (موصوف بصفت بالا مقبوضات اور نوآبادیان حاصل کرنے والی) یا تجارتی سلطنت ہو۔ تاکہ وہ ان مقبوضات یا اپنے تجارتی جہازات کو دشمنون کی دستبرد سے بچا سکے برعکس اس کے ایسی سلطنت کو جس کے نہ ایسے مقبوضات ہون اور جو نہ خود ہی ایسے موقع پر واقع ہو کہ اوسے دشمنون کے بحری حملے کا اندیشہ ہو۔ بحری طاقت رکہنے کی ضرورت ہے اور نہ وہ عملداری ساحل کی عدم موجودگی کے باعث اوسے قایم کرسکتی ہے۔ اس قسم کی سلطنتین بہت ہی کم ہین۔ مگر ہین ضرور۔ جیسے افغانستان۔ سوٹزرلینڈ حبش۔ ٹرنسوال وغیرہ۔ لیکن ان دونون قسمون کے ماسوا چند ایسی سلطنتین بھی ہین جن کے ماتحت مقبوضات بعیدہ تو نہین۔ مگر اون کے کسی نہ کسی جانب سمندر موجود ہے اور اس کے رستہ اون کے سواحل پر دشمن حملہ کرسکتا ہے۔ اس لیے ان کو اپنی سواحل کی حفاظت لازمی ہے اس غرض کے لیے بڑے بڑے آہن پوشون کی احتیاج نہین ہے۔

سب سے بڑہ کر خشکی پر اون وسایل کی موجودگی کی ضرورت ہے۔ مثلاً ریلوے اور عمدہ سڑکین۔ جو فوج کو اندرون ملک فوراً دشمن کے ساحل پر اپنی فوج کے اتارنے کو روکنے کے لیے مقام مطلوبہ تک پہونچا سکین۔ اور ثانیاً بنادر کی مورچہ بندی اور قلعہ بندی کی ضرورت ہے۔ ثالثاً تارپیڈون سے کنارہ ساحل اندر بندرگاہون کے ناکون کو محفوظ کردینا۔ اور رابعاً حفظ ماتقدم اور دشمن کی حرکات وسکنات کو دیکھتے بہالتے یا اپنی ساحلی تجارت کو بحری قزاقون سے بچانے کے لیے چہوٹے چہوٹے مگر تیز رو جہازون کا ہونا لازمی ہے۔ یہ چیزین تو ایسی ہین کہ ان کے بغیر کوئی سلطنت اس قسم کی اپنے تئین محفوظ نہین سمجھہ سکتی۔ رہی یہ بات کہ وہ صرف بچاؤ کے پہلو پر رہنے کو اپنی ہتک سمجھتی ہو اور اس مین اپنا فخر جانتی ہو کہ دشمن کا کہلے سمندر مین رودررو مقابلہ کرے تو اگر اوسکی مالی حالت اوسے اجازت دیتی ہو

حفاظت سواحل کے جہاز۔ اٹھارہ شونر قسم کے جہاز۔ جملہ چالیس جہازات جنکا مجموعی وزن ۴۰۹۱۲ ٹن اور مجموعی طاقت اسپی ۳۱۲۹۱ گھوڑونکی ہے۔ اور انپر ۳۱۸ توپین مختلف جسامت کی چڑہی ہوئی ہین اور ۴۵۴۷۔ آدمی اور ۵۹۶۔ افسر مامور ہین۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۱ ۔ اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اس مطلب کیلیئے اوس کے پاس روپیہ بچ رہتا ہو تو وہ اپنی بحری طاقت مین جتنے کلان حجم کے آیرن کلیڈ چاہے بڑھالے اوس کو کوئی برا نہین کہتا مگر اسراف ضرور ہے۔ اس تیسرے قسم کی بڑی بڑی سلطنتین چاپان۔ ایران۔ روم۔ مصر۔ مراکو۔ آسٹریا صوبجات متحدہ اور امریکہ کی چند اور بڑی بڑی ریاستین ہین۔ ان مین سے روس اور صوبجات متحدہ اور کسی قدر آسٹریا فی زماننا اس قسم کی دوسری شق مین داخل ہین اور سلطان عبد العزیز مرحوم کے وقت ٹرکی بھی داخل رہ چکی ہے۔ لیکن واقعات گزشتہ و حال پر اگر غور کیا جائے تو سلطان مرحوم کی اس مشیخت جتانے سے ٹرکی کو سخت نقصان پہونچا ہے اور فایدہ خاک بھی نہین ہوا۔ ان بڑے بڑے آہن پوشون کیخاطر انہون نے ٹرکی کے خزانہ کو کروڑون روپیہ کا زیربار بنادیا۔ مگر اونکی ضرورت کوئی نہین تھی۔ سلطنت عثمانیہ کی تجارت یا مقبوضات دور دراز سمندرون مین موجود تھی ہی نہین کہ وہ اونکی حفاظت مین کہین باہر سمندر مین نکلتے۔ پس قدرتی طور پر وہ باسفرس کے ادہر یا ادہر بحیرہ مارمورا یا بحیرہ اسود مین ڈبرہ ڈالے پڑے رہتے تھے ان کے لیئے نہ کوئی کام تھا اور نہ وہ کرتے تھے۔ اور آخر کار جب جنگ روم و روس چھڑی تو انہین کچھہ جنبش کرنے کا موقع ملا۔ مگر نہ ملنے کے برابر۔ روس کے بحیرہ اسود مین کوئی آیرن کلیڈ ایسی موجود ہی نہ تھی کہ وہ اس عظیم الشان بیڑہ کا مقابلہ سمندر مین نکلکر کرتی اور روسی ساحل تارپیڈوون سے ایسے محفوظ تھے کہ وہ اون کے نزدیک نہین پھٹک سکتا تھا۔ جارحانہ کارروائی مین تو وہ اس طرح سے ناکارہ ثابت ہوا۔ اور مدافعانہ فعل مین وہ اس سے بڑھ کر نکما پایا گیا۔ اس کے گھمنڈ پر ادھر تو سلطنت عثمانیہ نے تارپیڈوون یا دھس بندی وغیرہ سے اپنے ساحلون کو مضبوط نہ کیا۔ اور ادہر دشمن کو جب موقع ملتا۔ ترکی آہن پوشون سے نظر بچاکر ترکی بندرون اور تجارتی جہازون کو برباد کرجاتا۔ اور جب ان آہنی قلعون کو اطلاع ملتی تو ان کے مٹک مٹک کر موقع واردات تک پہونچنے سے پہلے ہی چالاک دشمن اپنا کام کرکے اپنے محفوظ بندرگاہون مین جاچھپتے قصہ مختصر خرچ تو ان پر اسقدر ہوا کہ اس روپیہ کو دوسری طرح پر کام مین لانے سے تمام سواحل کے تارپیڈوون اور مورچہ بندیون سے حفاظت بھی بخوبی کرلیجاتی۔ اور مزید برآن ممالک عثمانیہ کے چپہ چپہ پر ریلوے بھی جاری ہوجاتی جس کے بالواسطہ اور بلاواسطہ منفعتون سے ٹرکی آج کروڑون روپیہ مین کھیلتی نظر آتی۔ اور کام اوس نے یہ کیا کہ روسیون کے ایک آدہ بندرگاہ پوٹی وغیرہ کو گولہ باری سے کچھہ نقصان پہونچانیکے بعد روسیون کی تارپیڈو کشتیون سے ڈرکر آخر کار بحیرہ مارمورا مین آچھپا۔ اور آج تک وہین پڑا ہوا ہے۔ نہ اوس کے لیئے کوئی کام نکلا

بادبانی جہازات۔ ایک تعلیمی جہاز۔ ایک شونر۔ ایک ایویزو (ڈاک یا خبر پہونچانے کا جہاز) اور تیس بار برداری کے جہازات ہین جنکا مجموعی وزن ۸۲۷۵ ٹن ہے۔

آہن پوش **فرائیگیٹ** جہازات مین حمیدیہ جہاز خاص ذکر کے قابل ہے وہ بڑا عالیشان جہاز ہی اور قسطنطنیہ کے بحری کارخانہ سے تیار ہو کر ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اتارا گیا تھا۔ اس جہاز نے ثابت کر دیا ہی کہ جہازون کی بنانے مین بھی ترک دوسری بحری طاقتون سے پیچھے رہے ہوئے نہین ہین۔

اس وقت قسطنطنیہ اور اسمد کے بحری کارخانون مین متعدد فرائیگیٹون اور کاروٹ جہازونکی سر سے لیکر پاؤن تک پوری پوری مرمت ہو رہی ہے جسکے بعد وہ آجکل کی بحری لڑائی کے بخوبی قابل ہو جائینگے۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۲ ــ اور نہ اوس نے کیا۔ پس سلطنت عثمانیہ کے اندرونی یا بیرونی انتظامات و معاملات کی جس پہلو پر نظر کرو سلطان المعظم عبدالحمید خان ثانی الغازی ایدہ اللہ بہ الدین ایسے نباض اجل اور حکیم اکمل کا انپر متصرف ہونا خداوند کریم کی خاص رحمت اور عنایت کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس مرد بیمار کے اسباب مرض کو جیسا کچھ اونہون نے سمجھا ہے وہ صاف صاف بتا رہے ہین کہ ذو الجلال نے حسب اقتضائے وقت اوس کے ازالۂ امراض کیلئے اس بے نظیر و بے عدیل شخص کو عنان حکومت عطا فرما کر خاص الہام سے سب نشیب و فراز سے آگاہ کر دیا ہے اور اس مرد باکمال نے اس ودیعت قومی کو ہاتھ مین لیتے ہی اوسکی مرض مزمنہ کی کامل تشخیص کر کے ہر ایک سبب کے دفعیہ کا خطا نہ کرنے والا حکمی علاج کرنا شروع کر دیا۔ نادان دوست نادان طبیبون کیطرح سے اونکی بعض تدابیر پر نکتہ چینی تو کر بیٹھتے ہین۔ مگر درصل اونکی علت غائی سمجھنے کا اون مین مادہ ہی نہین ہے۔ وہ یہ نہین سوچتے کہ جس شخص کے دماغ اور ہاتھ سے یہ تدابیر اور افعال ظہور پذیر ہو رہے ہین وہ نہ صرف اس بیماری کی کلی و جزوی اور کامل حالات سے واقف و ماہر اور بذات خاص ایک پورا پورا نبض شناس اور مسیحا اثر طبیب کامل ہے بلکہ خاص رب العالمین کیطرف سے اس ڈوبتی ناؤ کو کنارۂ عافیت پر پہونچانے کیلئے مامور ہو چکا ہے اور جس کو انہی بتائید ایزد منان تمام حوادث سے بچا کر بعنہ خیر و خوبی منزل مقصود پر پہونچا بھی دیا ہے۔ پس وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہین کہ خلیفۃ المومنین نے عثمانیہ بحری طاقت کیطرف مطلقاً کوئی توجہ نہین کی بلکہ اون آہن پوش جہازات کو بھی جو پہلے ہی سے موجود تھے بیکار کر دیا ہے وہ اپنی نافہمی اور عدم مدبری کا اظہار کر رہے ہین۔ بحری طاقت کے متعلق جس چیز کی سلطنت عظمی کو اس نازک وقت مین اشد ضرورت تھی اوس کو امیر المومنین نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اچھی طرح سے سمجھ لیا تھا اور اس ضرورت کو سب سے پہلے پورا کرنے کیطرف اونہون نے توجہ مبارک کو مبذول فرمایا۔ انہون نے اپنی سواحلی حفاظت کے لیئے تارپیڈوون اور چھوٹے چھوٹے آہن پوشون اور گنبوٹون کو ضروری سمجھا۔ اور آج اونکی عثمانیہ بحری طاقت مین اسقدر افراط ہے کہ تارپیڈوون کیوجہ سے کل دنیا کے متفقہ بیڑہ

گورنمنٹ عثمانیہ نے اپنے آہن پوش جہازات اور سلطنت کے سواحل کی حفاظت کے لیئے اونکی سپاہیانہ ساخت اور نیز بڑا زبردست اثر رکہنے والی طاقت کے باعث تارپیڈوون کو خاصکر پسند کیا ہے خیال ہے کوئی اجنبی بیڑہ جہازات اگر جبرا ڈاردنیلز مین داخل ہونے کی کوشش کرے تو اوسے بالضرور نہایت ہی تباہی بخش نقصانات برداشت کرنے پڑین۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۳ - جہازات بہی درہ دانیال یا باسفرس مین داخل نہین ہو سکتے - اور نہ سلطنت عثمانیہ کی کسی اور بندرگاہ مین ہی قدم رکہنے کی جرأت کر سکتے ہین - جسکا ثبوت اب حال کی شورش آرمینا اور اوس کے ضمن مین دول یوروپ اور خاصکر انگلستان کی بحری طاقت کی نمائش اور خون خان کے بے اثر رہنے سے کما حقہ ملگیا ہے مگر اوس کے ساتھ ہی جیسا کہ مین اوپر عرض کر آیا ہون یہ خیال نہ کر لینا چاہیئے کہ آیرن کلیڈون کیطرف سے سلطان المعظم غافل ہین - نہین - برخلاف اس کے سابقہ آیرن کلیڈ اس وقت جنگ کے لیئے ایسے تیار ہین کہ حضور ممدوح کے وقت سے پہلے کبہی نہ تھے۔

اور اس کے علاوہ حضور ممدوح وقتاً فوقتاً دوسری ضروریات پورا کرنے کے بعد جسقدر روپیہ کی بہ آسانی بچت نکل سکتی ہے اون سے نئے آہن پوش بنواتے یا خریدتے بہی جاتے ہین - جن مین سے چند ایک کے نام مین اوپر لکہہ آیا ہون - لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ اون کے وجود کو اعلیحضرت سردست چندان ضروری نہین سمجہتے مگر انشاء اللہ العزیز یقین واثق ہے کہ اپنی دنبرات کی مسلسل اور ان تہک کوششون اور تائید ربانی سے چند برسون مین وہ اپنی سلطنت کی حالت ایسی مضبوط کرلیں گے کہ اوس کو بیرونی حملون کا خوف کوئی نہین رہ جائے گا یعنی اوسکی طاقت اتنی زبردست ہو جائے گی کہ کسی طاقت کو اوسپر چڑہائی کرنے کی جرأت باقی نہ رہ جاوے گی - اس وقت اپنی سلطنت کی حفاظت سے فارغ ہونے پر وہ ان وسائل کیطرف بہی ضرور متوجہ ہو جائین گے جن سے وہ اپنے دشمنون کو خود اون کے گہر مین پہونچکر راہ راست پر لا سکین - اور اسی وقت وہ ترکی بیڑہ جہازات کو اس امر مین کامیاب ہونے کے قابل بنانے کی کوشش فرمادین گے - لیکن جیسا کہ فہرست مندرجہ ذیل سے معلوم ہو جاوے گا اس وقت بہی ٹرکی بیڑہ جہازات کچہہ ایسا کم طاقت نہین ہے کہ اوسے بنظر حقارت دیکہا جاوے - یا وہ کہلے سمندر مین بہ استثنائے انگلستان اور فرانس کے کسی اور طاقت کے بیڑہ جہازات کا یا مستثنے طاقتون کے بیڑہ جہازات متعینہ بحیرہ روم کا ترکی بہ ترکی مقابلہ نہ کر سکے - بلکہ یوروپ کے پولٹیکل گرد آلود مطلع سے معلوم ہو رہا ہے کہ عنقریب دنیا کو اوس کی طاقت وجبروت کا عملی ثبوت ملجاوے گا -

بعض بڑی آہنی جہازون کے نام

مخالف جہازات ایشیائی اور یوروپین دونون سواحل کے بالمقابل گولہ باری اور تارپیڈو ونکی قطار در قطار سے جو راستہ مین پھیلے ہوئے ہین اور جن سے ہر لحظہ اون کے اڑ جانے کا خطرہ ہے بچکر ہر گز مقام

نمبر شمار	نام جہاز	سطح آب پر آہنی چادرونکی دبازت	الواپ تعداد	الواپ وزن	طاقت اسپی	وزن ٹن مین	درجہ
۱	مسعودیہ	۱۲ - انچیہ	۱۲ / ۹	۱۰ انچ / ۳½ ٹن	۵۵۰۰	۹۱۴۰	اول
۲	حمیدیہ (آہن پوش)	۹ - انچیہ	۱۲ / ۲	½۱۰ انچ / ⅘ - ۹ انچ	۶۸۰۰	۶۷۰۰	اول
۳	عثمانیہ (ر ر)	۱۴ - انچ	۴ / ۶ / ۱۰	۱۱ - انچ / ⅘ ۵ - انچ / جلد چھلنے والی توپ	۱۱۵۰۰	۸۰۰۰	اول
۴	عزیزیہ	۱۰ - انچ	۱/۱۵	۱۲ ٹن / ½۶ ر	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۵	ارطغرلیہ	۱۰ - انچ	۱/۱۵	۱۲ ٹن / ½۶ ر	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۶	محمودیہ	۱۰ - انچ	۱/۱۵	۱۲ ٹن / ½۶ ر	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۷	عثمانیہ	۱۰ - انچ	۱/۱۵	۱۲ ٹن / ½۶ ر	۳۰۰۰	۴۲۰۰	دوم
۸	آثار توفیق	۹ - انچ	۸	۱۲ ٹن	۳۰۰۰	۴۲۰۰	دوم
۹	فتح بلند	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۲۸۰۰	۶۲۷۰	سوم
۱۰	مقدم خیر	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰	۲۷۶۰	سوم
۱۱	اجلالیہ	۷ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۶۵۰	۲۴۰۰	سوم
۱۲	آثار شوکت	۷ - انچ	۱/۵	۱۲ ٹن / ½۶ ر	۱۶۵۰	۲۴۰۰	سوم
۱۳	نجم شوکت	½۵ - انچ	۵	۱۲ ٹن / ½۶ ر	۱۵۰۰	۲۲۴۸	سوم
۱۴	عون اللہ	½۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰	۱۴۰۰	سوم
۱۵	معین ظفر	½۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰	۱۴۰۰	سوم
۱۶	ہیبت نما	½۵ انچ	۸ / ۹	۹ - انچ / ¾۵ انچ	۲۷۰۰	۱۹۹۸	
۱۷	فتح اسلام (گن بوٹ)	۳ - انچ	۲	۱۷ - انچ	۲۹۰	۳۳۰	چہارم
۱۸	محمودیہ (ر ر)	ر ر	۲	ر ر	ر ر	ر ر	ر ر
۱۹	شہر بر (ر ر)	ر ر	ر ر	¾۵ انچ کروپ	۴۰۰	۴۰۰	ر ر
۲۰	حفظ رحمن	½۵ ر	۲ / ۱	۹ - انچ / ۵	۲۴۰۰	۲۵۰۰	سوم

نمبر ۱۱ مئی سنہ ۹۶ء کا مصری روزانہ اخبار المؤید راوی ہے کہ عثمانیہ بحری طاقت مین ۲۶ - آہن پوش جہازات ۶۵ غیر آہن پوش جنگی جہاز ۵۴ تارپیڈو کشتیان بیشمار توپین اور چالیس ہزار بحری سپاہی ہین

جنگی بیڑہ کے علاوہ ترکی تجارتی بیڑہ مین بھی دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور بحری تجارت کیطرف رعایائے سلطانی کو خاص خیال ہوگیا ہے حضور ظل سبحانی کے عہد سعادت سے پہلے دور دراز تجارت کیلئے کوئی کمپنی موجود نہ تھی صرف ساحلی تجارت کیلئے سوداگرون نے کچھہ جہاز یا ملاحون نے کچھہ کشتیان بنائی ہوئی تہین - جون سنہ ۱۸۹۱ء

نگار آتک نہین پہونچ سکتے۔ بفرض محال اگر ان مین سے کچھ دریا کے بہاؤ کی امداد سے اس ہفت منزل کی پہلی منزل حفاظت سے گزر جانے مین کامیاب بھی ہوجائین تو چار ناچار لازمی طور پر اون کو عثمانیہ جنگی جہازون کے مقابل آنا پڑے گا جو ان قلعونکی امداد سے جو ساحل پر سلسلہ وار بنے ہوئے ہین ان پہلے ہی سے نقصان رسیدہ جہازون کا تھوڑی دیر مین خاتمہ کردین گے۔ علاوہ ازین دردانیال کا وہی مالک ہوسکتا ہے

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۵ - مین کل تجارتی بیڑہ جہازات کا مجموعی وزن ۱۸۵۰۰ ٹن تھا جن مین سے دور دراز سفر کرنے والے ۲۰۴ بادبانی وزنی ۴۳۵۰۰ ٹن - اور صرف ۱۱ اسٹیمر (دخانی جہاز) وزنی ۳۳۵۰ ٹن تھے - آج ساحلی تجارت کے لیئے بہت سی اور دور دراز بحری تجارت کے لیئے تین کمپنیان شرکت مخصوصیہ۔ شرکت قورجی و شرکت عیسایان قایم ہین۔ سنہ ۱۸۹۵-۹۶ع مین ترکی تجارتی بیڑہ مین ان دخانی اور بادبانی جہازون کی تعداد جو وزن مین ایک سو ٹن سے زیادہ تھے ۱۰۶۹ - اور انکا مجموعی وزن ۲۶۳۵۲ ٹن تھا۔ اور سنہ ۱۸۹۶-۹۷ع مین تعداد سو ٹن سے زاید وزن کے دخانی و بادبانی جہازات کی ۱۱۰۸ - اور انکا وزن ۲۷۸۲۰۱ ٹن حسب تفصیل مندرجہ ذیل ہوگیا - یعنے ایک برس مین بجای ۸۹ دخانی جہازات کے ۱۰۰ ہوئے اور بجائے ۹۸۰ بادبانی جہازات کے ۱۰۰۸ ہوئے اور ان سب کے وزن مین ۱۱۸۵۰ ٹن کی بیشی ہوئی - اور اگر انکا سنہ ۱۸۷۹ع کی تعداد و وزن سے مقابلہ کیا جاوے تو سترہ برس مین ۱۱ اسٹیمر کی جگہ ۱۰۰ اسٹیمر ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۳۳۵۰ ٹن اور ۶۶۹۷۶ ٹن ہے - اور ۲۰۴ بادبانی جہازونکی جگہ ۱۰۰۸ بادبانی جہاز ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۴۳۵۰۰ ٹن اور ۱۴۱۲۰۴ ٹن ہے یعنی سٹیمر تعداد مین نو گنی سے زیادہ اور وزن مین ۲۰ گنا زیادہ ہوگئے اور بادبانی جہاز تعداد مین ۴½ گنے سے زیادہ اور وزن مین چھ گنے سے کچھ کم ہوئے ان اعداد سے ناظرین کو بہ آسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کا کوئی صیغہ ایسا نہین ہے جس مین اعلیحضرت کی ظل عاطفت مین لمبے لمبے ڈگون سے ترقی نہو رہی ہو اور ابھی مصری تجارتی بیڑہ ان سے الگ ہی جو سلطنت عثمانیہ کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے اوسکی ساتھ شمار کرنا چاہیئے - اوس مین سنہ ۱۸۹۵-۹۶ع مین ۱۴ اسٹیمر وزنی ۹۹۴۱ ٹن اور ۱۵ بادبانی جہاز وزنی ۴۴۳۳ ٹن یعنے جملہ جہاز ہر دو قسم کے جن کا وزن ایک سو ٹن سے متجاوز ہے ۲۹ عدد وزنی ۱۴۳۷۴ ٹن ہین جنکو ترکی بیڑہ کے ساتھ شامل کرنے سے ایک سو ٹن سے متجاوز وزن رکھنے والے جملہ جہازات کی تعداد ۱۱۳۷ - اور ان کا وزن ۲۹۶۰۵۴ ٹن ہے روس جو نسبتًا بہت بڑی سلطنت ہی سنہ ۱۸۹۵-۹۶ع مین اوس کی تجارتی بیڑہ جہازات مین اسی صنعت کی صرف ۱۰۸۶ جہاز وزنی ۳۸۷۶۱۸ ٹن ہین اور باوجودیکہ سلطنت عثمانیہ ایک تجارتی سلطنت نہین شمار ہوتی - اوسپر سوا ازین اوسنے تجارت کو فروغ دینے کی طرف سلطان المعظم ہی کی وقت سے توجہ کی ہے تو بہی بروئے تعداد دنیا کی کل سلطنتوں میں سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ کا ساتوان نمبر ہے اور بروئے وزن پندرہوان نمبر ہے -

جو یوروپین ساحل کا مالک ہو کیونکہ ایشیائی ساحل کچھہ ایسی بڑی زحمت نہین کہتا لیکن یوروپین ساحل کے جزیرہ نما گیلی پولی پر یا اوس سے اور پرے مغرب کیطرف جسقدر کوشش نیں فوج اتار نیکے لیے کیجاوین اون مین حملہ آور کو فاش زک پہونچیگی۔ اوسکی فوجون کو نگہبان ترکی افواج اپنی کثیر التعدادی کیوجہ سے ایسا دبا ڈالین گی کہ وہ اپنے جہازون مین پناہ لیجانے تک کی قابل نہین رہ جاوین گی اور ان کو بالضرور ہتھیار رکہدینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہ جاویگا۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۶۔

تفصیل ترکی جہازات تجارتی متجاوز از یک صد ٹن ۹۴-۱۸۹۵ء مین — کل تعداد ۱۰۶۹ وزن ۲۶۶۳۵۲

" " " " ۹۶-۱۸۹۵ء مین — کل تعداد ۱۱۰۸ وزن ۲۷۸۲۱۰

	سٹیم								بادبانی							
	چوب و آہن دونوسے بنی ہوئی		آہنی		فولادی		میزان		چوب و آہن سے بنی ہوئے		آہنی		فولادی		میزان	
	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
ترکی بیڑہ جہازات تجارتی سنہ ۹۴-۱۸۹۵ء مین	۲۱	۳۰۲۲	۵۵	۶۳۲۹۷	۱۳	۵۰۹۳	۸۹	۷۱۳۵۸	۹۸۰	۱۹۳۹۹۴	۰	۰	۰	۰	۹۸۰	۱۹۳۹۹۴
ترکی بیڑہ تجارتی جہازات سنہ ۹۶-۱۸۹۵	۲۱	۳۰۲۳	۵۷	۶۳۷۴۱	۲۲	۹۰۱۳	۱۰۰	۷۶۷۹۶	۱۰۰۸	۳۰۱۴۱۴	۰	۰	۰	۰	۱۰۰۸	۳۰۱۴۱۴
مصری تجارتی جہازات سنہ ۹۶-۱۸۹۵	۱	۱۰۱۷	۹	۶۵۹۲	۳	۶۵۳۰	۱۳	۱۴۱۳۹	۱۵	۳۳۴۵	۰	۰	۰	۰	۱۵	۳۳۴۵

کل تعداد ۹۴ وزن ۱۷۸۴۴

بحری فوج کی ملازمت کی میعاد بارہ برس ہے۔ پانچ برس ایکٹو (نظام) سروس مین تین برس ایکٹو سروس کے ریزرو (یعنی احتیاط) مین۔ اور چار برس وقعی ریزرو (ردیف) مین۔

بحری فوج کیلئے ہلکی کا رستہ بیہ بحریہ افسر بہم پہونچاتا ہے اور وہ قابلیت و استعداد مین انگریزیا فرانسیسی بحری افسرون سے کسیطرح کم نہین ہین۔

سلطان المعظم نے تجارتی جہاز رانی کو بھی رونق اور ترقی دینے مین حتے الامکان بڑی کوشش کی ہے۔ انہی کی ذات بابرکات کی طفیل سے تقریبًا چار سال ہوئے ہین ہلکی مین تجارتی مدرسہ قایم ہوا ہے یہ مدرسہ ساحلی تجارت کرنے والے چھوٹے اور بڑے جہازات اور نیز اون جہازون کے کپتانون کو جو دور دراز سمندرون مین سفر کرتے ہین علمی اور کتابی تعلیم دیتا ہے جسکی وجہ سے وے بحری طاقت کی لڑائی کے واسطے نمایان ملازمت بجا لاسکین گے۔

بحری طاقت کی ترکیب و ترتیب کے لحاظ سے ٹرکی نو بحری سٹیشنون یعنی قسطنطنیہ بستقوطرا (جزیرہ) شایو (جزیرہ) پریویزا۔ سالونیکا۔ کریٹ طرابلس (افریقہ) بصرہ و خلیج فارس اور جدہ و بحیرۂ قلزم پر منقسم ہے۔ ۷۱-۱۸۷۰ء کی شکستون کے بعد فرانس کو اپنی جنگی حالت کی بہ درست کرنے مین ۲۰ برس صرف کرنے پڑے۔ مگر ٹرکی نے یہی کام اوس سے نصف مدت مین سرانجام کر لیا ہے۔ پس یہی سب سے بڑی تعریف ہے جو ہم سلطنت عثمانیہ اور اوسکے لایق شہنشاہ (عمرش دراز باد و آقبالش زیاد) کی کرسکتے ہین +

تعلیم عامہ اور مدارس

سلطنت روم مین سابقًا مسلمانون کو تعلیم صرف مساجد مین ملا کرتی تھی۔ قسطنطنیہ کے مدارس کل آفاق مین مشہور تھے۔ کیونکہ مشہور و معروف مقولہ کے مطابق "تحصیل علوم مسلمانون کے لیے خدائی حکم تھا" اس وقت دو قسم کے مدارس موجود تھے۔ مکاتب یعنی ابتدائی سکول جنکا انتظام امامون یعنی مختلف محلون کے مذہبی لوگون کے سپرد ہوتا تھا۔ اور مدرسے یعنے شرع۔ فقہ اور فلسفہ کے سکول جو بڑی بڑی مسجدون سے متعلق ہوتے تھے۔ ان سب کا خرچ مد اوقاف سے کیا جاتا تھا۔ مڈل (درمیانی) سکولون کا کوئی وجود نہین تھا۔ لڑکے جب ابتدائی سکولون سے فارغ التحصیل ہوتے تھے تو اونکی تیاری ایسی کافی نہین ہوتی تھی کہ وہ اعلی علوم سے بخوبی مستفید ہونے کے لیئے اونکی طرف مائل ہو سکین۔ تعلیم عامہ کی نیو ی تعلیم بنائے جانیکا یہ اثر ہوا کہ مسجدی تعلیم کیجگہہ سکولون مین سرکاری تعلیم جاری کیگئی۔ البتہ مدرسون مین کوئی دخل نہ دیا گیا۔ اور بطور سابق محکمہ شیخ الاسلامت کے ماتحت رہنے دیئے گئے۔ اس قسم کی تبدیلیان

یکبارگی ظہور مین نہین آسکتین۔ جو اصلاحین کاغذ پر لکھی جاوین اون کے زیر عمل لانے کے لیے ہمیشہ ایک زمانہ آزمائشون کا ضروری ہے۔ عملی اطلاق و نفاذ کے عمدہ طریقہ کے بغیر کاغذی تجویزین خواہ کیسی ہی اعلے ترین پایہ کی کیون نہون۔ بہرحال بے اثر رہتی ہین۔ مدتون تک اسی طریقہ اطلاق عملی کی کمی رہی تھی۔ اور اسی واسطے عثمانیہ گورنمنٹ کو اپنے بیحد استقلال اور سرگرمی کے مقابلہ مین نسبتاً بہت کم کامیابی نصیب ہوتی تھی۔

سنہ ۱۸۶۷ء سے پہلے چند اعلے تعلیم کے مدارس کے ماسوا جن کو گورنمنٹ نے قسطنطنیہ مین قائم کیا ہوا تھا۔ جہانتک کہ مسلمان آبادی کا تعلق تھا تعلیم عامہ بہت ہی بے حیثیت اور محض برائے نام تھی۔ ابتدائی سکولون کی ترکیب نہائیت ہی قدیمی طریقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے وہ ان مسلمان بچون کو جو بغرض تعلیم ان مین داخل ہوتے صرف ایک نہایت ہی ابتدائی قسم کی تعلیم دے سکتے تھے اور انکی زیادہ سے زیادہ تعلیم بھی بالکل ادھوری اور بدرجہ غائیت ناکمل ہوتی تھی۔ ان مدارس اور خاصکر اون مدارس مین جو باہر صوبون مین تھے۔ طالب علم محض لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیتا تھا۔ اور تاریخ جغرافیہ کا عموماً کوئی شوق نہین ہوتا تھا۔ درمیانی اور اعلے تعلیم کیحالت بھی چندان اچھی نہ تھی۔ بلکہ بالکل ردی اور ناقص تھی۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ قسطنطنیہ مین ذی حیثیت اور صاحب مقدرت جماعتون کے نوجوان لڑکون کو سپیشل (خاص) گورنمنٹ سکولون یا اجنبی کالجون مین داخل ہونیکے موقعے ملجاتے تھے لیکن ابتدائی سکولون مین اس قسم کے وسائل موجود نہین تھے۔

آجکل کیفیت بالکل اس کے برعکس ہے۔ تعلیم عامہ ٹرکی مین آفتاب عالمتاب کیطرح چمک رہی ہے۔ اوسکی روشنی نے تاریکی کو دور کر دیا ہے اور اوس کے کرنون نے سلطنت کی دور دراز اور بعید ترین مقامات تک کو منور کر رکھا ہے۔ خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبد الحمید خان کو یہ امر بخوبی ذہن نشین ہو چکا ہوا ہے کہ علم پھیلانا اپنی طاقت کو بڑھانا ہے۔ اور اس لیئے وہ حضرت سرور انام (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) کی حدیث مبارک "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" (طلب کرو علم کو خواہ وہ چین مین ہو) کو زیر عمل لا رہے ہے ...۔ اور سلطنت عثمانیہ کو ذہنی اور دماغی تعلیم مین سب سے اول بنانے کی کوشش کر رہے ہین۔ تعلیم عامہ کے متعلق قانون ترتیب دہندہ قیاسی طور پر سلطنت عظمے کے سکولون کو دو جماعتون مین تقسیم کرتا ہے۔ اول سرکاری مدارس جنکا انتظام تمام گورنمنٹ کے متعلق ہے اور دوم پرائیویٹ سکول جنکو احد اشخاص یا جماعتین قائم کر کے خود چلا رہی ہین۔ اور صرف اون کی نگرانی گورنمنٹ کرتی ہے۔ اس پہلے قسم مین دینی تعلیم کے مدرسے اور

غیر مسلم لوگون کے سکول شامل ہین۔ سرکاری مدارس کی تعلیم کے تین درجے ہین۔ ابتدائی۔ سکینڈری (دوسرے درجہ کے) اور اعلےٰ۔

ابتدائی تعلیم

اس مین تین طرحکے سکول شامل ہین۔ مکاتب صبیان جو وسط یوروپ کی مکاتب اطفلان کی مشابہ ہین۔ امدادیہ یعنے ٹھیٹھ ابتدائی سکول ورشدیہ یعنی اعلےٰ پرائیمری ابتدائی سکول۔ امدادیہ سکولون مین میعاد تعلیم چار برس ہے اور ان مضامین کی تعلیم ملتی ہے۔

ترکی زبان کی ہجے۔ قرآن کریم کی آیات اور رکوعات ترکی زبان مین پڑہنا۔ خوشخطی۔ ترکی قواعد حساب۔ جغرافیہ اور تاریخ۔ مسلمانون کیواسطے ابتدائی تعلیم لازمی ہے اور مفت دیجاتی ہے۔ بروئے قانون تمام صاحب اولادون پر فرض ہے کہ جس محلہ مین وہ رہتے ہون اوسکی میونیسپلٹی کے افسر اعلےٰ کی پاس جسے مختار کہاجاتا ہے۔ حاضر ہوکر مکاتب صبیان اور امدادیہ کے رجسٹرون مین اپنی اولاد ذکور و اناث کا جبکہ وہ چھہ برس کے ہون نام درج کرائین۔ یا یہ ثابت کرین کہ وہ اپنے بچون کو گھر پر معقول ابتدائی تعلیم دلوانے کی مقدرت رکھتے ہین۔

رشدیہ سکولون مین لڑکے دس یا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے ہین اور وہان چار برس تعلیم پاتے ہین۔ ان مدارس کا تعلیمی کورس حسب ذیل ہے۔ صرف ونحو۔ ترکی عربی اور فارسی۔ املا۔ انشار اور سجع طرز تحریر۔ تاریخ سلطنت عثمانیہ و تاریخ عالم۔ جغرافیہ۔ حساب۔ اصول اقلیدس۔ سادہ نقشہ کشی اور اس علاقہ کی جس مین مدرسہ واقع ہے غیر مسلم قومون مین سے ایک قوم کی زبان۔

لڑکیون کو مدارس مذکور مین حسب ذیل تعلیم ملتی ہے۔ دینیات۔ ترکی قواعد عربی فارسی قواعد کے اصول۔ علم ادب و تاریخ جغرافیہ کے متعلق چند اشارات۔ حساب۔ تدبیر خانہ داری۔ سینا پرونا۔ نقاشی اور موسیقی۔ آخر الذکر اختیاری ہے۔

پانچسو مسلمان گھرونکی ہر ایک جماعت کیلئے ایک رشدیہ مدرسہ ہونا لازمی ہے۔ اعلےٰ پرائیمری تعلیم لازمی نہین۔ مگر یہ بھی مفت دیجاتی ہے۔

مدارس کی تعمیر و درستی پروفیسرون اور استادون کی تنخواہین متعلمون کیلئے کتابین اور آلات کی خرید قصہ مختصر جملہ اخراجات سرکاری خزانہ سے ادا کئے جاتے ہین۔

سب سے پچھلی رپورٹ مین جو چند برس ہوئے شائع ہوئی تھی اوس مین دار الخلافہ کے ابتدائی

مدارس کی تعداد حسب ذیل مندرج تھی۔

مکاتب صبیان ۶۵ ہ لڑکون کے لیئے ۴۲ ۱ ۱ ۔ اور لڑکیون کے لیئے ۱۲۳ ۔ لڑکونکی تعداد جو نمین داخل تھی ۶۹۰۹ ۔ اور لڑکیونکی ۳۴۷۴ ۔

ابدادیہ مدارس چالیس لڑکون کے لیئے ۳۲ ۔ اور لڑکیون کے لیئے ۸ ۔ زیر تعلیم لڑکے ۱۶۰۱ لڑکیان ۹۳

رشدیہ سکول ۲۹ ۔ لڑکون کے لیئے ۱۹ ۔ لڑکیون کے لیئے ۱۰ ۔ زیر تعلیم لڑکے ۱۱۰۰ ۔ لڑکیان ۳۵۳

صوبجات مین ہر ایک گاؤن مین خواہ وہ کیسا ہی چھوٹا ہو ایک مکتب صبیان موجود ہے اور جو دیہات کچھ بھی بڑے ہین اون مین ایک ایک ابدادیہ سکول ہے۔

ہر سال پرائمری سکولون مین طلباء کی تعداد بڑہتی جاتی ہے اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ فرمان روا کے عہد حکومت مین ہر سو بچون مین سے کم از کم ۹۰ عمدہ پرائمری تعلیم پارہے ہین۔

صوبجات مین رشدیہ سکولونکی تعداد ۱۰۱ ہے جس مین تین لڑکیون کیلئے ہین دو بیروت مین اور ایک بروصہ مین۔ اور ان سب مین ۱۴۹۱۴ بچے زیر تعلیم ہین۔ آج ان مدارس کی تعداد مندرجہ بالا تعداد سے بہت زیادہ ہے +

سکینڈری (دوسرے درجہ کی تعلیم)

یہ دو قسم کے سکولون پر مشتمل ہے۔ ابدادیہ یا پریپریٹری سکول اور سلطانیہ یعنے کالج۔ ابدادیہ مدارس سب کے لیئے عام ہین۔ اور وہ تمام لڑکے خواہ مسلم ہون یا غیر مسلم۔ جنہون نے رشدیہ سکولون کی تمام جماعتین طے کرکے آخری امتحان پاس کیا ہو ان مین داخل ہو سکتے ہین۔

ہر ایک شہر جس مین ہزار گھر ہون۔ ایک ابدادیہ مدرسہ رکھتا ہے۔ تعلیم کی میعاد تین برس ہے اور کورس مین یہ چیزین داخل ہین۔ ترکی علم ادب۔ انشاء۔ فرانسیسی۔ علم کلام۔ حساب۔ جبر مقابلہ۔ اقلیدس مساحت ارضی۔ علم طبعیات۔ کیمسٹری (کیمیا) نیچرل ہسٹری (علم خواص الاشیاء) اور نقشہ کشی۔ کالجون کی واسطے حکم ہے کہ ہر ولایت کے صدر مقام یا دار الریاست مین لازمی طور پر قایم کیئے جاوین۔ یہ کالج دو طرح کی ہین۔ ایک گریمر سکول جن مین وہی چیزین پڑھائی جاتی ہین۔ جو ابدادیہ مدارس مین پڑھائی جاتی ہین اور دوسرے وہ جن مین اس سے اعلےٰ تعلیم دیجاتی ہے۔ اور انکی پھر دو قسمین ہین (لیٹرز کے لیئے) (ادنی اور ہری) سائنس کیلئے۔ علمی ان ہر دو شاخون مین تعلیم کی میعاد تین تین برس ہے۔

یہ کالج جون جون بجٹ مین انکے مناسب اور معقول قیام کے لیئے ضروری اخراجات کی گنجایش ہوتی

تون تون یکے بعد دیگرے غلطہ سرائے کی امپیریل کالج (مکتب سلطانیہ) واقع محلہ پیرا کے نمونہ پر کھولے جاتے ہین اور یہ موخر الذکر کالج ان بڑے بڑے مدارس کے نمونہ پر قایم کیا گیا ہوا ہے جو فرانس مین سکینڈری تعلیم کے لئے موجود ہین۔ ان کالجون کے کچھہ پروفیسر یوروپین ہین اور تعلیم فرانسیسی زبان مین دیجاتی ہے۔ مگر اہتمام نگرانی عثمانی ہے۔ میعاد تعلیم پانچ برس ہے۔ مگر ان لڑکون کو جو کالج مین داخل ہوتے وقت کافی ابتدائی تعلیم نہین رکہتے۔ اس میعاد کے علاوہ تین برس اور زایدصرف کرنے پڑتے ہین جنمین انکو پریپریٹری (ابتدائی یا تیار کنندہ) تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔

سب سے آخری قواعد کے مطابق جنکو اعلیحضرت کی گورنمنٹ نے منظور فرمایا ہے۔ ان کالجونکا سکیم آف سٹڈی حسب ذیل ہے۔ ترکی زبان۔ عربی زبان۔ فرانسیسی زبان۔ ترکی اور فرانسیسی۔ خوشخطی ترکی اور فرانسیسی علم ادب۔ ترجمہ فرانسیسی سے ترکی مین۔ اور ترکی سے فرانسیسی مین۔ فلاسفی۔ عثمانیہ تاریخ اسلام اسقدر لاطینی زبان جسقدر کہ علم الادویہ طب اور قانون کے مطالعہ کیلئے ضروری ہے۔ تمام بڑی بڑی سلطنتون کا بالعموم اور سلطنت عثمانیہ کا بالخصوص پولیٹیکل (ملکی) ایڈمنسٹریٹو (انتظامی) کمرشل (تجارتی) ایگریکلچرل (زراعتی) اور انڈسٹریل (صنعت حرفتی) جغرافیہ۔ ریاضی۔ حساب دوکانداری رکہنا اور خطی نقشہ کشی اور یونانی ارمنی۔ جرمنی۔ انگریزی اور لاطینی زبانین جو اختیاری ہین غلطہ سرای کی یونیورسٹی (یا کالج) بیچلر (بی اے) وغیرہ کے ڈپلومے دیتا ہے جو درجہ مین ان ڈپلومون کے مساوی ہوتے ہین جو فرانس مین دیئے جاتے ہین مدارس برائے تعلیم سکینڈری کے زمرہ مین مندرجہ ذیل بھی شامل ہین:۔

(۱)۔ امپیریل سول سکول "مکتب ملکیہ شاہانہ" واقع استنبول۔ اس کے مربی اور پیٹرن حضور قدر قدرت فلک شوکت۔ امیر المومنین سلطان البر والبحرین عبدالحمید خان ثانی الغازی ہین۔ جنہون نے ہی اوسکو قایم کیا۔ اور جو اپنے صرف خاص سے اُسکے تمام اخراجات ادا فرماتے ہین اسمین کینن لا (فقہی شریف) کمرشل لا (تجارتی قانون) سول لیجیسلیشن (ملکی قانون) عام تاریخ۔ سیاست مُدن۔ اڈیٹری۔ حساب کتاب رکہنا۔ جغرافیہ۔ فرنسیسی۔ علم خواص الاشیاء۔ اور کیمسٹری پڑھائے جاتے ہین۔ جو طالب علم آخری امتحانات پاس کرکے ڈگری حاصل کرلین وہ پراونشل ایڈمنسٹریشن (صوبون کی حکومتون) مین قایمقام کے عہدہ کے یا سلطنت کی دوسرے محکمون مین اوسی عہدہ کے برابر منصب کی مستحق ہوجاتے ہین۔

(۲)۔ نوجوان لڑکیون کیلئے انٹرنیشنل (سب قومون کیلئے) عثمانیہ سکول جسے اعلیحضرت سلطان المعظم نے جو ہمیشہ سے تعلیم نسوان مین بہت سرگرمی و جانفشانی سے سعی فرماتے رہے ہین۔ ۱۸۸۵ء مین بمقام استنبول قایم کیا تھا۔ تعلیمی کورس یہ ہے ترکی زبان۔ ارمنی اور یونانی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ انگریزی اور روسی۔ یہ

چارون اخر الذکر اختیاری ہین۔

جغرافیہ۔ علم خواص الاشیاء۔ پیانو بجانا۔ گانا۔ اور سینا پرونا

سنہ ۱۸۸۱ء کے قانون متعلقہ تعلیم عامہ کی پابندی مین ہر ایک ولایت مین ڈایرکٹر اور انسپکٹران سررشتہ کا محکمہ تعلیم موجود ہے۔

اعلی تعلیم

یوروپ مین یونیورسٹیان پانچ ڈپارٹمنٹ رکھتی ہین جن مین سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک فیکلٹی (جماعت پروفیسران و ماسٹران) ہوتی ہے یعنے لیٹرز (علم ادب) سائنس (علم) قانون طب اور آلہیات کی۔ عثمانیہ یونیورسٹی مین میڈیکل فیکلٹی اور ڈپارٹمنٹ کی کوئی ضرورت نہین تھی۔ کیونکہ ایک ایسا طبی مدرسہ پہلے ہی سے موجود تھا۔ جو اوس شاخ علم کی تمام ضروریات کو بہت اچھی طرح سے پورا کر رہا تھا اور جو وزارت صیغہ جنگ کے ماتحت اپنا علیحدہ انتظام رکھتا تھا۔ اور تھیولوجیکل (علم آلہیات) فیکلٹی اور ڈپارٹمنٹ کے متعلق بہت بڑی مشکلات حادث تھین۔ اگر یہ فیکلٹی قایم کیجاتی تو جس قدر سلطنت مین مختلف المذاہب والشرایع فرقے ہین اوسی قدر مذہبی فیکلٹیان قایم کرنی پڑتین۔ اس لیئے اس کے قیام کی نسبت کوئی سوال پیدا ہی نہین ہوسکتا تھا۔ علاوہ ازین اس کے متعلق جماعتین بنانی اور پروفیسر مقرر کرنے بالکل فضول تھے کیونکہ تمام فرقون نے بطور خود اپنے اپنے عقاید کے مطابق آلہیات کی تعلیم دینے کے لیئے انتظام کیا ہوا تھا۔ اور اس بارہ مین انکو جہانتک ممکن ہے نہائیت ہی بڑی آزادی حاصل تھی پس اسطرح سے صرف قانون علم ادب اور سائنس کی فیکلٹیان باقی رہگئین۔ جن مین سے پہلی کے ماتحت قانونی مدرسہ اور دوسری کے سکول آف لیٹرز اینڈ فلالوجی (علم ادب و صرف نحو) اور تیسری کے ماتحت انجنیرنگ سکول موجود ہے۔

(۱) قانونی مدرسہ (حقوق مکتبی) کو اعلیحضرت سلطان المکرم عبدالحمید خان کے تخت پر جلوہ افروز ہونے پر غلطہ سرائے کالج کے ابتدائی قانون اور سیاست مدن کی جماعتون کو اعلی حیثیت مین لانے سے بنایا گیا تھا سنہ ۱۹۰۸ء مین مستقل بنیاد پر اوسکی از سر نو ترتیب کیگئی۔ تعلیم کی میعاد چار برس ہے۔ اور کورس مین مدارج ذیل شامل ہین:۔

عثمانیہ قانون (مجلہ) شرع محمدی۔ رومن یعنے قانون دیوانی۔ رومن قوانین و آئین تاریخی ترتیب کے موافق۔ عثمانیہ قانون تجارتی۔ دیوانی اور تجارتی ضابطہ تعزیری اور فوجداری قانون۔ انتظامی قانون

اور سیاست مدن۔

(۲)۔ سکول آف لیٹرز اینڈ فلولاجی (ادبیات عالیہ مکتبی) مین تعلیمی کورس یہ ہین:۔

عربی علم ادب۔ یونانی علم ادب۔ لاطینی علم ادب منطق۔ فلاسفی۔ علم عمارات ورواجات قدیمہ۔ تاریخ عالم وفلسفہ تاریخ۔

(۳)۔ انجینئرنگ سکول (طرق ومعابر مکتبی) سابق مین سول انجینئرنگ سکول۔ (ملکیہ ہندسیہ مکتبی) کے نام سے غلطہ سرائے کالج کے ساتھ شامل تھا۔ مگر اعلیحضرت سلطان المفخم عبدالحمید ثانی کے پہلے سن جلوس میمنت مانوس مین اوس سے بالکُل علیحدہ ہو کر موجودہ حیثیت مین آگیا۔ دیگر کالجون کیطرح میعاد تعلیم اس مین بھی چار برس ہے۔

خاص مدارس کے زمرہ مین ان مدارس کا جو وزارت تعلیم عامہ کی ماتحتی مین یونیورسٹی کے ساتھ مِلکر سلطنت مین اعلےٰ تعلیم پھیلا رہے ہین اور نیز ان خاص مدرس کا جو دیگر مختلف وزارتون کے ماتحت ہین ذکر کرنا نہائت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

سابق الذکر تعداد مین چھ ہین۔

(۱) سول سکول آف میڈیسن (مکتب طبیہ ملکیہ) واقع استنبول ۱۸۶۷ء مین امپیریل سکول آف میڈیسن سے علیحدہ کر کے وزارت تعلیم عامہ کے ماتحت کر دیا گیا تھا جو طالب علم اس مدرسے سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کر کے نکلین وہ درجۂ ثالثیہ اور میونسپل طبیب کے عہدہ کے مستحق ہوتے ہین۔ اور محکمۂ عسکریۂ (جنگی) یا محکمہ امیر البحری کو اگر زائد ڈاکٹرون کے ملازم رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو ان پر فرض ہے کہ اس سکول کے طلباء کو ترجیح دین۔

(۲) و (۳) و (۴) نارمل سکول ہین جنمین سے دار المعلمان صبیان ابتدائی پرائمری مدارس کے لیے۔ اور دار المعلمان رشدیہ اعلےٰ پرائمری مدارس کے لیئے استاد بہم پہونچانے کے واسطے اور تیسرا دار المعلمات نوجوان لڑکیون کو استانیان اور پروفیسرہ بنانے کیلئے ہے۔

(۵)۔ مدرسۂ السنہ جو حسب الحکم سلطانی اکتوبر ۱۸۸۳ء مین باب عالی اور وزارت صیغہ خارجیہ کے ادنیٰ ملازمون اور عہدہ دارون کے لیے جنکی عمر ۲۰ برس سے زیادہ نہ ہو قایم کیا گیا تھا۔ پانچ برس کے کورس مین گریمر فرانسیسی زبان مین ایڈیٹری کرنا۔ ترجمہ از فرانسیسی بترکی واز ترکی بہ فرانسیسی۔ ترکی عربی اور فرانسیسی دیہ لازمی ہین اور یونانی۔ ارمنی۔ انگریزی۔ جرمن اور روسی جو اختیاری ہین شامل ہین۔

اس مدرسہ مین نہ صرف سرکاری ملازم ہی لیکچر سننے کا استحقاق رکھتے ہین بلکہ ممالک غیر کے طلباء

۲۵ پونڈ ترکی سالانہ ادا کر کے اوس مین داخل ہو سکتے ہین۔ مدرسہ ہذا کی ڈگری یافتہ سو طالب علم گورنمنٹ کی مختلف صیغون اور محکمہ جات ترجمہ مین ملازمت پانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۶) سکول آف فاین آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) جسے موجودہ فرمانروا نے ۱۸۸۱ء مین قایم کر کے امپیریل عثمانیہ عجایب خانہ کے پہلو بہ پہلو گلخانہ (واقع استنبول) مین جگہہ دی۔ اور اس عجایب خانہ کی منتظمہ جماعت کی ماتحت کر دیا۔ اس مین مصوری۔ بت تراشی۔ قلم کاری۔ اور فن تعمیر کی جماعتین ہین اور اسکا انتظام کم از کم قیاسی طور پر پیرس کے ایکول ڈی بو آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) کے نمونہ پر ہے۔

سابق مین سلطنت عثمانیہ نے اپنے فنون سے دنیا مین ایک نور تاباں پھیلا دیا ہوا تھا۔ لیکن علم ادب اور سائنس مین اگرچہ وہ مغربی نامورون کے مقابلہ مین ویسے ہی نامور اشخاص پیدا کرتے رہنے مین ہمیشہ ہمسر رہی ہے۔ مگر کچھہ عرصہ سے فنون لطیفہ کے متعلق یہ حالت نہین رہی تھی۔ وہ معمار جنہون نے سلیمانیہ۔ سلطان احمد۔ اور نئی جامع وغیرہ وغیرہ ایسی عالیشان مسجدین جو یوروپ کی نہایت ہی شاندار عمارتون سے گوی سبقت لیجانے کا دعوے کرتی ہین۔ بنائی تھین۔ وہ بت تراش اور سنگتراش جنکی چھینیون نے وہ وہ بیل بوٹے بنائے کہ پتھر کے کلابتون معلوم ہوتے تھے اور وہ صناع جنہون نے چینی کی کہپریلین بنائین اور چھتون پر وہ مینا کاری کی جنہین دیکھ کر اجنبی دنگ رہ جاتے ہین۔ بعد کی کو نسلون مین موجود نہین رہگئے تھے۔ مگر جس دن سے امیر المومنین سلطان عبد الحمید نے تخت عثمانی پر قدم رکھا ہے اوسی دن سے ٹرکی نے اوس خواب غفلت سے جو میدان فنون وصناعت مین اوسپر طاری ہو گئی تھی اپنے تئین بیدار کرنا شروع کر دیا ہے۔ سابقاً وہ تمام قدیمی چیزین جو عثمانیہ قلمرو مین پائی جاتی تھین۔ ممالک اجنبیہ مین پہونچ جاتین۔ اور یوروپ کی عجایب گاہون کی زیب وزینت جانتی تھین۔ اسی امر کی بدولت عالیشان ووکیگین تو ماشیا "دیوون کی لڑائی کی سنگی تصاویر متنرہ ہم) عجایب خانہ برلن کی رونق کو دوبالا کر رہا ہے۔ اور نینوہ کی قدیمی اشیاء پیرس اور لنڈن کی عجایب گھرون مین موجود ہین۔ مگر اب امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ ہی جایز ورثون کو ہاتھ سے نہین جانے دیتی اور قسطنطنیہ کا عجایب گھر جو اپنے نام کی شان کے قابل ہو گیا ہے۔ سیر کنندہ کو حیران و متعجب بنا دیتا ہے کیونکہ اسمین سکندر اعظم کی قبر جیسے بیش بہا نادرات وعجوبات موجود ہین (جو پانچ برس ہوئے صیدا مین پائے گئی تھی اور جو تمام مقابلون سی برتر اور ارفع ہے)۔

اعلے تعلیم کے مدارس مین سے جو آج ٹرکی مین اس روشن دماغ شوق کی جو سلطان المکرم اعلی انشاء وعلم ادب کے رونق دینے مین رکھتے ہین۔ اور جو نیز اوس نا اختتام پذیر تردد اور غور و پرداخت کی جسسے حضور ممدوح اپنی سلطنت کی ملازمین کے علم و ہنر کو وسیع کرنے کی کوششین کر رہے ہین یہ تین

شہادتین ہین۔

ہم سکول آف ہائی ڈپلومیٹک سٹڈیز (اعلے سفارتی تعلیم کا مدرسہ) کا نام لیئے بغیر نہین رہ سکتے جو پیرس کے سکول آف پولیٹیکل سائنس کو ایک دن مانند کریگا۔

وہ سکول جو وزارت تعلیم عامہ کے ماسوا دیگر وزارتون کے ماتحت ہین حسب ذیل ہین:۔

(۱)۔ وزارت تجارت و پبلک ورکس و زراعت کے ماتحت (الف) حمیدیہ تجارتی سکول ہے۔ سلطان عبدالحمید نے ۱۸۸۲ء مین قایم کرکے سلطنت عثمانیہ مین ایک ایسا مدرسہ جاری فرمادیا ہے جو پبلک کی صنعت و حرفت اور تجارت کو فروغ دینے مین نہایت ہی مفید نتیجہ خیز ہے (ب) آرٹس و ٹریڈز سکول (مکاتب صنعتی) یہ تعداد مین دو ہین ایک لڑکون کے لیئے اور دوسرا لڑکیون کے واسطے ہے زنانہ مدرسہ کو ۱۸۸۳ء مین از سر نو ترتیب دیگئی تھی۔ جس سے وہ صنعتی تعلیم نسوان مین اپنی آپ ہی نظیر ہو گیا ہے۔ اوس مین لکھنا پڑھنا اور سوئی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اور جو کچھہ کام لڑکیان تیار کرتی ہین وہ انکی ہی منفعت کے لیئے فروخت ہو کر زر قیمت ایک طرح کے سیونگز بنک مین جمع کر دیا جاتا ہے اور جمع شدہ رقم پاس شدہ لڑکیون مین حسب لیاقت تقسیم کر دیجاتی ہے۔ (ج) صنعتی مدارس جو فی ولائیت ایک ایک مدرسہ کے حساب سے ۱۸۸۴ء مین قایم اور جاری کیئے جانے منظور ہوئے تھے۔ باقاعدہ طور پر سلسلہ وار برابر قایم ہو رہے ہین۔

(۲)۔ وزارت (صیغہ مال کے ماتحت)۔

(الف) معدنیات و جنگلات کا مدرسہ عہد سعادت مہد اعلیحضرت سلطان عبدالحمید مین مدرسہ معدنیات اور مدرسہ جنگلات کے ملادینے سے ظہور مین آیا ہے۔

(ب)۔ مدرسہ تار برقی۔ جسنے حضور ممدوح کی پرضیا ظل عاطفت مین موجودہ رونق و فروغ حاصل ہوا ہے۔

سلطنت عظمی کے غیر مسلم جماعتون کے سکولون پر ریویو کرنے سے پہلے مدارس مذہبی کی تعلیم پر چند سطور تحریر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مدارس مذکور مین تعلیمی کورس مندرجہ ذیل شاخون پر منقسم ہے۔ قواعد نحو۔ منطق۔ آلہیات۔ فلولاجی (صرف و نحو اور تاریخ زباندانی) عروض۔ انشاء۔ علم کلام۔ اقلیدس و ہیت۔ مدرسہ مین دس یا بارہ برس تعلیم پانے کے بعد طلبا قاضی، مفتی یا امام بنتے ہین۔ مگر جو شخص نہائیت اعلے مدارج قانونی حاصل کرنیکے خواہشمند ہون۔ انکو فقہ شرع محمدی۔ تفسیر کلام اللہ اور احادیث کی تعلیم مین اور چند زائد سال خرچ کرنے پڑتے ہین ان مدرسون کے علاوہ شیخ الاسلام کے ماتحت مقتول سپاہیون کے یتیم بچون کے لیئے ایک مدرسہ اور امامون اور موذنون کے لیئے استنبول اور سقوطرا کے بھی دو مدرسے ہین۔ ان تینون کو ۱۸۸۳ء مین امیر المومنین اعلیحضرت سلطان المعظم نے قائم کیا تھا۔ قسطنطنیہ مین بہت سی پبلک لائبریریان (کتب خانے) بھی ہین جو تعداد

مین چالیس سے متجاوز ہین۔ یہ عموماً مسجدون مین ضمنی طور پر قایم کیگئی ہوئی ہین اور منگل و جمعہ کے سوا ہر روز عام پبلک کے لیئے کہلی رہتی ہین۔ پبلک لائبریریون کے علاوہ دارالخلافہ مین ایک ہزار سے زیادہ پرائیویٹ لائبریریان ہین جو مالکون نے متعدد مسجدون کو وقف کر دی ہوئی ہین۔

غیر مسلم جماعتون کے سکول تعلیم عامہ کے ان مدارس کی قسم مین داخل ہین جنکو قانون فری (آزاد) مدارس کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ امپیریل حکام سے ایک مرتبہ ان کے کہولنے کی اجازت ملگئی اور یہ مدارس اپنے اندرونی اور انتظامی معاملات مین گورنمنٹ سے بالکل آزاد ہوگئے۔ جو اپنے لئے صرف یہ دیکھنے کا حق محفوظ رکھتی ہے کہ جو تعلیم دیجاتی ہے وہ اخلاق یا سلطنت کے آئین کے برخلاف تو نہین اور یہ کہ جو پروفیسر مدارس مین مقرر ہین وہ وزیر تعلیم عامہ یا اوس ولایت کی علمی مجلس جس مین وہ مدرسہ قایم ہے یا خود اس جماعت کے مذہبی حکام کی عطا کی ہوئی ضروری ڈگریان رکھتے ہین کہ نہین۔ ان پابندیون کے ماسوا جو گورنمنٹ کے حقوق قایم رکھنے لیئے ضروری ہین اور سب طرح سے یہ غیر مسلم مدرسے سرکاری مداخلت سے آزاد ہین۔ بلاشبہ یہ ایک بہت ہی بے نظیر اور خوبصورت مثال بے تعصبی کی ہے جسے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ کل دیگر قومون کو دکہلا رہی ہے۔ اور ممکن نہین کہ وہ اوس کے نہایت ہی اعلے قدر و منزلت کا اعتراف کیئے بغیر رہ سکین غیر مسلم جماعتون کے تمام مدرسون سے کلیسائے یونانی مذہب کی معتقد جماعت کے مدرسے کیا بلحاظ تعداد کے اور کیا بلحاظ عمدگی تعلیم اور اس کے اعلے پایہ کے بہت بڑی سبقت رکھتے ہین۔ وہ ان تین قسمون پر منقسم ہین۔ محلونکے سکول۔ پرائیویٹ سکول۔ اور مرکزی اعلے سکول۔ پہلے قسم کے مدارس کو محلہ والون نے قایم کیا ہوا ہے اور وہی اونکو چلاتے ہین۔

پرائمری ابدادی سکول اور لڑکیون اور لڑکون کے سکول نہین شامل ہین۔ وہ مکاتب بیان ابدادیہ اور رشدیہ کیطرح درجہ وار بنے ہوئے ہین۔

دوسری قسم کے مدرسے ابدادیہ مدارس کے ہم پلہ ہین اور اونکو سکینڈری تعلیم دینے کیلئے پرائیویٹ شخصون نے اپنے خرچون سے قایم کیا ہوا ہے۔ تیسری قسم کے مدارس سرکاری اعلے مدارس کے برابر ہین ان مین سے فنار کا گریٹ نیشنل سکول (قومی مدرسہ اعظم)، اور ہالکی کا تجارتی اور مذہبی مدرسہ بڑے اعلے پایہ کے مدرسے ہین۔ گریٹ نیشنل سکول کی لائبریری مین تقریباً بیس ہزار جلدین موجود ہین۔

قسطنطنیہ اور اوس کے مضافات مین یونانی مدارس کی تعداد سو سے اوپر ہے اور ان مین گیارہ اور بارہ ہزار کے درمیان طلبا جن مین سے ایک چوتھائی کے قریب لڑکیان ہین تعلیم پاتے ہین۔

اعلیحضرت سلطان عبدالحمید نے تعلیم عامہ کو رونق دینے مین جو بے تعداد کوششین کی ہین اون سے

زیادہ جو جماعت مستفید ہوئی ہے وہ ارمنی قوم ہے حضور ممدوح کے عہد حکومت سے پہلے اس قوم کے قسطنطنیہ مین اور دیگر چند بڑے بڑے شہرون مین بہت ہی تھوڑے مدارس موجود تھے قسطنطنیہ مین ہر ایک ارمنی محلہ مین ایک ایک پرائمری سکول تھا جہان صرف لکھنا۔ پڑھنا۔ ابتدائی حساب۔ مذہبی جواب سوال اور ادن لڑکون کو جنکی آواز اچھی ہوتی مذہبی گانا سکھایا جاتا تھا۔ ان مین سے چند سکولون مین علاوہ برین گرہمر تاریخ۔ جغرافیہ اور تھوڑی سے ریاضی بھی سکھائی جاتی تھی۔ لیکن اعلیحضرت سلطان عبدالحمید کی بابرکت عہد مسعود مین ارمنی جماعت نے تعلیم مین بہت بڑی ترقی کی ہے۔ اور اب اوسکے مدارس سلطنت عظمی کے دیگر تعلیمی درسگاہون کے ہم پلہ ہوگئے ہین۔ خاصکر دارالخلافہ مین ارمنی جماعت نے بہ نسبت سابق بہت زیادہ ترقی کی ہے اور یہ شہر منتشر طور پر انکی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے مگر زیادہ تر وہ ۹ ۳ محلون اور مضافات مین بتعداد کثیر آباد ہین۔ اور ان مین انکی ۹ ۳ گرجے ہین جنکے متعلق ادن پرائمری سکول لڑکون اور لڑکیون کیلئے ہین۔ ان سکولون کا خرچ جماعت مذکور ہی گرہ سے کرتی ہے اور ان مین سے اکثر مین تعلیم مفت دیجاتی ہے اونمین چار ہزار لڑکے اور دو ہزار لڑکیان تعلیم پاتی ہین۔

ارمنیون کے سکینڈری درجہ کے سکولون مین زیادہ سر برآوردہ بربرین سکول۔ آغا جھان سکول یسقوطر کالیس بوربن مدرسہ نسوان بینی کا پودار کا مشدور جیان سکول اور قوم کا پودار کا تری دیا نیان سکول ہین یہ تمام سکینڈری سکول پرائیویٹ اشخاص نے قایم کیئے ہین (جن کے نامون سے وہ موسوم ہین) ارمنی ہسپتال واقع یدی قولی کے ساتھ یتیم لڑکون اور لڑکیون کیلئے ایک صنعتی سکول ہے۔ اس مین ۲۰۶ لڑکے ۱۹۴ لڑکیان ہین سکنی مین متروک یتیمون کے لیئے ارمنی اسون نے ایک پرورش خانہ قایم کیا ہوا ہے تمام ارمنی سکولون مین غلطہ کا سنٹرل سکول درجہ اول مین شمار ہوتا ہے۔ جہان ۱۵۰ لڑکے سیکنڈری تعلیم پاتے ہین۔ اس مین ارمنی۔ ترک اور یورپین پروفیسر مقرر ہین جو غلطہ سرائے کے امپیریل کالج کی فیکلٹی سے حاصل کیئے گئے ہین۔ تعلیمی پروگرام مین وینیات۔ ارمنی زباندانی اور علم ادب۔ ترکی زباندانی۔ فرانسیسی اور جرمن خوشخطی نقشہ کشی۔ جغرافیہ۔ عام تاریخ۔ فلسفہ نیچرل ہسٹری۔ علم طبیعات کیمسٹری۔ ریاضی۔ قانون سیاست مدن۔ حساب کتاب رکھنا۔ فن عملی۔ حفظ صحت۔ اور جمناسٹک (ورزش جسمانی)۔ شامل ہین۔

سنہ ۱۸۸۶ء مین قایم ہوکر یہ مدرسہ ابتک بے نظیر نتایج ظاہر کرچکا ہے اور یہ امر اوس کے مہتممون اور اوس کے پروفیسرون کیلیئے بڑے فخر کا موجب ہے۔

اپنے ہم مذہبون کو تعلیم کے فوائد اور منافع سے مستفید کرنے کیلیئے ارمنیون نے تعلیم کے پھیلانے

کے لیے متعدد سوسائٹیان موسومہ یاری کورو زگان۔ آسیاگان۔ ورتانیان صنع کریبان وغیرہ وغیرہ قایم کی ہوئی ہین مگران سب سے بڑھ کر نہایت قابلقدر "یونائیٹڈ ارمنین سوسائٹی" (متحدہ ارمنی انجمن) ہے جو اعلیحضرت سلطان عبدالحمید کے عہد حکومت مین بنائی گئی ہے حضور جلالت مآب بنفس نفیس اس انجمن کو سالانہ بہت بڑی امداد دیتے ہین تاکہ وہ حضرت سلطان کے ایشیائی علاقہ کی وفادار رعایا مین تعلیمی سلسلہ کو اچھی طرح سے بڑھانے اور رونق دینے کے قابل ہو جاوے۔ انجمن مذکورہ ۳۵ مردانہ سکولون کو جن مین ۳۲۶۲ طالبعلم پڑھتے ہین اور دس زنانہ مدرسون کو جن مین ۹۳۸ لڑکیان تعلیم پا رہی ہین۔ چلا رہی ہے یعنی اس کے طفیل ۴۲۰۱ غریب بچے مفت ابتدائی تعلیم پا رہے ہین۔

دو زنانہ انجمنین جو خیر مجسم حضرت امیرالمسلمین کے عہد محمود مین ہی قایم ہوئی ہین صوبجات مین غریب لڑکیون کو تعلیم دلانے مین مردانہ سوسائٹیون کا مردانہ وار مقابلہ کر رہی ہین انمین سے ایک۔

(۱) "طبروت زاسر جھیوہیاز" سوسائٹی ہے جو صوبجات مین زنانہ مدرسون کے لیئے استانیان تیار کرتی ہے اس نے اسلامبول مین ایک نارمل سکول قایم کیا ہوا ہے جس مین ۸۰ لڑکیان زیر تعلیم ہین تاریخ قیام سے یہ مدرسہ صوبون کی مختلف مدارس کیلئے ۳۰ استانیونکو ہر سال قریب فارغ التحصیل کر کے باہر بھیجتا ہے۔

(۲) "اسکانا نبر جھیوہیاز" سوسائٹی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جن اضلاع مین پہلے زنانہ مدارس موجود نہین وہان انکو قایم کیا۔ اور چلایا جاوے۔ وہ ابتک پانچ پرائمری سکول قایم کر چکی ہے جن مین پانسو لڑکیان پڑھ رہی ہین۔

خاص دارالخلافہ مین نوجوان لڑکیان پیرا کے صنعتی سکول مین اعلٰے تعلیم پاتی ہین۔ اوس کے پرسے پیریٹری (تیار کنندہ یا ابتدائی) اور اعلٰے دونون حصون مین متعلمون کا شمار ۱۵۰ ہے اوس مین داخل ہونے کے لیئے ابتدائی تعلیم کا پہلے حاصل کر لینا ضروری ہے۔ خاص تعلیمی کورس کے علاوہ ہر قسم کا سوئی کا کام سکھایا جاتا ہے جو ممالک غیر سے نوکر رکھی ہوئی ماہر استانیان سکھلاتی ہین۔ اعلٰے جماعتونکی لڑکیان عروسی پوشاکین اور مشرقی کشیدہ کا نہایت لطیف اور بے نظیر کام تیار کر لیتی ہین۔

یہان ارض روم کے "سناس سریان" مدرسے کا جسے ایک ارمنی روسی باشندہ و آن نے بہ اجازت خلیفۃ المسلمین ۱۸۸۱ئ مین قایم کیا تھا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ جس سے زیادہ تر آرمینیا کی ولائتین مستفید ہوتی ہین۔ سکینڈری تعلیم دیتا ہے۔ اس کے پروفیسر جرمن یونیورسٹیون سے حاصل کیئے گئے ہین۔ اس مین علمی تعلیم کے علاوہ کفش دوزی نجاری لوہاری وغیرہ وغیرہ کئی دستی پیشے بھی سکھلائے جاتے ہین اور زراعت و باغبانی کی تعلیم بھی مشرقی اور مغربی ماہران فن کے ذریعہ سے دیجاتی ہے۔

ارمنی کیتھولک جماعت کے مدرسے جماعت مذکور کے قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے گو شمار مین کم ہین مگر اون کا انتظام و اہتمام نہائیت معقول ہے۔ "آئیا اور ونیس کے" مکاتیون" کے مدارس اور نیز مدرسہ بطریق اعظم مدرسہ تہ حمض کیاضی" خاص تذکرہ کے قابل ہین۔ ایک مدرسہ "سونگی" زیر اہتمام لڑکیون کو ابتدائی تعلیم دیتا ہے۔

یونانی اور ارمنی سکولون کے بعد یہودیونکی سکولونکی باری آتی ہے۔ جو تمام چند متمول اشخاص یا یونیورسل اسرا ایلایٹ الائنیس (انجمن اتحاد عامہ بنی اسرائیل) نے قائم کیئے اور جن کو وہی چلا رہے ہین۔ ۱۸۹۰ء کے آغاز مین تمام قلمرو عثمانیہ مین ان مدارس مین سے ستر ہ لڑکون کے لیئے تھے جہان ۵۴۴۹ لڑکے پڑھتے تھے اور تیرہ لڑکیون کے لیئے تھے جن مین ۲۳۰۹ متعلمہ تھین۔ اور ایک مکسڈ (مخلوط) سکول لڑکون اور لڑکیون دونون کے لیئے تھا جس مین ۱۷۱ طلباء زیر تعلیم تھے۔

ان مدارس کا تعلیمی کورس وہی ہے جو رشدیہ مدارس کے لیئے ہے۔ اس مین عبرانی زبان تاریخ یہود تاریخ زمانہ حال۔ جغرافیہ۔ حساب کتاب رکھنا۔ اصول اقلیدس۔ علم طبیعات۔ کیمسٹری اور نیچرل ہسٹری کے ابتدائی مسائل اور مقامی اقتضا کے مطابق ترکی۔ عربی۔ یونانی۔ اطالین یا اندلسوی بانین سکھائی جاتی ہین۔ اعلے تعلیم بنی اسرائیلی جماعت مین رواج پذیر نہین ہے۔ مگر دوسری طرف دس صنعتی مدرسے لڑکون کے لیئے اور نو مدرسے لڑکیون کے لیئے جاری کیئے ہوئے ہین جن مین بالترتیب ۲۴۰ لڑکے اور ۲۱۵ لڑکیان کسب ہنر سیکھتی ہین۔

سلطنت عثمانیہ کے وسیع خوان نعمت مین جو ادنے اجنبیون کے لیئے بچھایا ہوا ہے یورپینون کی قائم کردہ تعلیمی مدارس کی ہی نہین ہے جو دارالخلافہ اور صوبجات دونون جگہ موجود ہین۔ اجنبیون نے مدارس کھولنے کی اجازت ملنے کے لیئے جسقدر درخواستین کی ہین ان سب کو امیر المومنین کی گورنمنٹ نے ہمیشہ خلعت قبول عطا فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ سلطنت عظمےٰ عثمانیہ کے تمام اطراف مین فرانسیسی۔ اطالین۔ انگلش آسٹرین۔ جرمن اور امریکن مدارس اوس شاہنشاہ کیوان بارگاہ کے سایہ ہمایونمین پھلتے پھولتے نظر آرہے ہین۔ جسکی ذات بابرکات مین علوم وفنون اور سائینس کو ایک نہائیت زبردست اور فراخ حوصلہ مربی ملگیا ہوا ہے۔ صرف قسطنطنیہ ہی مین ۵۲ ایسے کالج سکول اور یتیم خانے ہین جنکو دیگر ممالک کے رومن کیتھولک عیسائی جماعتون اور مشنون نے قائم کیا ہوا ہے اور جن مین ۵۰۰۰ ۲ لڑکے اور لڑکیان تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ اور ان کے علاوہ پانچ پروٹسٹنٹ سکول انگریزی اور اوس کی مشنون کے زیر اہتمام ہین ایک یونانی کیتھولک مدرسہ ہے اور بارہ دیگر مدارس ابتدائی۔ سکینڈری یا اعلے تعلیم کے لیئے ہین جنمین

مذہبی تعلیم نہین دیجاتی۔

ایک متمول امریکن نے رابرٹ کالج قایم کیا ہوا ہے جو نہی اعلے تعلیم کے لیئے بہت مشہور۔۔۔۔ ہے۔ علاوہ برین امریکن مشن نے تعلیم نسوان کے لیئے ایک مدرسہ کھولا ہوا ہے جسکی بہت تعریف کیجاتی ہے۔

بیروت مین ایک فری (آزاد) طبی مدرسہ ہے جس سے عربی بولنے والے ممالک کو لاانتہا فایدہ پہنچ رہا ہے۔ ایڈریانوپل۔ سالونیکا جینینا۔ سمرنا۔ طرابزون عین تاب اور موصل وغیرہ مین بھی اجنبی مدارس موجود ہین جو تعلیم عامہ کی ترقی مین عثمانیہ مدارس کو بہت امداد دے رہے ہین۔

ہر سال ترقی تعلیم کے لیئے حضرت امیر المومنین اپنی جیب خاص سے بڑی بڑی رقمین خرچ فرماتے ہین شہنشاہ موصوف نہ صرف لڑکون اور لڑکیون کے لیئے ایسی مقامات مین جہان مطلوبہ روپیہ کی کمی ہو صبیان اور ابتدایہ مکاتب کی تعمیر اور قیام کے لیئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو وہی عطا فرماتے ہین۔ بلکہ برابر لگاتار مدارس کی نقد امداد سے جو وہ شاہان عالیمقدار کے مناسب حال فراخ دلی سے مرحمت فرماتے ہین۔ یا طالب علمون کے لیئے تاکہ اون کا شوق بڑہے طرح طرح کے انعاموں اور تحفون کے بھیجنے سے اعانت فرماتے رہتے ہین۔ یہ کل انعام واکرام بلا تمیز مذہب وقومیت تمام رعایا پر یکسان تقسیم کیئے جاتے ہین۔

کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہین اوسکی تمام رعایا جو ایک ہی ملک کی بچے ہین۔ ہر طرح سے مساوی اور برابر ہے اور بیشک یہی وجہ ہے کہ حضرت بلند شوکت جب ہر سال بجلوس شاہانہ خرقہ شریف کی رسم کی بجا آوری کے لیئے استنبول تشریف لیجاتے ہین تو غیر مسلم سکولون کے طالب علم اور پروفیسر شہر کے ان تمام گلی کوچون مین جن مین سے امپیریل سواری نے گذرنا ہوتا ہے صف بستہ قرینے وار کھڑے ہوکر انکی موکب جلال کے دیکھتے ہی خوشی کے نعرے بلند کردیتے ہین۔ اور "پادشاہم چوق یشا" کے پرزور صدائین اور نعرے اوس بے پایان امتنان واحسان کا ایک ادنی اظہار ہین جو رعایائے سلطانی اپنی شہنشاہ عالی مرتبت کیطرف سے اپنے دلون مین محسوس کرتی ہے +

ارمنی

اوس بے نظیر ترقی کا بیان ختم کرنے سے پہلے جو ٹرکی نے اپنے موجودہ فرمانروا کے عہد حکومت مین کی ہے ہم اس ارمنی ایجی ٹیشن کی نسبت جو پچھلے تین مہینون سے ہم مشاہدہ کر رہے ہین اور نیز ان ارمنیون کی جو صوبجات متحدہ کی رعایا بن چکے ہین ٹرکی واپس جانے پر جو قانونی حیثیت ہوتی ہے اوسپر

چند سطور تحریر کر دینا مناسب خیال کرتے ہین۔

ایک عام ٹرکی ضرب المثل ہے کہ ایک ارمنی کو ٹھگنے کے لیئے چھہ یہودی درکار ہوتے ہین۔ اس کہاوت سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ ارمنی بہ اعتبار اپنی صداقت اور دیانت کے مشرق مین بالعموم کس وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی خود بھی اپنے اس عیب سے بخوبی واقف ہین۔ کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اون مین سے ایک نے نیویارک کے ایک سربرآوردہ روزانہ اخبار مین ایک خط شایع کرکے اپنے ہم مذہبون کو اپنے بیانات مین صداقت۔ صرف صداقت اور سوائے صداقت کے اور کچھہ زیادہ نہ بیان کرنے مین نہایت محتاط رہنے کی تاکید اکید کی تھی۔ اس سادہ لوح ارمنی کو اپنی کوششون اور نصیحتون مین جو کچھہ کامیابی ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہوسکتی ہے جو تمام صوبجات متحدہ اور یوروپ مین شرقاً غرباً شمالاً جنوباً مشتہر ہو رہا ہے۔

"ارمنی سرگروہ گریگوری کی بیوی کی یہ کہانی (جسنے کچھہ عرصہ سے تمام دنیا مین ایک ہلچل ڈال رکھی تھی) کہ وہ ترکی ظالمون کے ہاتھون بیعزتی گوارا نہ کرکے اپنے بچے کو گود مین لیئے ہوئے ایک غار عمیق مین کود پڑی تھی۔ اور اوس کی تقلید مین دوسری عورتون نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ حتے کہ وہ نالہ لاشون سے پٹ گیا تھا۔ جیسے کہ اکثر لوگون نے اس قصے کے سنتے ہی پیشین گوئی کردی تھی۔ از سرتاپا جھوٹا اور غلط ثابت ہوئی ہے۔

"اب یہ معلوم ہوگیا ہے کہ یہ مکروہ اور خوفناک قصہ اوس پرانی کہانی سے جسے نظم مین مسٹر ہیمنز نے کئی برس ہوئے اپنی کتاب "سولیوٹ مدر" مین بیان کیا تھا۔ لیا گیا ہے اور واقعات موجودہ کے مناسب حال بنانے کے لیئے اوس پر بہت سی رنگ آمیزیان اور زیادتیان کرلیگئی ہین۔ اس انکشاف عجیبہ سے یہ اغلب نہ سہی مگر ممکن تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام "ارمنی مظالم" زیادہ تر کسی تنگ بند جنونی کے دماغی اختراعات ہین جو ذاتی منفعت کینہ توزی یا کسی اور ویسے ہی مدعا کے لیئے گھڑی گئین۔ مگر یہ یقینی امر ہے کہ اس انکشاف حال نے سب طرفون سے ماسوا ان ارمنی ایجی ٹیٹرون (شورش برپا کرنے والون) کے جن کا پیشہ ہی یہی ہے اور جنپر اس ایجی ٹیشن کی مرگی کا ہمیشہ دورہ ہوا کرتا ہے۔ ترکون کی مخالفت کی جوش کو نمایان طور پر ختم کردیا ہے۔

"یہ مندرجہ بالا ارمنی ایجی ٹیٹر اس بات کو کہ یہ کہانی محض ایک پرانی نظمیہ کتاب سے اخذ کیگئی ہے ورنہ درصل اسکی کوئی حقیقت یا بنیاد نہین ہے تسلیم نہین کرتے اور بڑے اطمینان اور بھروسہ کے ساتھ تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کررہے ہین جو ارمنی سرزمین پر بہیجگئی ہوئی ہے۔"

اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ ضلع ساسون مین کچہہ شورش ہوئی ہے - مگر اوسکی پوری پوری تحقیقات ہوگی کیونکہ اعلیحضرت کی یہ مستقل اور مضبوط خواہش ہے کہ اوسکی تمام رعایا کے ساتھ منصفانہ برتاو کیا جاوے اور تمام مجرمون کو قانون کے مطابق سزا دیجاوے - لیکن ہمارے خیال مین سب سے پہلے یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ وہان در اصل تو عین کیا آیا ہے اور شائد یہ کہ کونسی ابتدا کرنیوالے کون تھے - واقعات گزشتہ مندرجہ ذیل مختصر طرز مین جیساکہ اون کو نیو یارک ہیرلڈ نے شائع کیا ہی بہت عمدگی سے یہان بیان کئے جاسکتے ہین -

یہ ان ارمنی فتنہ پردازون نے تالوری کی دشوار گذار پہاڑون مین جو موش (واقع ولایت بطلس) کے جنوب مشرق مین) ساسون اور ضلع قال واقعہ متصرفات (کمشنری) گنج کے درمیان ہین - سر انکالا - اور انہی نوجون کو مسمی حمپرطزوم کے اغوا پر جو مورٹ کے فرضی نام سے ان علاقون مین پہلے سے شورش برپا کر رہا تھا جمع کیا -

یہ حمپرطزوم ولائت ادانہ کے قصبہ حجین مین پیدا ہوا تھا اور آٹھ برس قسطنطینیہ کے سول میڈیکل سکول مین تعلیم پاتا رہا مگر قوم قاپو کے ہنگامون مین شریک ہونیکی وجہ سے اتھنز کو اور وہانسے جنوا کو بھاگ گیا - بعد ازان وہ بھیس بدلکر اور اپنا نام بدلا کر سکندریہ کے رستہ دیار بکر سے بطلس کے نواح مین پہونچگیا - اور وہان پہونچتے ہی پانچ اور شخصون کے ساتھ ملکر اسی وقت سے اپنی باغیانہ ایجی ٹیشن (شورش) شروع کردی -

حمپرطزوم بھولی رعیت کو یہ یقین دلاتا پھرتا تھا کہ وہ ایک اجنبی ایجنٹ ہے اور ترکی حکومت کو تہ و بالا کرنے کے متعلق جسقدر وہ تجویزین کر رہا ہے اون مین تمام دول یوروپ اوس کی محد و معاون ہین - چنانچہ اسطرح سے دیہات سنار رسمائی - گلی گوزات - آہی - خدنگ - سیانک - جقندر - الفرد - سونی - اتک - آق جسر اور علاقہ تالوری کے آرمینیون کو جس مین چار ضلعے شامل ہین وہ اپنی مجرمانہ اغراض مین شامل کرنے پر کامیاب ہوگیا -

جب ان باغیون نے زیر کمان حمپرطزوم جولائی گذشتہ (سنہ ۱۸۹۴ع) کے آخری حصہ مین انہی اپنے دیہات کو ترک کر دیا - اور اپنی عورتون - بچون اور املاک کو ناقابل گذر اور ممتنع الوصول مقامات مین چھوڑکر دوسرے مسلح باغیون کو بھی جو وادیئے موش اور قال (دسلوان کی قضاؤن (علاقہ جو قاضی کے ماتحت ہوتے تحصیل) سے آئے تھے اپنے ساتھ ملالیا - اور تین ہزار سے زیادہ کی تعداد مین بمقام اندوق داغ جمع ہوئے - ان مین سے پانچسو یا چہہ سو باغیون نے موش پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا

اور ابت۔ اُز قبیلہ ولیقان پر جو کوہ تورلنگ پر موش کے جنوب مین آباد ہے حملہ کرکے اون مین سے کئی ایک کو قتل کیا۔ اور اونکی تمام جایدادین لوٹ لین۔ جسقدر مسلمان اونکے ہاتھ لگے۔ پہلے انکی سخت مذہبی توہین کیگئی۔ اور بعد مین اون کو نہایت خوفناک اذیتین اور تکلیفین پہونچاکر قتل کیا گیا۔ باغیون نے نواح موش کی باقاعدہ فوج پر بھی حملہ کیا۔ مگر وہ خاص شہر موش پر وہان کی زبردست جنگی فوج کے خوف سے حملہ کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

یہ گروہ پھر ان باغیون کے ساتھ ملکر جو اندوق داغ پر اکٹھے ہوئے تھے علیحدہ علیحدہ جماعتون مین ہو گیا جنہوں نے آس پاس کے قبیلون پر بڑی خونخواری سے حملہ کرکے نہائت مہیب اور خوفناک جرائم کا ارتکاب کیا اور چارون طرف لوٹ مار کا بازار گرم کردیا۔ اُنہون نے عمر آغا کے بھتیجے کو زندہ آگ مین جلا دیا۔ اور گلی گوزات کے گانون مین تین چار مسلمان گھرونکی عورتونکو ہلاک کردیا۔ علاوہ بریں اُنہوں نے بے تعداد مسلمانونکو طرح طرح کی اذیتین پہونچائین۔ بکو صلیب چومنے پر مجبور کیا۔ انکی آنکھین نکالڈالین۔ کان کتر دئیے اور اسیطرح کے اور ہزارون نہائت دردانگیز ظلم وستم ان غریبون پر کئے۔

انہی باغیون نے اگست گزشتہ کے شروع مین مقامات بگران وبادیکان کے قبیلہ جات فنی نار پر حملہ کرکے اوسیطرح کے جور وستم کئے جیسے کہ اوپر لکھے جاچکے ہین۔ ان باغیون کے علاوہ دیہات علی نق دیر موش کے باغیون نے جو ضلع کلب کے پرگنہ جنان مین واقع ہین اون کردون پر جو ان ضلعات مین آباد تھے اور نیز اون کردون پر جو دیہات قبصر وچاٹ چال مین بستے تھے حملہ کردیا۔

اگست کے اخیر مین ارمنی موش کی قرب وجوار مین کردون پر حملہ کر رہے تھے۔ اور موضع گلی گوزات اور دو تین اور موضعون کو جلاکر راکھ سیاہ کرچکے تھے۔ تالوری کے باغی تعداد مین تین ہزار سے متجاوز تھے۔ اور عیسائی اور مسلمان دونون مین ہلاکت وتباہی برپا کرنیکے بعد اپنے ابلیسانہ کام مین برابر لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب انکو ہتھیار رکھدینے اور مطیع ہوجانے کا حکم دیا گیا۔ تو اونہون نے انکار کردیا۔ اسپر بغاوت کے فرو کرنے کیلئے باقاعدہ فوج موقعہ پر روانہ کیگئی۔ سرغنہ حمپرطزوم گیارہ خطاکار ساتھیون کے ہمراہ بلند پہاڑونکی طرف بھاگ گیا۔ مگر آخرکار زندہ پکڑ لیا گیا۔ لیکن گرفتاری سے پہلے اوس نے دو سپاہیون کو قتل اور چھہ کو زخمی کیا۔ اگست کی اخیر تک تمام باغی گروہ منتشر کردئیے گئے۔

عورتون بچون اور بیمارون کی حسب مقتضائے انسانیت احکام اسلام کے مطابق پوری پوری خبرداری کیگئی۔ اور صرف وہی باغی فوج کی باڑھون سے ہلاک ہوئے جنہون نے ہتھیار رکھدینے سے انکار کیا۔ اور اپنی ملک کی جائیز حکام سے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی۔

ان واقعات متذکرہ بالا کے بعد مین ایک چشم دید شاہد یعنی مسٹر زیمی نیز اندلسوی سیاح اور فیلو

رائل جغرافیکل سوسائٹی آف انگلینڈ کی شہادت سے تصدیق ہوگئی بمصائب ساسون کی نسبت جو کچھ اون کا بیان ہے اوسے اخبارات نے مندرجہ ذیل پیرایہ مین شایع کیا ہے:-

"سینو رزیمی نیز مشہور اندلسوی سیاح اوس جغرافیکل مشن کو جسپر ترکی گورنمنٹ نے کردستان اور میسوپوٹیمیا دوابہ فرات و دجلہ مین بھیجا تھا۔ مارچ سے شروع کرکے بماہ نومبر اوسے ختم کرکے اب حال مین ہی یہان واپس آئے ہین۔ مفروضہ مظالم ساسون کے وقت وہ ارمنی صوبہ بطلس مین موجود تھے اور انکا بیان ہے کہ اونہون نے وہان کوئی ایسی چیز دیکھی یا سنی نہین جس سے ان دردانگیز کہانیونکی جو مظالم آرمینیا کی نسبت مشہور کیجارہی ہے کوئی اصلیت یا بنیاد قرار دیجاسکے۔

"سینو رزیمی نیز ایک مہینہ قسطنطنیہ مین ہے مگر وہان انہون نے اس معاملہ پر کسیطرح کی بحث کرنے سے صاف انکار کردیا۔ اب وہ بعیت وڈز پاشا لندن مین ہین اور اس سے زیادہ عرصہ تک خاموش رہنے کی کوئی وجہ نھین دیکھتے۔ اون کے خیال مین آرمینیا کی موجودہ متوحش حالت کا الزام بہت کچھ ان امریکن میتھوڈسٹ مشنون کے ذمہ عاید ہوتا ہے جو ایشیا کوچک مین ڈیرہ ڈالے ہوے ہین۔ انکا بیان ہے کہ یہ مشنین آرمینون کو ایسی سطحی تعلیم دیتی ہین جو جماعت مذکور کی ضرورتون کے بالکل تناقض ہے۔ ان مشنون کے طلبا اپنے گھرون کو واپس جانے اور زمینی اراضیات پر محنت کرنے پر کبھی رضی نھین ہوتے۔ انکو ہر وقت امریکن آزادی کا خبط سمایا رہتا ہے اور سو مین سے ننادوے صورتون مین ارمنی ایجی ٹیٹر (شورش کنندگان) وہ شخص پائے گئے ہین جو اونکی مشنون کے شاگرد رہ چکے ہین۔

"سینو رزیمی فرماتے ہین کہ یہ امر بالکل غلط ہے کہ ترکی باقاعدہ یا بیقاعدہ فوج نے عورتون اور بچون پر ظلم کیے یا ان کو بیحرمت کیا ہے۔ یہ کل واقعہ صرف ایک مقام کی شورش پر محدود ہے جو وہین اسی مقام مین دبادیگئی۔

"پچھلے موسم سرما مین آرمینون اور کردون کے درمیان جو لڑائیان اور ہنگامے ہوے ہین ان کو بیان کرنے کے بعد صاحب موصوف ارشاد فرماتے ہین کہ ارمنی ایک بہت بڑی تعداد مین ساسون کے قریب ادی تالوری مین جمع ہوے گورنر بطلس کی درخواست پر زکی پاشا کی فوج کو حرکت دیگئی اور امن قایم کرنے کا حکم بھیجا گیا۔ اسپر چار بٹلین جن مین تقریباً بارہ سو سپاہی تھے۔ جلدی جلدی اکٹھی کیگئین۔ اور آرمینون کو منتشر کرنے کے لیے بھیجی گئین۔ فوج نے باغیون کو بتاریخ ۲۰۔ اگست ایک میدان مرتفع پر آدبوچا۔ اور ان کو ہتھیار رکھدینے کا حکم دیا گیا۔

"آرمینون نے جو تعداد مین تین ہزار سے زیادہ تھے سپاہیون کو منہ چڑانا اور ان پر پتھر پھینکنے شروع

کر دئیے اور آخر مین اونہون نے فوج پر چند گولیان بھی چلا دین۔ جب فوج نے بھی ایک باڑھ ماری۔ اسپر ارمنی بھاگ گئی۔ اور ایک تنگ گہاٹی مین اکٹھے ہوگئے۔ جہان پر ترکی فوج پھر انکے تعاقب مین پہونچگئی اور ترکی کمان افسر نے آشتی آمیز تقریر مین انکو منتشر ہوجانے کی نصیحت کی چند نے اس نصیحت کو قبول کرلیا۔ مگر اکثرون نے ایسا کرنے سے انکار کیا جب فوج نے پھر دوسری باڑھ ماری۔ اور کلہم تین سوارمنی مارے گئے۔ اور کل معاملہ مین صرف ایک ہی واقعہ کسیقدر سنگین ظہور مین آیا یہ سچ ہے کہ بہت سے قیدی گرفتار کئے گئے تھے مگر وہ بعد مین رہا کردیئے گئے تھے"

اب رہا یہ امر کہ اصلی محرک کون تھے اور کن کی مہربانی سے یہ حالت حادث ہوئی ہے۔ سو ہمارے خیال مین انگریزی زبان بولنے والی قومون کو پادری سر س ہملین صاحب جیسے معتبر اور مستند شخص کے بیان سے بڑھ کر جس نے اسقدر عرصہ پہلے یعنے ۲۳ دسمبر ۱۸۹۳ء کو اخبار "کان گری گیشنلسٹ" (مذہبی پرچہ) مین مندرجہ ذیل بے نظیر خط شایع کرکے ان سوالون کا جواب دیدیا ہے۔ کوئی اور جواب زیادہ مقبول نہین ہوسکتا۔

"ایک ارمنی فتنہ پرداز جماعت سلطنت عثمانیہ کے بعض حصونکی تمام عیسائی آبادی اور مشنری کام کو نہایت سخت نقصان اور زیان پہونچارہی ہے۔ یہ ایک خفیہ انجمن ہے اور وہ اپنا کام ایسی باہنر مکاری اور چالاکی سے کررہی ہے کہ اوس مکاری کو صرف مشرق کے لوگ ہی اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین

"ایک پمفلٹ مین جو بڑی کثرت سے تقسیم کیا گیا ہے اخیر پر یہ اشتہار درج کیا گیا ہے "یہی صرف ارمنی ایسی جماعت ہے جو آرمینیا مین انقلابی تحریک کی رغبت دلا رہی ہے اور اوس کو پھیلا رہی ہے اوس کا صدر مقام اتھینز (دارالخلافہ یونان) مین ہے اور اسکی شاخین آرمینیا کے ہر ایک قصبہ اور گانون مین اور نیز نو آبادیون مین موجود ہین۔

"انجمن ہذا کے بانیون مین سے ایک مسمی نشان غرابدیان امریکہ مین ہے اور جو شخص مزید حالات دریافت کرنا چاہین وہ اس سے یا مرکزی کمیٹی کے ایم بینی آرڈو سے خط و کتابت کرسکتے ہین۔ سابق الذکر کا یہ پتہ ہے۔ نشان غرابدیان نمبر ۱۰ نوتلیمن سٹریٹ قصبہ وورسٹر ریاست سیسپی (صوبجات متحدہ امریکہ) اور آخر الذکر کو دواکخانہ اتھینز۔ یونان کی معرفت خطوط بھیجے جاسکتے ہین۔"

"ایک بڑے عقیل و فہیم ارمنی جنٹلمین نے جو نہ صرف ارمنی زبان بلکہ انگریزی بھی بہت شستہ اور پاکیزہ بولتا ہے اور انقلاب حکومت کا بڑا زبردست حامی ہے مجھے یقین دلایا ہے کہ آرمینیون کو بڑی زبردست امیدین ہین کہ وہ روسیون کے لیئے ایشیا کوچک مین داخل ہوکر اوسپر قابض ہونے کا رستہ تیار کررہے ہین

مین نے دریافت کیا کہ کسطرح؟ جس کے جواب مین اوسنے کہا۔کہ

"یہ تمام ہنچاکوسٹ (باغی ارمنی) گروہ جو کل سلطنت مین قایم ہوچکے ہین۔موقع مناسب کی ملتے ہی ترکون اور کردون کو قتل کردینگے۔ نیز دیہات کو جلادین گے۔اور پھر خود پہاڑون مین جاچھپین گے اس کارروائی سے مسلمان سخت غضب آلود ہوجائین گے۔اور وہ یکبارگی اوٹھ کر بے پناہ آرمینیون پر جا پڑین گے۔اور ان سخت وحشیانہ طریقون سے ذبح کرنا شروع کردین گے جپر روس انسانیت اور عیسوی تہذیب کی حمایت کرنیکے لیئے حملہ آور ہوجاے گا اور قبضہ کریگا۔"

یہ سنکر جب مین نے اس تجویز کو نہایت ہی سفاکانہ اور ابلہانہ کہا تو پھر مجھے بڑی متانت اور سنجیدگی سے یہ جوابدیا۔

"تمہین بیشک ایسی ہی معلوم ہوتی ہوگی مگر ہم آرمینیون نے آزاد ہونے کی ٹھان لی ہی یورپ نے بلغاری مظالم کیطرف توجہ کی اور بلگیریا کو آزاد کرادیا۔اسیطرح جب لاکھون عورتون اور بچون کی خون کی ندیان بہینگی۔اور انکی آہ وبکا آسمان تک پہونچے گی تو وہ ہماری فریاد کو بھی سنے گا۔"

مین نے اوسے یہ سمجھانے کی بیفایدہ کوشش کی کہ یہ تجویز آرمینیونکا نام تک تمام مہذب لوگون مین قابل نفرت وحقارت بنادیگی مگر اوسنے جوابدیا کہ "ہم مایوس ہوگئے ہین۔اور ہم یہی کرین گے" مین نے کہا "مگر تمہاری قوم روسی حفاظت کی خواہشمند نہین ہے وہ تو ٹرکی ہی کو خواہ وہ کیسی بری ہو ترجیح دیتی ہی دونون سلطنتونکی حدین کئی سو میل تک ایک دوسرے سے ملحق ہین۔اور ایک سے دوسری مین ہجرت کرجانا ہروقت نہایت آسان ہے اور یہ انفصال آجکا ہی نہین ہے۔بلکہ اسلامی حکومت کے آغاز ہی سے یہی کیفیت ہی۔پس اگر تمہاری قوم روسی گورنمنٹ کو پسند کرتی تو آج ٹرکی مین ایک خاندان بھی نظر نہ آتا" اوسنے جوابدیا۔"ہان جو کچھ تم نے کہا ہے درست ہی مگر اسی حماقت کی بدلے تو وہ تکلیفین اوٹھارہے ہین اور ابھی اوٹھائین گے۔"

"میری اور بھی کئی لوگون سے گفتگو ہوئی جو اسیطرح کے ارادے رکھتے ہین مگر یہ بات کوئی بھی تسلیم نہین کرتا۔کہ وہ انجمن مذکور کا ممبر ہے۔لیکن جو لوگ قتل وآتشزدگی کو مباح سمجھتے ہون جھوٹھ بولنا اونکے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے۔"

"ٹرکی مین جماعت مذکور ترکون کو پروٹسٹنٹ پادریون اور پروٹسٹنٹ آرمینیون کے برخلاف برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔مقام مارسوان مین جسقدر ہنگامے ہوئے تھے وہ سب اسی جماعت کی کرتوتون سے ہوئے تھے۔وہ سب کے سب بڑے مکار۔بے اصولے اور ظالم ہین۔وہ خود اپنی جماعت کے

لوگون کو قتل کر دینے کی دہمکئیین دیکر اون سے زر چندہ جبرًا طلب کرتے ہین۔ اور یہ دہمکیان محض ڈرادا ہی نہین۔ بلکہ اکثر عمل مین بھی لائی جاتی ہین۔ مینے اس ہنچاگوہٹ انقلابی جماعت کی ناپاک اغراض مین سے صرف چند ایک ہی کا۔ اور وہ بھی حتے الامکان نہایت ہی نرم اور رعایتی انداز سے پردہ فاش کیا ہے اوس کا آغاز روس سے ہوا ہے اور روسی سونا اور روسی چالبازی ہی اسکی روح ورواں ہین۔ تمام پادریون کو جو خواہ وطنی ہون یا اجنبی لازم ہے کہ اس انجمن کی برملا مذمت کرین۔ اور پروٹسٹنٹ پادریون کو تو خاصکر بڑے زور سے اسکی مذمت کرنی واجب ہے۔ اسی جماعت کے ممبر ہر ایک اتواری سکول مین داخل ہونے اور معصوم اور بھولے بھالے لوگون کو دہوکہ دینے اور اون کو اسطرح سے باغی بنانے اور اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔ اسلیئے ہمکو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ آرمینیونکی حمایت کرتے وقت ہم کوئی ایسا فعل تو نہین کر رہے جو کسیطرح سے اس کمبخت انجمن کی اغراض کا جس سے ہر ایک شخصکو نفرت کرنی چاہیئے موید ہوسکے ہم مانتے ہین کہ ممکن ہے اس ملک (امریکہ) کے چند ارمنی ہنچاگواسٹ انجمن کے ظالمانہ ارادون اور اوسکے اصلی مدعا سے ناواقف ہون اور محض حب الوطنی سے اونکے ساتھ شامل ہوگئے ہون۔ ماسوا ازین ہم صوبہ آرمینیا کے ارمنی باشندون کی مصیبتون سے ہمدردی بھی رکھتے ہین۔ لیکن ایسی سرباختہ اور مہلک کوششون سے جن کا نتیجہ پروٹسٹنٹ مشنون۔ گرجون۔ سکولون اور انجیلی تبلیغ سب کو ایک ایسی عام تباہی مین جسکے ہم پہونچانے کی بڑی مستعدی اور مکاری سے کوشش کیجارہی ہے ڈالدینے کا ہو۔ بالکل الگ رہنا اشد ضروری ہے مین تمام وطنی اور غیر وطنی پادریون کو آگاہ کرتا ہون کہ وہ ہنچاگواسٹ لوگون سے کسیطرح کا کوئی تعلق ہرگز نہ رکھین اور نہ انسے کوئی اتحاد و موانست ہی کرین۔

راقم سیرس ہیملن از لیکسنگٹن (امریکہ) مورخہ ۲۳ دسمبر؁

اس سچی پیشگوئی کرنیوالے خط کے ساتھ ہم ایک اخبار کے خاص نامہ نگار کے خط سے مندرجہ ذیل اقتباسات درج کردینے مناسب خیال کرتے ہین۔ نامہ نگار مذکور بالیقین ترکون اور ترکی گورنمنٹ کا دوست نہین ہے مگر پھر بھی جو کچھ لکھتا ہے وہ یہ ہے:۔

” یہ ایک امر واقعہ ہے کہ چند ارمنی مفسدون نے مقام مارسووان کے پادری ایڈورڈ ورگز اور دو دیگر امریکن پادریون کو خود قتل کرکے الزام ترکون کے سر تھوپنے کی صلاح کر لی تھی تاکہ صوبجات شش ترکی گورنمنٹ سے علیحدہ ہو جائے جس سے آرمینیون کا آزاد ہونا ممکن ہو جائیگا۔ اللہ اکبر یہ ایک ایسی ابلیسانہ سازش ہے کہ تواریخ عالم کے ہر ایک صفحہ الٹنے پر بھی اسکی نظیر بمشکل ملیگی۔ اور غضب یہ ہے کہ اگر پادریون کو انکا ایک ارمنی دوست خبردار نہ کر دیتا تو وہ ضرور ہلاک کر دیئے جاتے۔

ڈاکٹر رگز نے بڑی نفس کشی سے محض للہی طور پر اپنی عمر مشنری سکولون مین ارمنی نوجوانون کے تعلیم دینے پر خرچ کردی ہے۔ اور آرمینیون کو لائق اور حکومت کرنے کے قابل بنانے مین جو کچھہ اوسنے کیا ہے کسی ارمنی نے اوس کا عشر عشیر بھی کرکے نہین دکھلایا۔ لیکن افسوس سازشیون نے اسکا بھی کوئی لحاظ نہ کیا۔ . . . . . یہ کہنا تو بیشک ناممکن ہے کہ انقلاب پسند لوگون مین آزادی کے خیالات فلان حدتک غالب ہین لیکن بعض سرغناؤن کی تجویزیں بلاشبہ ایسی خوفناک ہین کہ اون کو سنکر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین۔ بالاختصار انکی تجویزین یہ ہین کہ ترکون پر ناگفتنی مظالم توڑے جاوین۔ تاکہ وہ غضب مین آکر اون کے جواب مین ایسی وحشیانہ حرکات کا مرتکب ہون کہ عیسائی دنیا اون سے چونک اُٹھے۔

زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جب ان تجویز کنندگان کو نصیحت کیجاتی ہے کہ تمہاری یہ تدبیرین عیسائیت کے نقیض ہین تو وہ جواب دیتے ہین کہ "تم کو یہ ظالمانہ اور وحشیانہ معلوم ہوتی ہونگی مگر جو کچھہ ہم کررہے ہین اور جس غرض کیلئے کر رہے ہین انہیں ہم خوب سمجھتے ہین"

"ان لوگون نے حصول روپیہ کیلئے جو طریقے مقرر کیئے ہوئے ہین۔ وہ بھی پولیٹکل ایجی ٹیشن کی تجاویز سے کچھہ کم نفرت انگیز نہین ہین۔ گانٹھہ کے پورے اور عقل کے اندھے آرمینیون کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ کمیٹی کو اتنے اتنے ہزار پیاسٹر کی امداد دین اور روپیہ حاصل کرنیکے وسائل بھی بڑی وضاحت کے ساتھ مقرر کئے گئے ہین۔ اسکی مثال مین ہم ایک واقعہ ذیل مین درج کرتے ہین۔

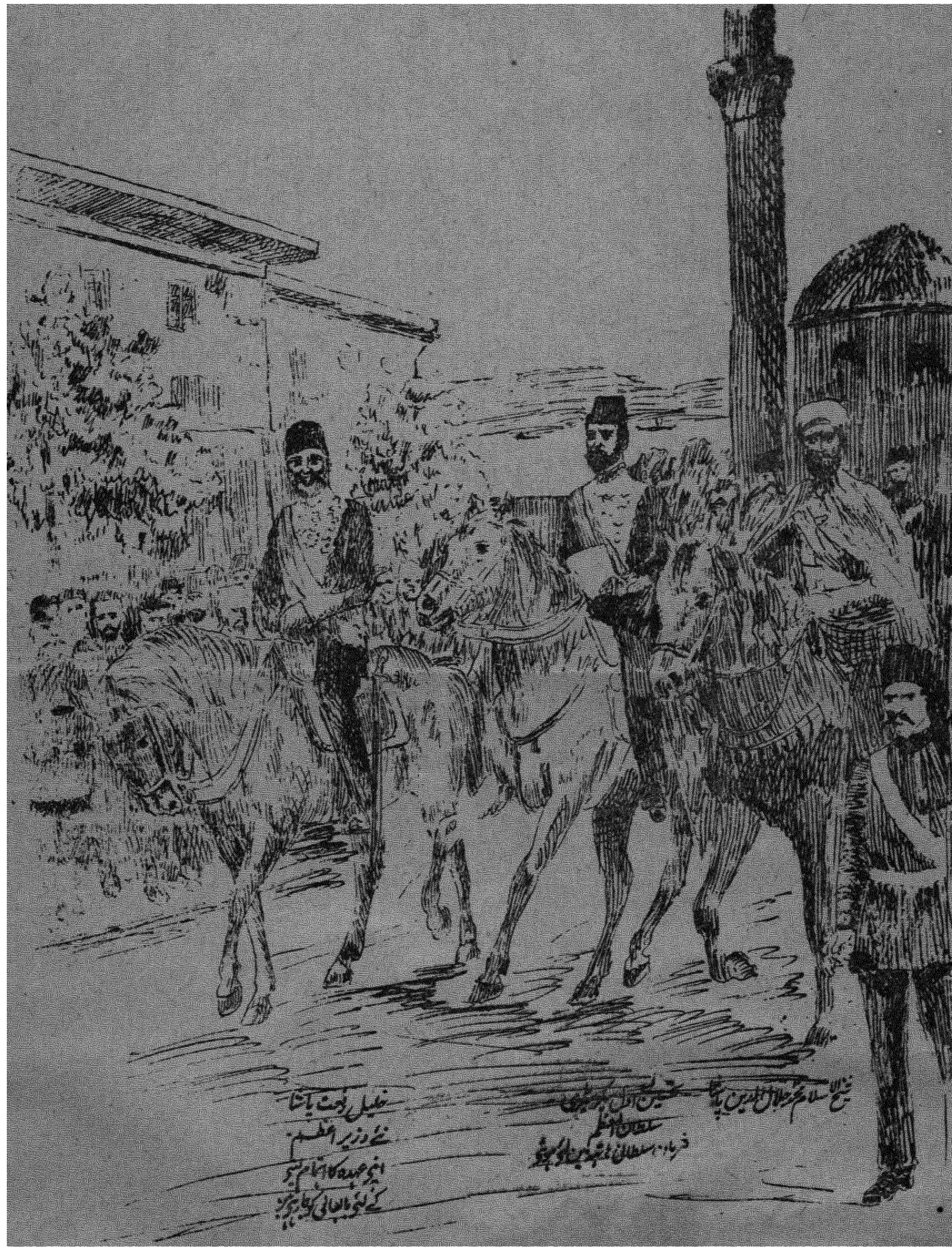
"ایک متمول ترک کو جو قسطنطنیہ مین سرکاری ملازم ہے ایک دن یہ خط ملا کہ اگر وہ چوبیس گھنٹے کے اندر فلان مقام پر بارہ ہزار پیاسٹر نہ رکھدے گا تو وہ قتل کردیا جاوے گا۔ تحقیقات شروع ہونے پر معلوم ہوا کہ خط مذکور ایک ارمنی کا لکھا ہوا تھا جو کئی برسون سے اسی ترک کا ملازم تھا۔ اور بڑا اعتباری سمجھا جاتا تھا۔ نوکر مذکور نے اپنے جرم سے اقبال کیا۔ مگر ساتھ ہی اپنے بچاؤ مین یہ عذر کیا کہ انقلاب پسند مفسدون نے اوسے قتل کرنے کی دہمکی دیکر اس خط کے لکھنے پر مجبور کیا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ وہ دو بلاؤن مین گرفتار تھا۔ اور بیچارہ نے چند برسون کی قید کے عوض اپنی جان کو مفسدون کے ہاتھ سے بچالیا۔ یہ عام یقین ہے کہ اس طریقہ سے بہت روپیہ بہم پہونچایا جاتا ہے۔ مگر یہ کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ آیا وہ روپیہ ان انقلابی مفسدون کی جیبون سے بھی باہر نکلتا ہے یا نہین۔ البتہ عام خیال ہے کہ یہ روپیہ بندوقون اور گولی بارود کے خریدنے پر صرف ہوتا ہے۔ لیکن اسکا علم بھی اس انقلاب چلانے والے مفسدون کو ہی ٹھیک طور پر ہوسکتا ہے"

مندرجہ بالا عبارت کو پڑھ کر روئے زمین پر کیا کوئی ایسا شخص جسمین صداقت اور علم

دانائی کا ایک ذرہ بھی ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ترکی گورنمنٹ اور ترک لوگ ہی ہین ۔ جو آرمینیون کو ستا رہے ہین ۔ اور اون کے مذہب اور نسل کو روئے زمین پر سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہین ۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ امر واقع ہے کہ وفادار اور قانون کی متابعت کرنے والے ارمینیون کی نہ فقط حفاظت ہی کیجاتی ہے بلکہ وہ بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری عہدون پر مامور کیئے جاتے ہین چنانچہ اون مین سے ایک (آرتیان وادیان پاشا مترجم) اس وقت امپیریل گورنمنٹ کا ایک وزیر بھی ہے نیز یہ بھی ایک امر واقعہ ہے کہ ٹرکی کے ارمنی جو تعداد مین نو لاکھ سے کچھ زیادہ نہین (کیونکہ اونکی تعداد اس سے متجاوز نہین ہے) اپنے سکول رکھتے ہین ۔ اونکی زبان اور علم ادب محفوظ ہے ۔ اونکی قومیت کی عزت کیجاتی ہے اور اون کے سرکردہ آدمی بڑے بڑے اعلیٰ اور ذی عزت عہدون پر مامور کیئے جاتے ہین ۔ درآنحالیکہ عیسائی یوروپ اور امریکہ یہودیون کی حس کے برابر بھی پروا نہین کرتے اور رومن کیتھولک ہسپانیہ نے اپنے یورپی علاقہ مین ایک واحد مسلمان کو رہنے نہین دیا ۔ اور صدیان گذرین کہ انکو دیس نکالا دیدیا اس عظیم الشان فرق کی یہ وجہ ہے کہ اسلام فی الحقیقت اصولاً اور رواجاً ہر طرح سے ایک نہائت بے تعصب اور صلح کل مذہب ہے ۔ اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو آج اس وقت ٹرکی کے وسیع مقبوضات مین ایک عیسائی رعایا کا نام نہ پایا جاتا ۔ مگر ساتھ ہی ترکونکی خوش قسمتی سے وہ نہ ختم ہونے والا تنازعہ جسے مشرقی مسئلہ کہا جاتا ہے اس کا بھی آجکے دن کوئی وجود نہ ہوتا ۔ ترک فی زمانناً اس بے تعصبی کیوجہ سے سختیان جھیل رہے ہین جو اون کے مذہب کا ایک اصلی اور لازمی اور ضروری جزو ہے ۔ یوروپ اور امریکہ کو ان کا مشکور رہونا چاہیئے ۔ لیکن اس کے عوض ہم بہت سے فصیح و بلیغ عیسائی جنونیون کو دیکھ رہے ہین کہ وہ ٹرکی مین اوس چیز یعنے سرکشی و بغاوت کی حمائت کر رہے ہین ۔ جسے وہ اپنے ملکون مین کبھی رونق دینے کی کوشش نہ کرین ۔

یہی نا انصافی ٹرکی سے اوسکی اس پالیسی کی نسبت ظاہر کیجاتی ہے جو وہ امریکہ کے باشندگان بن گئے ہوئے آرمینیون سے اون کے اپنے مولد و وطن (آرمینیا) کو واپس آنے پر برتتی ہے ۔ اور باب عالی پر بے تعداد نامعقول اور بے بنیاد اتہام اس لیئے لگائے جاتے ہین کہ خواہ امریکہ و ٹرکی مین نیچرولائزیشن (دوسرے ملک کی رعیت کو اپنی رعیت بنانا) کے متعلق کوئی معاہدہ موجود نہین مگر وہ اس قانون پر کیون کاربند ہوتی ہے جو نہ صرف ضروری اور نہائت مدبرانہ ہے بلکہ ان ارمنی ہنگامون کے شروع ہونے سے برسون پہلے جاری کیا گیا تھا ۔

اس لیئے اصلی واقعات کا دیکھا کہ وہ درحقیقت ہین نہ کہ ویسے جیسا کہ ترکی کے بدنام کنندگان نے


شیخ الاسلام محمد جلال الدین پاشا
خلیل رفعت پاشا
نئے وزیر اعظم

اوسکو توڑ مروڑ کر ظاہر کیا ہوا ہے) بیان کر دینا ہمین یقین ہے کہ ہمقدمہ کے سمجھنے کے لیئے نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔

عثمانیہ پنچو رسے لائی ریشن کے متعلق قانون ۹ اجنوری ۱۸۶۹ء کو نافذ کیا گیا تھا اور وہ حسب ذیل ہی:-

دفعہ ۱- ہر ایک شخص جسکے ماں باپ عثمانی ہوں یا اوس کا صرف باپ عثمانی ہو عثمانی رعیت ہی۔

دفعہ ۲- ہر ایک جو اجنبی والدین کی اولاد ہے مگر عثمانیہ سرزمین مین متولد ہوا ہو وہ بالغ ہونیسے تین برس بعد عثمانی رعیت کی حیثیت کی مستحق ہونیکا دعوے کر سکتا ہے

دفعہ ۳- ہر ایک بالغ اجنبی جو برابر پانچ برس مسلسل سلطنت عثمانیہ مین رہائش پذیر رہا ہو وہ براہ راست یا کیکی معرفت زیر صیغہ خارجیہ کے پاس درخواست کرنے سے عثمانی رعیت کی حیثیت حاصل کر سکتا ہے۔

دفعہ ۴- امپیریل گورنمنٹ اپنے غیر معمولی اختیارات کی روسے کسی اجنبی کو جس نے مندرجہ بالا دفعات کی شرایط پوری نہ کی ہوں۔ مگر جو اس خاص رعایت کی قابل سمجھا جاتا ہو عثمانیہ قومیت عطا کر سکتی ہے

دفعہ ۵- وہ عثمانی رعیت جس نے امپیریل گورنمنٹ کی اجازت سے کوئی اجنبی قومیت اختیار کر لی ہو وہ ایک اجنبی رعیت متصور ہوتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر وہ بلا اجازت امپیریل گورنمنٹ کے کسی دوسری سلطنت کی رعیت بنگیا ہو۔ تو اوسکی یہ تبدیلی حیثیت کالعدم اور بے اثر سمجھی جاوے گی۔ اور وہ اوسی طرح جسے عثمانیہ رعیت ہی شمار ہوتا اور اس سے اسی حیثیت سے برتاؤ ہوتا رہے گا۔

کوئی عثمانیہ رعیت کسی صورت مین بھی اپنے آپ کو کسی اجنبی سلطنت کی رعیت نہین بنا سکتی جبتک کہ وہ ایسا سارٹیفکٹ اجازت حاصل نہ کرلے جو فرمان شاہی کے روسے تیار کیا گیا ہو۔

دفعہ ۶- مگر امپیریل گورنمنٹ کسی ایسی عثمانی رعیت کی نسبت جس نے اپنے شہنشاہ کی اجازت کے بغیر کسی دوسری گورنمنٹ کے ماتحت فوجی ملازمت اختیار کر لی ہو۔ یا کسی اجنبی سلطنت کی رعیت ہونیکی حیثیت اختیار کر لی ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ اوسنے اپنی عثمانی قومیت کھو دی ہے

اس صورت مین عثمانیہ قومیت کی حیثیت کے کھو جانیکا...... (بدیہی اور لازمی) یہ اثر ہوگا کہ وہ شخص جسنے وہ حیثیت کھوئی ہوگی سلطنت عثمانیہ کو واپس نہین آسکے گا۔

دفعہ ۷- وہ عثمانیہ عورت جسنے کسی اجنبی سے شادی کر لی ہو بیوہ ہونے پر اپنے خاوند کی وفات کی تین برس کے اندر درخواست دینے سے عثمانیہ قومیت کی حیثیت کو پھر حاصل کر سکتی ہے لیکن یہ شرط صرف اوسکی ذات سے متعلق ہے۔ اوسکی جائداد بہرحال ملک کی عام قواعد و قوانین کے تابع ہوگی۔

دفعہ ۸۔ کسی عثمانیہ رعیت کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جسنے اجنبی قومیت اختیار کرنے سے اپنی قومیت کھودی ہے اپنی باپ کی حیثیت پر نہین جاتا۔ بلکہ عثمانیہ رعیت ہی رہتا ہے اوسیطرح سے کسی ایسے اجنبی کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جس نے خود کو گو عثمانی بنا لیا ہو اپنے باپ کی حیثیت کی تقلید نہین کرتا۔ بلکہ برابر اجنبی رہتا ہے۔

دفعہ ۹۔ ہر ایک شخص جو قلمرو عثمانیہ مین رہتا ہے عثمانی رعیت سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اوس کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اوس کے اجنبی ہونے کی حیثیت باضابطہ طور پر ثابت کیگئی ہو۔

مندرجہ ذیل سرکلر مورخہ ۲۶ مارچ ۱۸۶۹ء ازجانب وزیر اعظم بنام جملہ گورنر جنرلان مین اس قانون کے مضامین کی بخوبی توضیح کردیگئی اور اس کے اصلی معنے بتادیے گئے تھے۔

"عثمانیہ نیشنلٹی (قومیت) کا قانون جو ۶ شوال ۱۲۸۵ ہجری (مطابق ۱۹ جنوری ۱۸۶۹ء) کو نافذ ہوا مین نے بذات خاص تمھارے پاس بھیجا تھا۔ اور اگرچہ اوسکا متن ایسا نہین ہے کہ اوس سے متعدد معانی مستنبط ہوسکین۔ تاہم مین اوسکی نہایت ہی ضروری شرائط کی غرض و غایت کی تشریح کردینا ضروری خیال کرتا ہون

"سب سے اول مین اس امر کے بیان کرنے کی حاجت نہین پاتا کہ قانون مذکور کسی دوسرے قانون کیطرح اثر پس بینی نہین رکھتا۔ بلکہ وہ تمام اشخاص جو اوس سے پہلے عثمانیہ قوم مین داخل شدہ تسلیم ہوچکے مین اور نیز وہ کل دیسی عثمانی رعایا جن کو بروئے معاہدات یا اون خاص اقرارون کے روسے جو باب عالی اور دول غیر کی سفارت ہائے متعینہ دربار ہمایون کے درمیان طے ہوچکے ہین شہنشاہی گورنمنٹ اجنبی قومیت مین داخل شدہ تسلیم کرچکی ہے۔ برابر بطور سابق عثمانیہ یا اجنبی رعایا متصور ہونگی۔

دفعات ۱-۲-۳ و ۴ کی عبارت ایسی صاف ہے کہ اوسکی توضیح کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ البتہ یہ اشارہ کیے دیتا ہون کہ چونکہ ہر ایک شخص کی بلوغت کا وقت صرف اس شخص کا پرسنل (ذاتی) قانون یعنی حسب و نسب کے ملک کا قانون معین کرتا ہے اور یہ قانون مختلف ممالک مین مختلف ہے بعض مین حد بلوغت پچیس برس ہے اور اس سے بھی زائد مقرر ہے اور بعض مین اس سے کم۔ اس لیئے اول تمام اجنبی رعایا پر جو عثمانیہ گورنمنٹ مین داخل ہونے کی درخواست کرے یہ ثابت کرنا لازمی ہوگا کہ وہ اپنے اپنے ملک متوطنہ کے قانون کے مطابق بالغ ہوچکے ہین۔

دفعہ پانچ کے روسے رعایاے عثمانی کے ہر ایک شخص پر جو کسی خارجی ملک کی رعایا بننا چاہتا ہو لازم آتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ایک تحریری پروانہ حاصل کرے جو اوسکو ایک فرمان شاہی کے روسے عطا کیا جاویگا

جس کے بغیر کسی دوسرے ملک کی رعایا سے اسکی شمولیت نہ بے سود اور فضول سمجھی جاوے گی بلکہ دولت عالیہ اسکی نسبت اس امر کا اعلان کرنے کی مختار ہوگی (بروی دفعہ ۶) کہ وہ رعایائے عثمانی سے خارج ہے جس سے کہ بجائے خود دولت عثمانیہ سے اسکی بازآمد مسدود ہو جاوے گی۔

دفعہ ۶ میں جس سزا کا ذکر ہے اسکی تعمیل تمام تر دولت عالیہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص رعایائے دولت عثمانی ہو مگر بلا سرکاری پروانہ حاصل کئے کسی دوسرے ملک کی رعایا بنگیا ہو۔ عہدہ داران دولت عالیہ اسکی اس شمولیت کو بیکار سمجھین گے۔ اور اس کے اخراج کے واسطے کوئی کارروائی عمل مین نہ لائین گے جبتک کہ پہلے براہ راست باب عالی سے ہدایت نہو۔

"چونکہ رعایائے عثمانیہ کی کوئی عورت جب کسی پردیسی سے شادی کرتے تو۔ رعایائے عثمانی مین شامل نہین رہتی۔ وہ بروئے دفعہ ۷ کے مجاز ہے کہ اگر وہ بیوہ ہو جاوے تو از سر نو عثمانی رعایا قرار پا سکتی ہے بشرطیکہ شوہر کی وفات کے بعد تین سال کے اندر اندر دولت عثمانیہ کو اس سے اطلاع دیدے"

"دفعہ ۸ سے قرار پاتا ہے کہ باپ کے کسی دوسرے ملک کی رعایا مین شامل ہونیکا اثر اولاد پر نہین پڑتا خواہ اولاد نابالغ ہی ہو۔ دوسرے ملک کی رعایا مین شمولیت کا حق اگر باپ کو عطا کیا جاوے تو اولاد تک نہین پہونچتا جبتک کہ اولاد اسکی خواہشمند نہ ہو۔ اگر اولاد بالغ ہے تو اوس کو اختیار ہے کہ درخواست دیکر باپ کی طرح اس ملک کی رعایا مین شامل ہو جاوے۔ اور اگر بالغ نہین تو سن بلوغ کو پہونچکر وہ ایسا کر سکتی ہے یہ سمجھنا آسان ہے کہ یہ دفعہ علاوہ اس کے کہ یوروپ کی ایک کثیر حصہ کی آئین کے مطابق ہے اولاد کے فایدہ ہی کے واسطے وضع کیگئی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اکثر کو اپنے باپ کی شمولیت سے تکلیف ہو یا نقصان پہونچے دوسرے اس دفعہ کی تعمیل اوس اولاد پر لازم ہے جو باپ کے رعایائے ملک غیر مین شامل ہونیکے بعد پیدا ہوئی ہو۔ ایسی اولاد باپ کی شمولیت کیوجہ سے اسکی اس قوم مین شامل ہوگی جسمین کہ وہ پیدا ہوئی ہے۔

"آخری جملہ قانون کا تمام تر انہی لوگونکی نسبت ہے جو بہ وجوہات معقول رعایائے عثمانی سمجھی جاوین اور بغیر ثبوت کے کسی دوسری قوم مین شامل ہونے کا دعوے کرین۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا تنازعہ جب پیش آئے تو ایسی لوگون کو جو دوسری قوم مین شامل ہونیکا دعوے کرین شہادت پیش کرنی لازم ہے اور جبتک کہ ایسی شہادت پیش نہ کیجاوے عہدہ داران دولت عالیہ کو چاہیے کہ انکو رعایائے عثمانی سمجھین کیونکہ وہ سرزمین سلطنت عثمانی پر ہین۔

"اس کے لکھنے کی توکچھ ضرورت ہی نہین کہ دفعہ ۸ کا اثر ان حقوق پر بالکل نہین پڑتا جو پردیسیون کو عہدنامون کی رو سے حاصل ہوئے ہین اور نہ اسکی رو سے عہدہ داران دولت عثمانیہ مختار ہین کہ ان کے اعمال ضوابط

سے انحراف کرین جو ایسے عہدنامونکی رو سے ان تعلقات کے بارے مین قرار پائے ہین جو ان کو پردیسیونکے
کے ساتھ حاصل ہین۔

گورنر جنرل صاحب آخر مین مین آپ کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کراتا ہون کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے ملک کی رعایا مین شامل ہوجاوے تو اس شمولیت سے وہ ان دیوانی یا فوجداری جرائم کی پاداش سے بری نہین ہوسکتا۔ جو اسکی شمولیت سے پہلے اس کے برخلاف اس ملک مین دائر تھے۔ جس ملک کی وہ رعایا تھا۔

"گورنر جنرل صاحب آپ براہ مہربانی اس نئے قانونکی تعمیل شرایط مین اون ہدایات کی سخت پابند رہین۔ آپ کے فرائض کی آسانی کے خیال سے یہ مراسلہ غیر اقوام مین بھی روانہ کردیا جاویگا جن کا باب عالی سے تعلق ہے تاکہ انکی ملک کی مختلف مقامونمین اعلیٰ افسرون کو اس سے اطلاع ملجاوے۔

آرمینیون اور اون کے امریکن دوستون نے پبلک طور پر یہ بیان کیا ہے کہ قانون متذکرہ بالا صرف ارمینیون سے اور نیز ان ارمینیون سے جو دیگر ممالک مین نہین بلکہ صوبجات متحدہ مین آباد ہوگئے ہین متعلق ہے۔ مگر قانون مذکور کا سرسری مطالعہ ثابت کردیگا کہ یہ جھوٹے بہتانات فقط عام رائے کو گمراہ کرنیکے لیئے لگائے جاتے ہین۔ یہ قانون بلا تمیز مذہب و قومیت ان تمام اشخاص کیلئے ہے جو پہلے عثمانی رعایا تھے اور پھر صوبجات متحدہ یا یوروپ کے کسی ملک کی قومیت مین شامل ہوگئے۔ مگر ارمنی بھلے مانس کسی یوروپین ملک کی رعیت بننے کی تو خواہش ہی نہین رکھتے جسکی تین وجہین ہین۔

اوّل۔ یہ کہ یوروپ انکی خصلتون سی اچھی طرح واقف ہی۔ اور امریکہ بالکل ناواقف۔

دوم۔ یہ کہ امریکن پادری ارمینیون کو اپنے مذہب مین لانے اور وہ کمبخت تعلیم دینے مین جسی مسٹر زیمی نیز ترکی گورنمنٹ کے حق مین نہایت زبون اور مضر تصور فرماتے ہین جو کوشش کرتے ہین وہ ان سیہ کارون کو صوبجات متحدہ کے پسند کرنے اور ترجیح دینے پر مائل کرتی ہین۔

سوم۔ یہ کہ ارمنی لوگ امریکن قانون نیچرلائیزیشن (قومیت اختیار کرنے کا قانون) کو اپنے خفیہ اور مفسد تجاویز و اغراض کیلئے بہت زیادہ مفید خیال کرتے ہین۔ کیونکہ امریکن پاسپورٹون (پروانجات راہداری) مین ویسی کڑی شرطین نہین ہوتین جیسی کہ عموماً دیگر ممالک کے پروانجات مین۔ چنانچہ انگریزی پاسپورٹون مین مندرجہ ذیل فقرے کا ہمیشہ بالالتزام اندراج ہوتا ہے۔

"یہ پاسپورٹ اس امر کی تخصیص کے ساتھ عطا کیا جاتا ہے کہ حامل ہذا جب کہ کسی ایسی اجنبی ریاست

کی حدود مین ہو جسکا وہ سارٹیفکٹ نیچورے لایزیشن رعیت بننی کا پروانہ) حاصل ہونے سے پہلے رعیت تھا تو وہان رعیت سرکار برطانیہ متصور نہین ہوگا۔ مگر یہکہ وہ ملک مذکور کے قوانین یا کسی خاص عہدنامہ کی رو سے اوس ملک کی رعیت محسوب ہونے سے آزاد ہوگیا ہوا ہو؟

پس امریکن پاسپورٹون مین بھی اگر کوئی ایساہی پرحکمت فقرہ مندرج ہو جاوے تو یہ ارمنی جو صرف صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کیحفاظت وحمایت مین اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لیئے اب امریکن شہری اور رعیت بننے کے ایسے آرزومند ہورہے ہین فوراً امریکن شہریت کو خیرباد کہدین۔ اور اون کے اسطرح سے دفع ہو جانے سے واشنگٹن (دارالخلافہ صوبجات متحدہ) کا محکمہ امور ریاست بیشک خدا و ندکریم کا بڑے شکرادا کرے اور اوس کے سر سے ایک بہت بڑا خواہ مخواہ کا بکھیڑا اور جھمیلا دور ہو جاوے۔ تقریباً تمام ارمنی نیک نیتی سے ہرگز امریکہ کی رعیت نہین بنتے۔ بلکہ برخلاف اس کے بلا استثنا بشرط امکان ٹرکی کے برخلاف گورنمنٹ امریکہ سے کام لینے کیلئے۔ اس امر کا ثبوت صوبجات متحدہ کے موجودہ قابل لائق سفیر متعینہ قسطنطنیہ مسٹر الیگزینڈر ٹیرل صاحب کی سرکاری رپورٹ کے مندرجہ ذیل اقتباس سے بہ وضاحت مل رہا ہے۔ وہ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۳ء کی مراسلہ مین تحریر فرماتے ہین:۔ کہ یوروپ کے تارک الوطن تو نیک نیتی سے صوبجات متحدہ کی رعیت بنتے ہین مگر ایشیائی تارکان وطن کی یہ کیفیت نہایت ہی شاذ و نادر ہے۔ مجھے یہ اچھی طرح سے معلوم ہوگیا ہے کہ آرمینیون نے یہ قاعدہ کلیہ بنا رکھا ہے جس کی مستثنے البعض کالمعدوم ہین کہ جونہی امریکہ مین جا آباد ہوئے وہ وہانکی رعیت تسلیم کرلی جاتی ہین تو وہین وہ مستقل رہائش کا ارادہ کرکے فوراً اپنے ملک کو واپس چلے آتے ہین؟

؟ ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ بالعموم تمام امریکن پادری ٹرکی کے برخلاف ارمنی مفسدین کی حمایت کرتے ہین۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق ان تحریری اظہارات سے ہوتی ہے جو امریکن بورڈ آف کمشنرز فار فارین مشنز (امریکہ کی طرف سے ممالک غیر مین قایم کی ہوئی مشنون کے کمشنرونکی کمیٹی) نے مشتہر کیئے ہین۔ ان منصف مزاج کمشنرون نے آرمینیون کو سلطان المعظم کی فرمانبردار رعیت بننے کی نصیحت کرنے اور مصایب ساسونکی تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ اور نتیجہ کا انتظار کرنے کی بجائے نہایت خوفناک کشت وخون کے ظہور پذیر ہونے کی تصدیق کرنے کو زیادہ قرین انصاف اور باموقعہ خیال کیا۔ درانحالیکہ بورڈ مذکور کو یہ جان رکھنا چاہیئے تھاکہ ترکی گورنمنٹ کبھی بھی کسی قسم کے خوفناک کشت وخون کیئے جانے کی روادار نہین ہے اور کہ خود امریکن پادریون اور مدرسونکی موجودگی ہی جو زیادہ تر محض آرمینیون کو پروٹسٹنٹ بنانے کیلئے سلطنت عثمانیہ مین قیام پذیر اور قایم ہین۔ ترکی قوانین کی بے تعصبی اور صلح کلی کو ڈنکے کی چوٹ ثابت کر رہی ہے۔ ہم امریکن پادریون کو نصیحت کرتے ہین کہ اگر وہ ٹرکی مین ناراض اور شفتنی آرمینیون

کی حمایت اور طرفداری مین برابر مصروف رہے تو ایسی پالیسی پر کاربند ہونے والی سمجھے جاوینگے جو امریکن گورنمنٹ اور امریکن قوم کے منشار اور دلی خواہش کے نقیض ہو۔ اونہین یہ سمجھ رکھنا چاہیے کہ خواہ کچھ ہو ٹرکی نے ہر کیف اپنی مقبوضات مین امن قایم رکھنا ہے۔

وہ اجنبی سازشون کے سواد کو اپنے ممالک محروسہ مین پکنے کی اجازت نہین دے سکتی اور شائد ہو کی معاملات بلغاریہ مین امریکن شرکت کی متعلق ایک ارمنی نے جو مندرجہ ذیل اقبال کیا ہے اوسپر وہ اظہار فخر کرنے مین بالکل حق بجانب ہو۔ ارمنی مذکور اخبار بوسٹن ہیرلڈ کو لکھتا ہے کہ مین کچھ عرصہ سے دیکھ رہا ہون کہ پادری سیرس ہملین صاحب نے ان مختلف کمیٹیون کو جو اس ملک (صوبجات متحدہ) مین آرمینونکی حمایت مین منعقد ہوئی ہین ہمدردی اور اعانت کی خط ایسے الفاظ مین تحریر کیئے ہین کہ اون سی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تحریک کی سخت مخالف ہین مگر چند برس گزرے ہین مینے اونکو بمقام امہرسٹ (واقع ریاست مس پی صوبجات متحدہ) لیکچر دیتے سنا تھا۔ اوہ اس وقت وہ کس فخر سے حاضرین مجلس کو تبلا رہے تھی کہ رابرٹ کالج (قسطنطنیہ) کے بلگیرین گریجوایٹون (ڈگری یافتون) نے اپنے ملک کو آزاد اور خودمختار بنانی مین بیحد کوشش کی۔ اور وہ قابل تعریف کارروائی کی۔ پس مین پادری صاحب موصوف سی پوچھتا ہون کہ کیا وہ اپنے بلغاری طلبا مین محب وطن سوسائیٹون کی موجودگی سے واقف نہین تھی۔ الخ

فرنسیسیونکی ایک کہاوت ہی کہ صرف ہماری دوست ہی ہمارے راز افشا کرنے اور ہمکو پھنسانیکا موجب ہوتے ہین۔ امریکن پادریون اور اون کے بورڈ (مجلس) کو آگاہ رہنا چاہیے کہ ٹرکی کی کسی قوم کو آزادی اور خودمختاری حاصل کرنے مین امداد دینا یا خفیہ انجمنونکی درپردہ حمایت کرنا یا کل دنیا کی سامنے ترکی گورنمنٹ کو ایسے مظالم اور خونخوارانہ کشت وخون کا جنکا فی الواقع نہ کوئی وجود موجود ہی ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے ملزم بناتا اونکا فرض ومنصب نہین ہے۔ اونکا فرض ومنصب بالکل سیدھا سادا اور صاف صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی پالیسی اور اپنی تقریرون مین اوس ملک کی قوانین کی جو اونکی ایسی کشادہ دلی سی میزبانی کرتا ہے نہایت سخت نگہداشت کرین۔

بنابرین در انحالیکہ یہ بات کچھہ کم تعجب خیز نہین ہے کہ امریکن پادری اور واعظین خود اپنی ملک امریکہ کے اصلی باشندگان اور حبشیون پر اپنی تمام ہمتون اور نیک ارادون کو صرف کرنے کی بجائے عیسائی آرمینیون کو ایک خاص طور پر تعلیم دینے اور بشرط امکان پروٹسٹنٹ بنانی کیلئے ٹرکی جانا کیون پسند کرتے ہین۔ اور ماسوا ازین درانحالیکہ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ باب عالی اپنی سلطنت کی غالب مذہب (اسلام) کی بے تعصبانہ تعلیم کے فیض و برکت کی بدولت اپنی قوانین کی حمایت مین اون کو اپنا کام کرنے کی اجازت

دینیے پر رضامند ہے۔ کوئی شخص جس مین نصفت پسندی اور منصف مزاجی کا ذرہ بھر بھی شائبہ ہو۔ ٹرکی کو اس بات پر مجرا نہین کہہ سکتا کہ اوسنے ان عام تقریرون اور تحریرون پر جو پچھلے دنون متذکرہ بالا پادریون کی مجلس نے اوسکی گورنمنٹ کی مخالف بیان اور مشتہر کی ہین - اور جو اوس کے ممالک مین مزید بغاوت اور مزید بدامنی پھیلانے کی بہت بڑی طرحسے محرک ہوتی ہین - کیون ناراضگی ظاہر کی ہے - اس بات سے کون انکار کرسکتا ہے کہ صوبجات متحدہ کبھی کسی غیر ملک کی پادریون کو جو یہان مثلاً قدیمی باشندون کو تعلیم دینے اور اپنی مذہب مین لانے کیلیئے آوین - ایسی مجرمانہ اظہارات کی ہرگز اجازت نہ دیوے - خاصکر اوس صورت مین جب کہ وہ قدیمی باشندہی جیسے کہ ارمنی خود اپنے تئین تسلیم کرتے ہین - مفسدانہ تدابیر مین لگے ہوئے ہون پس جو بات صوبجات متحدہ کے لیئے درست ہو وہ ٹرکی کے لئے کیون نہ درست ہو - اس ارمنی ایجی ٹیشن اور شورش کی جو ازسرتاپا کذب و افترا اور غلو و مبالغہ اور نیز خود پادری ہیملین کے قول کے مطابق پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تجاویز پر مبنی ہے - بعض تعداد اشخاص نے صرف اس باعث حمایت کی اور اوس کو رونق دی ہے کہ ارمنی لوگ عیسائی ہین - اور اس امر نے بالبداہت ثابت کردیا ہے کہ ٹرکی کے بدنام کنندگان کو محض تعصب اور جنون مذہبی برانگیختہ کر رہا ہے - اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ مدعیان خلاف گو جو اپنے آپ کو منصف مزاج بتلاتے ہین - یقینی اور معتبر ثبوتون کی عدم موجودگی مین ہرگز ان فتنہ پردانہ آرمینیون کی غیر معتبر اور سراسر لغو بیانات اور اتہامات ہرگز یقین نہ کرتے اور اون پر کوئی حاشیئے نہ بڑھائے جاتے -

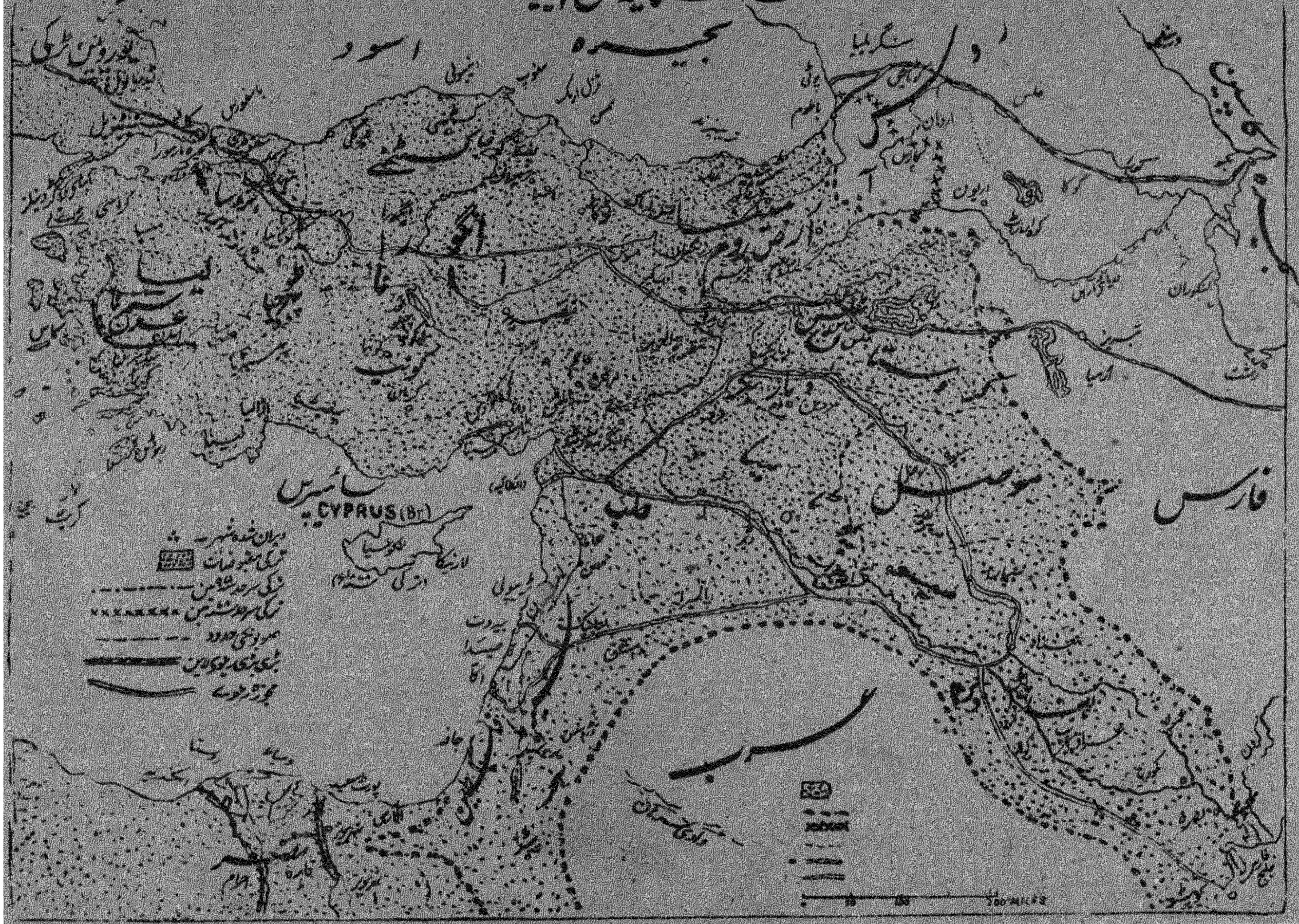
ان سب باتون سے ظاہر ہے کہ ٹرکی ان لوگون کے انصاف اور غیر طرفدارانہ معدلت پسندی پر اپنی آنکھین بند کرکے مطلقاً اعتماد نہین کرسکتی -

لیکن ساتھ ہی وہ یہ بخوبی جانتی ہے کہ وہ اپنی شہنشاہ فلک پائیگاہ پر بھروسہ اور اعتماد کرسکتی ہے اُسے اپنی بادشاہ پر بیحد فخر و ناز ہے - اوس نے اوس کی مالی حالت کو درست کیا - اوس کی فوجون کو تکمیل کے نہائیت اعلےٰ درجہ پر پھونچا دیا - اور اوس کے نظم و نسق کی ہر ایک شاخ مین عاقلانہ اصلاحات کو جاری فرما دیا ہے - وہ (ٹرکی) اوس کی تعجب خیز مستعدی و ہمت - اوس کی بے نظیر ذہانت اور عقلمندی اور اوس کے فیاض اور سخی دل کی صفت و ثنا مین رطب اللسان ہے - وہ اچھی طرحسے جانتی ہے - کہ اس ظل اللہ کے سایہ ہمایون مین اوسے تمام بیرونی یا اندرونی دشمنون کا خس بر از خوف و خطر اور اندلیشہ نہین ہے -

اور اس مین کسیکو کلام نہین ہے کہ ٹرکی کا یقین واقعات پر مبنی ہے - نہ کہ قیاسات پر اور کہ اعلیحضرت - امیر المومنین - خلیفۃ المسلمین - سلطان البرین - وخاقان

البحرین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی ایداللہ بہ الدین وخلداللہ ملکہ وشوکتہ فی الواقعہ اور فی الحقیقت ایک شہنشاہ بزرگ پایہ اور عالی مرتبت ہین +

تمام شد



سلطنت عثمانیه واقع ایشیا
بحیره اسود
فارس
موصل
حلب
عرب
CYPRUS (Br)
50
100
200 MILES

اس کتاب پر جو حواشی لکھے گئے ہین اون مین سے ایک حاشیہ کو اس مقام پر نقل کرتے ہین کہ پڑہنے والون کو معلوم ہو کہ کیسے دلچسپ حاشیے ہین اور عورتون کی سوشیل حالت کو کس صفائی اور خوبی سے دکھاتے ہین۔

اب دوسری دفعہ یہ کتاب مترجم نے مطبع رفاہ بازار امرتسر مین شائع کرائی ہے پہلا ایڈیشن مین صرف ۱۳ سال کے واقعات تھے لیکن اس دوسرے ایڈیشن مین اس سے بعد کے پانچ سال کے آجتک کے حالات بھی بڑی وضاحت اور عمدگی سے درج کر دیئے گئے ہین علاوہ ازین اور بھی بہت سے مفید مضامین اور نوٹ بڑہا دیئے گئے ہین۔ اور علاوہ نقشہ سلطنت روم کے جس مین تیار شدہ اور مجوزہ ریلوے لائینون کے نشان بھی دیئے گئے ہین حسب موقع نہایت خوبصورت اور صاف تصویرین بھی اضافہ کی گئی ہین علاوہ ازین ۱۵۰ صفحے زیادہ ہو گئے ہین چھپائی نہایت عمدہ اور کاغذ نفیس باوجود اینہمہ قیمت وہی ہے جو پہلے تھی یعنے صرف ... (عہ)

مسٹر رینالڈس کی آفت لنڈن
یعنی
دربار لنڈن کے اسرار
سلسلہ سوم

یہ عجیب وغریب ناول انگلستان کے مشہور ناولسٹ مسٹر رینالڈ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب مین مصنف نے چار علیحدہ علیحدہ قصے لکھے ہین جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہین اعلے اور ادنے طبقہ کے لوگون کی لائف کا فوٹو کھینچنے کے علاوہ عیاشی بدکاری دغابازی۔ شراب خواری اور ریاکاری کے برے نتائج اور نیکی۔ راستبازی۔ دیانتداری اور غریبون پر رحم کرنے کی نیک خصائل کا بڑی وضاحت سے مفصل حال لکھا ہے۔ ہماری فاتح قوم کی طرز معاشرت طبعی اور جبلی عادات کا پورا پورا اور بالتشریح خاکہ کھینچ دیا ہے اس کتاب کے پہلے سلسلہ کا ترجمہ اردو مین ہو چکا ہے لیکن اس ترجمہ مین اخلاقی مضامین اور اون کے مفید نتائج کو چھوڑ کر صرف عشقیہ قصون ہی کو لیا ہے۔ چونکہ ناول کی اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ عشقیہ قصص کی چاشنی سے اخلاقی اور علمی مضامین اور اون کے نتائج سے ناظرین کو مستفید کیا جاوے۔ لہذا ہمنے اس ضرورت کو پورا کرنے کیلیے تیسرے سلسلہ کا جسکو پہلے دو سلسلون سے کچھ تعلق نہین لفظ بلفظ ترجمہ کیا ہے باینہمہ زبان کی خوبی اور لٹریچر کی عمدگی کو بھی مد نظر رکہا ہے۔ اور حسب موقعہ اردو و فارسی کے پھڑکتے ہوئے شعر بھی چسپان کر دیئے ہین۔ تصاویر بعینہ اصل کتاب ایسی چھپوائی گئی ہین کاغذ عمدہ اور چھپائی نفیس کل کتاب چار ضخیم جلدون مین تقسیم کی گئی ہے۔ پہلی جلد قریبًا تیار ہے اور باقی تینون بھی زیر طبع ہین

قیمت فی جلد مبلغ ۱ے روپیہ درخواستین حسب پتہ ذیل ہونی چاہئین:۔

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ مطبع رفاہ بازار امرتسر